ان سیریز
ر مشن
ظہر کلیم
اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " سٹار مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس ناول میں فور سٹارز نے اپنی صلاحیتوں کا اس قدر شاندار مظاہرہ کیا ہے کہ عمران اور جولیا دونوں ان کے مقابل عضو معطل نظر آنے لگ گئے۔ قارئین کا اکثر اصرار رہتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مخصوص ٹیم ہی بیرون ملک مشن پر بھیجی جاتی ہے جبکہ فور سٹارز کو صرف ملک کے اندر ہی محدود کر دیا گیا ہے جبکہ اس بار چیف نے فور سٹارز کو عمران کی سرکردگی میں بیرون ملک مشن پر بھیجا اور انہوں نے واقعی اس بار شاندار اور جان توڑ کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ عمران جیسا شخص بھی ان کے مقابل اپنی کارکردگی پر شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کریجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کم نہیں ہیں۔

موضع میرا لھہ ضلع ملتان سے محمد آصف لکھتے ہیں۔" میں آپ کے ناول بے حد شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ واقعی اپنے ناولوں سے نوجوان نسل کی تربیت صالح انداز میں کر رہے ہیں۔ خیر و شر کے بارے میں آپ کی کہانیاں واقعی شاندار ہوتی ہیں۔ میں خود عمران

سیریز لکھنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے مشورہ دیں کہ میں اس ناول کو لکھ کر آپ کے پاس بھیجوں یا کیا کروں اور ناول کس پر لکھوں۔ عام سادے کاغذ پر یا کسی کاپی یا رجسٹر پر۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمد آصف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مجھے یہ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے اندر لکھنے کا شوق اور جذبہ موجود ہے۔ آپ ضرور لکھیں لیکن جو کچھ آپ لکھیں اسے کسی پبلشر کو بھیجیں کیونکہ پبلشر ہی آپ کے لکھے ہوئے ناول کی اشاعت کر سکتا ہے۔ جہاں تک کسی چیز پر لکھنے کا تعلق ہے تو یہ آپ کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ بہرحال لکھیں کاغذ پر ہی۔ لوہے یا کپڑے پر لکھنا شروع نہ کر دیں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گجرات سے فرحین تنویر لکھتی ہیں۔ "میں گذشتہ چار سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہی ہیں اور مجھے آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ کے ناولوں کی زبان خالصتاً اردو ہے۔ اس میں انگریزی زبان کو بھی کافی حد تک شامل کریں تاکہ یہ معیاری ہو سکے اور ایسے الفاظ نہ لکھا کریں جن سے زبان غیر معیاری نظر آئے جیسے آپ "اوہ، اوہ۔ یا ارے ارے" کے الفاظ لکھ دیتے ہیں جبکہ معیاری زبان میں ایسے الفاظ استعمال ہی نہیں ہوتے۔ امید ہے آپ میری اس بات پر ضرور غور کریں گے"۔

محترمہ فرحین تنویر صاحبہ۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا اعتراض زبان پر ہے۔ آپ ماڈرن زبان استعمال کرنے اور پڑھنے کی شائق ہیں جس میں اگر سو لفظ بولے جائیں تو اس میں ننانوے الفاظ انگریزی کے اور "ہے، تھا" وغیرہ کے الفاظ اردو کے ہونے چاہئیں۔ ان دنوں واقعی ٹیلیویژن پر ایسی زبان بہت سننے کو مل رہی ہے اور آپ نے اپنے خط میں بھی اس زبان کا استعمال کیا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میرے قارئین میں ہر طبقے کے افراد شامل ہیں۔ ایسے بھی جو خود پڑھنا نہیں جانتے اور ایسے بھی جو آپ کی طرح ننانوے انگریزی کے اور ایک اردو کا لفظ بول کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اردو بول رہے ہیں۔ جہاں تک "ارے، اوہ" جیسے الفاظ کا تعلق ہے تو ایسے الفاظ کیفیات کے اظہار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کیفیت کردار کی ہوتی ہے وہ آپ کو پڑھتے ہوئے ویسی ہی محسوس ہونے لگتی ہے ورنہ تو ناول بالکل سپاٹ ہو کر رہ جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

غور غشتی ضلع اٹک سے یاسر علی لکھتے ہیں۔ "آپ کو کئی خطوط لکھے ہیں لیکن آپ نے کسی خط کا بھی جواب نہیں دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ کا ناول "تاروت" مجھے بے حد پسند ہے بلکہ ہر وہ ناول جو خیر و شر کے بارے میں ہوتا ہے میں بے حد پسند کرتا ہوں۔ امید ہے آپ اس موضوع پر مزید ناول بھی لکھتے رہیں گے"۔

محترم یاسر علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا گلہ سر آنکھوں پر۔ لیکن میں بے شمار بار لکھ چکا ہوں کہ

بے شمار خطوط میں سے صرف ان خطوط کا "چند باتوں" کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے جن میں دوسرے قارئین کے لئے دلچسپی کی کوئی بات شامل ہو۔ بہرحال اب تو آپ کا گلہ ختم ہو گیا ہوگا۔ خیر و شر کے موضوع پر انشاء اللہ مزید ناول بھی آپ پڑھتے رہیں گے اور امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے محمود خان ہلال لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کو جنون کی حد تک پسند کرتا ہوں۔ ناول " مسلم کرنسی" بے حد پسند آیا ہے البتہ ایک الجھن ضرور ہے کہ جوزف اور جوانا جو عمران کے حکم پر اپنے آپ کو گولی مار لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے وہ دین اسلام کو کیوں قبول نہیں کر لیتے جبکہ خیر و شر کے موضوع پر لکھے گئے ناولوں میں بھی یہ دونوں شامل ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود اسلام کی حقانیت سے فیض یاب کیوں نہیں ہوتے۔ آپ عمران سے کہیں کہ ان دونوں کو مسلمان ہونے کا حکم دے دے۔ یہ بھی اس کے دوسرے مشنوں کی طرح ایک مشن ہے۔ امید ہے آپ ضرور اس طرف توجہ کریں گے"۔

محترم محمود خان ہلال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جوزف اور جوانا کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ اپنی جگہ انتہائی قابل قدر ہیں لیکن محترم یہ بھی تو سوچیں کہ اسلام کا تو بنیادی فلسفہ ہی یہی ہے کہ وہ دین کے معاملے میں جبر کا قائل نہیں ہے۔ جب بھی ان کے دلوں میں روشنی پھیلی وہ خود بخود روشن دین میں شامل ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

تلہ گنگ سے چوہدری خالد حسین لکھتے ہیں۔ "میں کئی برسوں سے آپ کے ناولوں کا خاموش اور پرجوش قاری ہوں۔ خاموش اس لئے کہ میں نے آپ کے بیٹے کی وفات پر ایک تعزیتی خط کے سوا آپ کو پہلے کبھی خط نہیں لکھا اور پرجوش اس لئے کہ آپ کا ہر ناول ایک بار نہیں بلکہ نجانے کتنی بار پڑھ چکا ہوں اور مسلسل پڑھ رہا ہوں۔ گذشتہ دنوں میرا روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کی وجہ سے میں بستر پر ہوں۔ آپ میرے لئے ضرور دعا کریں اور قارئین سے بھی کہیں کہ وہ بھی میرے لئے دعا کریں۔ میں عمران لورز پر ایک ویب سائٹ بنانا چاہتا ہوں اور آپ کے اور آپ کے قارئین کے درمیان انٹرنیٹ کے ذریعے رابطہ کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ ضرور میرے خط پر توجہ دیں گے۔

محترم چوہدری خالد حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام قارئین کو ناگہانی حادثات سے محفوظ رکھے اور آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ جہاں تک آپ کی ویب سائٹ اور انٹرنیٹ پر رابطے کی بات ہے تو پہلے آپ مکمل طور پر صحت مند ہو جائیں پھر اس بارے میں سوچیں گے۔ مجھے آپ کی صحت بہرحال باقی ساری باتوں سے زیادہ عزیز ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سگھر ضلع چکوال سے محترمہ سمیرا اقبال لکھتی ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ ان ناولوں کے ذریعے ہمارے اندر کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور کیا ہم بھی ایسی کسی تنظیم میں شامل ہو سکتی ہیں جو اس طرح ملک و قوم کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہو۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ سمیرا اقبال صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ اور آپ کی بہن عائشہ ابھی طالب علم ہیں۔ آپ کے ارادے واقعی قابل قدر ہیں لیکن آپ سب سے زیادہ توجہ اپنی تعلیم پر دیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آپ کسی نہ کسی انداز میں بھی ملک و قوم کی خدمت کر سکیں گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل ٹاپ ویو کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے جا رہا تھا کہ یکلخت اس کا پیر پوری قوت سے بریک پیڈل پر پڑا اور کار کے ٹائر ایک طویل چیخ مار کر زمین پر جم سے گئے کیونکہ اچانک ایک آدمی یکلخت مڑ کر اس کی کار کے سامنے آ گیا تھا۔ اگر عمران بریک پیڈل کو فل پریس نہ کر دیتا تو اس آدمی کا ٹکراؤ کار سے ناگزیر تھا۔

"کیا ہوا مسٹر۔ کیا چکر آ گیا تھا"...... عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اب شرمندہ سے انداز میں عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"میں شرمندہ ہوں جناب کہ میں شرط ہار گیا ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"شرط ہار گئے ہو۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے

کہا۔

"میرے دوست نے کہا تھا کہ سپورٹس کاروں کی بریک بے حد ٹائٹ ہوتی ہے جبکہ میرا خیال تھا کہ ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ شرط لگ گئی اور میں چیکنگ کی غرض سے آپ کی کار کے سامنے آگیا لیکن واقعی سپورٹس کاروں کی بریکیں بے حد ٹائٹ ہوتی ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"اور اگر آپ شرط جیت جاتے تو آپ کو معلوم ہے کہ پھر آپ کہاں ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہسپتال میں ہوتا۔ لیکن شرط تو جیت جاتا"...... اس آدمی نے منہ بنا کر کہا اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا اس کے قریب آگیا۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر اس لڑکے سے کارڈ لے کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی تیز نظریں اس آدمی کو تلاش کر رہی تھیں جس نے صرف شرط کی خاطر اپنے آپ کو ممکنہ ہلاکت میں ڈال دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ابھی ہوٹل کے مین گیٹ تک نہ پہنچا ہو گا لیکن وہ آدمی کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر ابھی عمران ہوٹل کے مین گیٹ تک پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس کے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی

آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس کی کار کے پرزے پارکنگ میں بکھرے پڑے تھے اور کار کے ڈھانچے میں آگ کے تیز شعلے بھڑک اٹھے تھے اور اس دھماکے کی وجہ سے نہ صرف دوسری کاروں کو بھی نقصان پہنچا تھا بلکہ شاید دو تین آدمی بھی زخمی ہو گئے تھے۔ ہر طرف بھاگ دوڑ اور شور برپا ہو گیا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا واپس پارکنگ کی طرف بڑھا لیکن اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جہاں لوگ اب نکل نکل کر پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔ عمران کے ذہن میں وہ آدمی موجود تھا اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ معاملہ صرف شرط جیتنے کا نہیں تھا بلکہ یہ عمران پر قاتلانہ حملہ تھا اور اس نے شاید کار کے بمپر سے کوئی بم چپکا دیا تھا جو شاید کسی وجہ سے دیر سے پھٹا تھا۔ وہ اب اس آدمی کو ہر صورت میں تلاش کرنا چاہتا تھا۔ پھر جس قدر تیزی سے وہ آدمی غائب ہوا تھا اس سے عمران نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ ہوٹل کے اندر گیا ہے ورنہ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف اگر وہ جاتا تو عمران کو یقیناً نظر آ جاتا۔ عمران ہال میں داخل ہوا تو آدھے سے زیادہ ہال خالی ہو چکا تھا جبکہ باقی لوگوں کے چہروں پر بھی خوف کے تاثرات موجود تھے۔ عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی لیکن وہ آدمی اسے نظر نہ آیا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر دو لڑکیاں پریشان چہرے لئے کھڑی تھیں۔ باہر ہونے والے اس خوفناک دھماکے نے پورے ماحول کو ہی تلپٹ کر دیا تھا۔

"مس۔ یہ کیسا دھماکہ تھا"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب پارکنگ میں کسی کار میں دھماکہ ہوا ہے۔ نجانے ہمارے ملک میں ہونے والے یہ روز روز کے دھماکے کب بند ہوں گے"...... لڑکی نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کوئی دہشت گردی ہوئی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے جناب۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب ہوٹل کے مینجر راحت علی خان سے ملنا چاہتا تھا۔ راحت علی خان طویل عرصے سے اس ہوٹل کا مینجر تھا اور عمران اس سے بہت اچھی طرح واقف تھا کیونکہ راحت علی خان اور سوپر فیاض میں بڑی گہری دوستی تھی اور اس حوالے سے راحت علی خان بھی عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ ویسے عمران کو معلوم تھا کہ راحت علی خان صاف اور جائز کام کرنے کا عادی ہے اس لئے آج تک اس کے خلاف کوئی شکایت سامنے نہ آئی تھی۔ ابھی وہ راہداری میں مڑا ہی تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے سے راحت علی خان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ پھر وہ بھی عمران کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

"عمران صاحب آپ"...... راحت علی خان نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارے آفس ہی آرہا تھا تاکہ تم سے ایپل جوس کا ایک گلاس پی سکوں اور تم بھاگے جا رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باہر کسی کار میں دھماکہ ہوا ہے اور پولیس پہنچ گئی ہے اس لئے میرا وہاں جانا ضروری ہے۔ آپ دفتر میں بیٹھیں میں ابھی آرہا ہوں"...... راحت علی خان نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہوٹل کو صرف بیس لاکھ روپے ہرجانہ دینا ہو گا"...... عمران نے کہا تو راحت علی خان بے اختیار اچھل پڑا۔

"بیس لاکھ روپے ہرجانہ ہوٹل کو دینا ہو گا۔ کیا مطلب"۔ راحت علی خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں نے یہ کار بیس لاکھ روپے میں خریدی تھی اور خریدی بھی ادھار تھی۔ ابھی تک میں انہیں ٹالتا چلا آرہا تھا لیکن اب ظاہر ہے کہ مالکوں نے میری گردن پکڑ لینی ہے اور مجھے بہرحال آپ کی گردن پکڑنا پڑے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ کار آپ کی تھی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے ہوا دھماکہ۔ کیا ہوا تھا"...... راحت علی خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو پولیس کا کام ہے کہ وہ معلوم کرے۔ میں کیا بتا سکتا ہوں"...... عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ میں پولیس کو لے آتا ہوں۔ آپ میرے آفس میں بیٹھیں"...... راحت علی خان نے تیز لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ راحت علی خان کے انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں موجود تھا۔ اس نے آفس میں بیٹھتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ ہوٹل ٹاپ ویو سے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے نہ صرف ساری واردات بتا دی بلکہ اس آدمی کا حلیہ اور لباس بھی بتا دیا جو اس کی کار کے سامنے آیا تھا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیس تو ان دنوں کوئی نہیں ہے۔ پھر یہ کیا ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری بجائے دوسرے فریق نے کیس بنانے کی کوشش کی ہو گی۔ تم ٹیم کو حکم دے دو تاکہ اس واردات کی بنیادی حقیقت کا علم ہو سکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ اس کے کانوں میں دروازے کے باہر راہداری میں بھاری قدموں کی آوازیں پڑنے لگ گئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور راحت علی خان اندر

داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک پولیس آفیسر اور دو کانسٹیبل تھے۔

"یہ ہیں علی عمران صاحب۔ ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے"۔ راحت علی خان نے اندر داخل ہوتے ہی عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری پولیس آفیسران صاحبان۔ شاید مینجر صاحب غلطی کر رہے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو راحت علی خان کے ساتھ ساتھ پولیس آفیسر بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا یہ آپ کی کار نہیں ہے جسے بم سے تباہ کیا گیا ہے"۔ پولیس آفیسر نے چونک کر کہا۔

"کار تو میری ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے یہ الفاظ کیوں کہے"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"اس لئے کہ قاتلانہ حملہ میری کار پر کیا گیا ہے مجھ پر نہیں ورنہ بم اس وقت پھٹ سکتا تھا جب میں اس کے اندر موجود تھا"۔ عمران نے جواب دیا تو راحت علی خان بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن آپ کی کار کو کیوں تباہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ"۔ پولیس آفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وجہ صاف ظاہر ہے کہ کسی حاسد کو کار سے حسد ہو گیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو اس بار پولیس آفیسر کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا"...... پولیس آفیسر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"کون سے تھانے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تھانہ نو بہار ٹاؤن"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"نو بہار ٹاؤن۔ واہ۔ بہت خوبصورت نام رکھا ہے اور پھر اس میں تھانہ بھی بنا دیا گیا ہے۔ یعنی بہار کا مکمل سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔ ویسے آفیسر صاحب۔ کیا تم آئی جی پولیس ریاض کریم خان کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو پولیس آفیسر بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ ہمارے آئی جی ہیں تو ہم یقیناً جانیں گے انہیں"۔ پولیس آفیسر نے کہا۔

"اچھا۔ یہ بتاؤ کہ ان کی دائیں طرف کی مونچھ بائیں طرف کی مونچھ سے کتنی چھوٹی ہے۔ ایک انچ، دو انچ یا اڑھائی انچ"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ ہمارے صاحب کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اٹھیں چلیں ہمارے ساتھ ورنہ ہم آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر لے جائیں گے یہاں سے"...... پولیس آفیسر کو کچھ زیادہ ہی غصہ آگیا تھا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ کار بھی میری تباہ کی گئی ہے اور ہتھکڑیاں بھی میرے ہاتھوں میں ڈالی جائیں گی۔ واہ۔ پھر تو پولیس کا یہ ماٹو درست ہے کہ پولیس کا ہے کام خدمت آپ کی۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں

خدمت۔ میں دراصل اس خدمت کے معنی کچھ اور ہی سمجھتا رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"افضل"...... پولیس آفیسر نے اپنے پیچھے کھڑے ایک سپاہی کو مخاطب کر کے کہا۔

"یس سر"...... سپاہی نے سلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالو اور اسے تھانے لے جا کر حوالات میں بند کر دو"...... پولیس آفیسر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آفیسر۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ علی عمران صاحب ہیں۔ ان کے والد سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں"...... راحت علی خان نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ چاہے صدر کے بیٹے کیوں نہ ہوں جو میں نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل بہر حال ہو گی۔ چلو افضل۔ حکم کی تعمیل کرو"...... پولیس آفیسر شاید ضرورت سے زیادہ ہی غصہ کھا گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے آفیسر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"افضل تم نے ابھی تک حکم کی تعمیل نہیں کی"...... پولیس آفیسر نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے چیخ کر اپنے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... افضل نے تیزی سے جیب سے ہتھکڑیوں کا سیٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران

اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اوکے راحت علی خان۔ اب اجازت۔ جوس ادھار رہا"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا کہ پولیس آفیسر اور سپاہی دونوں چند لمحوں تک کچھ سمجھ نہ سکے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کراس کیا اور دوسرے لمحے اندر سے پولیس آفیسر کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران تیزی سے مڑا اور قریب ہی ایک موڑ پر گھوم گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ ایک خفیہ راستے سے ہوٹل سے باہر پہنچ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روک لیا۔

" تھانہ نو بہار ٹاؤن چلو"...... عمران نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اس کی کار کا ڈھانچہ پولیس کرین کے ذریعے اٹھوا کر ٹرک پر لادا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک تھانے کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو عمران نے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہو گیا۔ تھانے میں صرف ایک محرر موجود تھا جس نے عمران کو دیکھ کر اس طرح منہ بنایا جیسے کسی مصیبت کی آمد پر لاحول پڑھا جاتا ہے۔

" انچارج کون ہے اس تھانے کا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ج۔ جی۔ انسپکٹر سلیمان صاحب"...... محرر نے عمران کے لہجے

سے متاثر ہو کر قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" فون ٹھیک ہے۔ میں نے آئی جی پولیس سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو اس بار محرر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ج۔ جی۔ جی صاحب۔ مگر صاحب۔ انسپکٹر صاحب تو ہوٹل ٹاپ ویو گئے ہوئے ہیں۔ وہاں کار میں بم دھماکہ ہوا ہے"...... محرر نے انتہائی منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں بھی اسی سلسلے میں آئی جی صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" آئی جی پولیس کی سرکاری رہائش گاہ کا نمبر دیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا جبکہ محرر اس دوران دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ اس طرح بار بار تھانے کے گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے آنے والی مصیبت میں کسی مددگار کے آنے کی اسے توقع ہو۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آئی جی ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد جھٹکے دار سا تھا۔ ظاہر ہے وہ بھی پولیس کا ہی کوئی آدمی ہو گا۔

"آئی جی صاحب ریاض کریم خان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تھانہ نوبہار ٹاؤن سے بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید عمران کی ڈگریاں اس کی سمجھ میں نہ آئی تھیں اور اس نے انہیں بھی تعارف کا ہی حصہ سمجھ لیا تھا اور ظاہر ہے اتنے لمبے نام کا حامل شخص کوئی خاص حیثیت کا ہی مالک ہو سکتا ہے۔

"ہیلو۔ ریاض کریم خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں انکل"...... عمران نے کہا۔

"ارے عمران تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ خیریت ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا کیونکہ ریاض کریم خان سر عبدالرحمن کے قریبی رشتہ دار تھے اور ان کا عمران کے والد کے گھر بہت آنا جانا تھا اس لئے وہ عمران سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔

"تھانہ نوبہار ٹاؤن کی حوالات سے بول رہا ہوں"...... عمران

نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ دوسری طرف سے آئی جی صاحب اس قدر بوکھلا گئے کہ ان کے منہ سے صحیح الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"انکل۔ حوالات کا مطلب بتاؤں یا تھانے کا۔ آپ یہاں تشریف لے آئیں ورنہ یہاں کے انسپکٹر صاحب مجھے واقعی حوالات میں بند کر کے آئندہ تین سال تک بھول جائیں گے۔ انسپکٹر سلیمان صاحب خاصے ضدی واقع ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔ ریاض کریم خان نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ہوٹل ٹاپ ویو جانے، وہاں کار دھماکے سے تباہ ہونے اور پھر ہوٹل کے مینجر کے آفس میں پولیس سے جھگڑا ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"چنانچہ جناب میں نے سوچا کہ پولیس کو خواہ مخواہ مجھے تھانے لے جانے کے لئے ٹیکسی کا کرایہ خرچ کرنا پڑے گا اس لئے میں خود یہاں آگیا ہوں اور انسپکٹر صاحب جیسے ہی واپس آئیں گے تو میں ہوں گا اور حوالات۔ یہاں موجود محرر صاحب شاید نئے نئے پولیس میں بھرتی ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے فون کرنے کی اجازت دے دی ہے ورنہ حوالات میں تو میری چیخیں سننے والا کوئی کرائے پر لانا پڑے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کیا اس انسپکٹر کا دماغ خراب ہو گیا کہ کار بھی تمہاری تباہ ہوئی اور حوالات میں بند بھی وہ تمہیں ہی کرے گا"...... آئی جی صاحب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ وہ بہرحال پولیس آفیسر ہے اور میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے ضرور اس انسپکٹر کے ساتھ ایسی باتیں کی ہوں گی جس پر اس کا دماغ گھوم گیا ہو گا۔ بہرحال رسیور محرر کو دو"...... آئی جی صاحب نے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کے گہرے طنز کو بخوبی سمجھ گئے تھے کہ پولیس میں ہونا ہی دماغ کی خرابی کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور آئی جی صاحب تو ظاہر ہے پولیس کے سب سے بڑے آفیسر تھے اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور محرر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ میں محرر طفیل احمد تھانہ نوبہار ٹاؤن سے بول رہا ہوں سر"...... محرر نے کھڑے ہو کر نہ صرف اپنا تعارف کرایا بلکہ ساتھ ساتھ وہ ایک پیر کو دوسرے پیر پر بار بار مار کر سیلوٹ بھی کرتا رہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... محرر نے آئی جی صاحب کی بات سن کر دوبارہ پیر پر پیر مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جناب۔ آپ اندر کمرے میں تشریف رکھیں میں آپ کے لئے

بوتل لے آتا ہوں"...... محرر نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سی بوتل لے کر آؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ جناب جو آپ حکم دیں"...... محرر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں بیٹھو۔ کسی بوتل کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اچھے آدمی ہو اس لئے میں آئی جی صاحب سے تمہاری ترقی کی سفارش کروں گا۔ میں اندر ضرور بیٹھتا ہوں۔ ہاں ایک بات یاد رکھنا جیسے ہی تمہارے انسپکٹر صاحب آئیں تم انہیں کچھ نہ بتانا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... محرر نے بھی اٹھتے ہوئے جواب دیا اور عمران اٹھ کر تیزی سے برآمدے کے پیچھے بنے ہوئے آفس نما کمرے میں آکر بیٹھ گیا جس کے باہر تھانہ انچارج کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ تنویر نے اس آدمی کو نہ صرف ڈھونڈ

نکالا ہے بلکہ اسے بے ہوش کر کے دانش منزل بھی پہنچا گیا ہے۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے آپ کی کار کے بمپر پر تھری ایس سی ڈی لگایا تھا لیکن وہ پھٹا کچھ دیر بعد۔ اس نے بتایا ہے کہ اسے یہ کام فلپ نے دیا تھا جو ہارڈی گیم کلب میں سپروائزر ہے۔ وہ اس وقت اس کے ساتھ ہی تھا اور انہیں معلوم تھا کہ آپ ٹاپ ویو کلب میں آنے والے ہیں۔ جب آپ نے کار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی تو اس سپروائزر نے آپ کی نشاندہی کر دی تھی"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے اور کہاں سے پکڑا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تنویر ٹاپ ویو کلب سے کچھ فاصلے پر ایک اور ہوٹل میں صفدر کے ساتھ موجود تھا کہ جولیا نے اسے ٹرانسمیٹر پر احکامات دیئے جس پر وہ دونوں فوری طور پر ٹاپ ویو کلب پہنچ گئے اور پھر انہوں نے اس مجمع میں جو کار کے گرد تماشائیوں کے درمیان موجود تھا اس آدمی کو دیکھ لیا۔ اس کا حلیہ اور لباس بھی وہی تھا۔ تنویر سادہ لباس میں پولیس کا نام لے کر اسے علیحدہ لے گیا اور پھر اسے زبردستی کار میں ڈال کر وہاں سے نکلے اور راستے میں اسے بے ہوش کر کے دانش منزل پہنچا گئے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس نے کیا بتایا ہے کہ وہ وہاں کیوں موجود تھا"۔ عمران نے کہا۔

"فلپ نے اس کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ معلوم کرے کہ اس

واردات کے سلسلے میں پولیس کیا نتیجہ نکالتی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اس فلپ کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس تو اس ہارڈی گیم کلب کا سراغ نہ لگا سکی تھی۔ وہ کوئی خفیہ کلب تھا لیکن میں نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا تو اس نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ فلپ وہاں سے دو روز پہلے نوکری چھوڑ گیا ہے۔ اس نے مالکوں سے کہا ہے کہ وہ یورپ کے ملک ماروے جا رہا ہے۔ اسے وہاں بہت اچھی جاب مل گئی ہے۔ ویسے ٹائیگر نے اس کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق فلپ کے تعلقات غیر ملکی ایجنسیوں سے کافی گہرے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر سے کہنا کہ وہ اسے ہر صورت میں ٹریس کر کے رانا ہاؤس پہنچا دے۔ میں وہاں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا کیونکہ اسے باہر سے انسپکٹر کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ شاید وہ محرر پر چیخ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انسپکٹر غصے میں لال پیلا ہوتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر وہاں عمران کو اطمینان سے بیٹھا دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم یہاں"...... انسپکٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے سوچا کہ آپ کہاں مجھے یہاں لانے کی تکلیف کرتے رہیں گے۔ میں خود یہاں پہنچ جاتا ہوں تاکہ آپ مجھے حوالات میں

ڈال کر اپنا شوق پورا کر سکیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو انسپکٹر سلیمان نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم نے وہاں بھی اس مینجر کے سامنے میری بے عزتی کی تھی۔ میرا مذاق اڑانے کی کوشش کی تھی اس لئے میں تمہیں سزا دینا چاہتا تھا لیکن تم بہرحال مجرم نہیں ہو اس لئے تم اپنا بیان باہر موجود محرر کو لکھوا کر جا سکتے ہو"...... انسپکٹر سلیمان نے سر سے ٹوپی اتار کر میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر اس طرح دھم سے بیٹھا جیسے بہت تھک گیا ہو۔

"لیکن آئی جی صاحب نے کہا ہے کہ میرا بیان وہ خود آ کر لکھیں گے۔ آخر حفظ مراتب بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ جیسے آپ کی عزت ہے کہ آپ نے اپنی عزت کی خاطر میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس طرح میری بھی عزت ہے اس لئے میرا بیان آئی جی صاحب سے کم رتبے کا پولیس آفیسر لکھ ہی نہیں سکتا"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ انسپکٹر کوئی جواب دیتا باہر کسی جیپ کے رکنے اور پھر سیلوٹ مارے جانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو انسپکٹر سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

"بیان لکھنے آئی جی صاحب آ گئے ہیں شاید"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اسی لمحے لمبے قد اور بھاری جسم کے ادھیڑ عمر آئی جی کمرے میں داخل ہوئے تو انسپکٹر سلیمان اس قدر بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھا کہ وہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔ اس

نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں سیلوٹ کرنے کی کوشش کی لیکن اس دوران اس نے جھپٹ کر میز پر پڑی ہوئی ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھی اور پھر سیلوٹ مارا۔ اس کا چہرہ بوکھلاہٹ کے مارے بگڑ سا گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی کمرے میں داخل ہونے والے آئی جی صاحب ہی ہیں۔ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"تمہارا نام انسپکٹر سلیمان ہے اور تم نے عمران کو ہتھکڑیاں لگانے کا حکم دیا تھا تاکہ اسے حوالات میں ڈالا جا سکے۔ بولو"...... آئی جی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ سر۔ وہ۔ غلطی ہو گئی۔ آئی ایم سوری سر"...... انسپکٹر سلیمان کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"تو تم یہی کرتے ہو کہ ملزموں کو پکڑنے کی بجائے الٹا مدعیوں کو پکڑ کر حوالات میں ڈال دیتے ہو۔ نانسنس۔ تم اپنے آپ کو فوری طور پر معطل سمجھو۔ اتارو یہ بیلٹ اور سٹار"...... آئی جی صاحب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں جناب۔ ان کی بھی عزت نفس ہوتی ہے۔ یہ غلط بات ہے۔ اس طرح تو ان کی عزت نفس نہ صرف مجروح ہو جائے گی بلکہ بہت ہی زیادہ مجروح ہو جائے گی اس لئے یہ حکم آپ واپس لے لیں۔ البتہ ان سے صرف یہ پوچھ کر مجھے بتا دیں اور سچ بات یہ ہے کہ اس بات کو پوچھنے کے لئے میں نے آپ کو یہاں آنے

کی تکلیف دی ہے اور خود بھی یہاں بیٹھا ہوا ہوں کہ اس نے مجھے ہتھکڑیاں لگا کر ہوٹل سے باہر لے آنے کا کہا تھا تاکہ میں بے بس ہو جاؤں اور وہ لوگ اطمینان سے مجھ پر فائر کھول سکیں"۔ عمران نے کہا تو آئی جی صاحب عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا انسپکٹر کسی کا آلہ کار تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... آئی جی صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ باہر چلے جائیں تو میں ایک منٹ میں معلوم کر لوں گا۔ آپ اتنے بڑے افسر ہیں کہ آپ کے تو عہدے سے ہی خوف اور دہشت ٹپکتی ہے اور میں بے حد کمزور دل واقع ہوا ہوں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر انسپکٹر سچ بتا دے تو آپ میری سفارش پر اسے معاف کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اگر یہ سچ بتا دے تو میں واقعی اسے معاف کر دوں گا"۔ آئی جی صاحب نے کہا۔

"جناب میں سچ بتا رہا ہوں۔ مینجر راحت علی خان نے مجھے بتایا کہ کار کا مالک ان کے آفس میں موجود ہے اور اگر میں اسے ہتھکڑی لگا کر لے جاؤں تو وہ مجھے ایک لاکھ روپے انعام دے گا اور اس نے یہ بھی کہا کہ وہ چاہے کتنے بڑے باپ کا بیٹا ہو میں اسے ضرور ہتھکڑی لگا کر تھانے لے جاؤں اور پھر چاہے اسے چھوڑ دوں مجھے لاکھ روپیہ مل جائے گا۔ جناب میں لالچ میں آ گیا تھا۔ مجھے معاف کر دیں"۔ انسپکٹر سلیمان نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے اس لئے میں آئی جی صاحب سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ تمہیں صرف وارننگ دے کر معاف کر دیں"...... عمران نے کہا تو آئی جی صاحب نے عمران کے کہنے کے مطابق ہی کیا اور پھر عمران سمیت وہ باہر آ گئے۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں عمران جنہوں نے تم پر اس انداز میں حملہ کیا ہے"...... آئی جی صاحب نے باہر آ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کا خیال ہو گا کہ میری حیثیت دو کوڑی کی بھی نہ ہو گی۔ اب انہیں کیا معلوم کہ میں اپنے ڈیڈی کا ناخلف بیٹا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو آئی جی صاحب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور پھر عمران ان سے اجازت لے کر تھانے سے باہر آیا اور تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اسے ٹیکسی مل گئی تو وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"کیا ہوا باس۔ آپ ٹیکسی میں آئے ہیں"...... جوزف نے گیٹ کھولا تو اس نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کار تباہ ہو گئی ہے۔ البتہ میں ذرا ڈھیٹ واقع ہوا ہوں اس لئے بچ گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ اس لئے جوگار دیوتا کو میں نے رات کو خواب میں دیکھا تھا۔ اوہ گاڈ۔ تو جادوگر دیوتا اس لئے یہاں آیا تھا"۔ جوزف

نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" جو دیوتا خود کبوتروں کی طرح چوگا تلاش کرتا پھرے اس بیچارے نے کسی کو کیا نقصان پہنچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ چوگار دیوتا تباہی اور بربادی کا دیوتا ہے لیکن میں اس لئے مطمئن تھا کہ میں نے اس کا ایک پر ٹوٹا ہوا دیکھ لیا تھا لیکن کیسے تباہ ہو گئی۔ کیا ایکسیڈنٹ ہوا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" کیا ہوا ماسٹر۔ کیا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ آپ کار لے کر نہ آئے"...... اسی لمحے جوانا نے آگے بڑھ کر کہا تو عمران نے تفصیل دی۔

" اوہ ماسٹر۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ خوفناک سازش کی گئی ہے"...... جوانا نے کہا۔

" لیکن سازش کرنے والے معصوم بچے تھے کہ کار کے اندر پھینکنے کی بجائے اس طرح چلتی کار کے سامنے آکر اس کے بمپر پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ پھر پولیس کو رشوت دے کر مجھے ہتھکڑیاں لگوا کر بے بس کرنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ مجھے نشانہ بنا کر مشن مکمل کر سکیں۔ بہرحال تم دونوں جاؤ ہوٹل ٹاپ ویو کے مینجر راحت علی خان کو اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ دوسرا کام اس نے کیا ہے جبکہ سنا ہے کہ پہلا کام کسی ہارڈی کلب کے سپروائزر فلپ کے آرڈر پر کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے اس کے پیچھے بھی محرک یہی راحت علی خان ہو"...... عمران نے

تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے پورچ کی طرف بڑھ گئے اور عمران اندر آ کر اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھ گیا اور پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ جوزف اور جوانا دونوں اپنی کار لے کر رانا ہاؤس سے باہر جا چکے ہیں تو اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر۔ رانا ہاؤس سے۔ اس فلپ کے بارے میں کوئی پیش رفت ہوئی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ٹائیگر کے ساتھ ساتھ پوری ٹیم اسے تلاش کر رہی ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ البتہ صفدر نے ایک رپورٹ دی ہے کہ ہوٹل الیگزینڈر میں اس نے ایک غیر ملکی عورت کو دیکھا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ میک اپ میں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ۔ تو اب نوبت اس حد تک پہنچ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب صفدر عورتوں کے میک اپ چیک کرنے تک پہنچ گیا ہے۔ یہ تو معاملہ بے حد سیریس ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب معاملہ واقعی سیریس ہے۔ پھر کیا خیال ہے

ساری ٹیم کو شادی کی اجازت کیوں نہ دے دی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" مجھے کیا فائدہ ہو گا۔ میں تو ٹیم میں شامل ہی نہیں ہوں" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" آپ شامل نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ جولیا تو شامل ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اور تنویر بھی شامل ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ سمجھ دار ہے خود ہی رو پیٹ کر خاموش ہو جائے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" کاش ایسا ہو سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی طبیعت ایسی بنا ہی نہیں کہ وہ رو پیٹ کر چپ ہو جائے۔ وہ تو دوسروں کو رلا والی طبیعت کا مالک ہے اس لئے مجھے تو ٹیم سے علیحدہ ہی رکھو۔ و تم نے صفدر سے پوچھا نہیں کہ اس نے آخر اس عورت کو اس غور سے کیوں دیکھا کہ اسے معلوم ہو گیا کہ وہ واقعی میک اپ ہے"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ یقین کریں میں نے پوچھا تھا۔ اس بتایا ہے کہ اسے اس نے غور سے نہیں دیکھا تھا بلکہ اس عورت ماسک میک اپ کر رکھا تھا اور ماسک میک اپ کانوں کی پوری طرح ایڈجسٹ نہ کیا گیا تھا اس لئے صفدر ایک نظر میں

پہچان گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" چلو ایک نظر تو ویسے بھی معاف ہوتی ہے چاہے وہی ایک نظر پوری زندگی پر ہی کیوں نہ پھیل جائے۔ پھر تم نے کیا کہا تھا اسے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا اور پھر ابھی تک اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" صالحہ کو صفدر کی نگرانی پر لگا دو۔ اب وہی رپورٹ کرے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" تم ہنس رہے ہو جبکہ یہ معاملہ واقعی سیریس ہے۔ اب سوچو ایک جوان آدمی اور ایک جوان عورت کی نگرانی کر رہا ہو تو وہ نگرانی سے آنکھیں ہٹائے گا تو تمہیں رپورٹ بھی دے گا۔ البتہ صالحہ یہ کام کر سکتی ہے کہ صفدر کو نظریں ہٹانی پڑیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ اچانک آپ پر حملے کیوں شروع ہو گئے ہیں۔ آخر کوئی وجہ تو ہو گی"...... بلیک زیرو نے شاید موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

" وجہ معلوم کرنے کے لئے میں نے جوزف اور جوانا کو بھیج دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جوزف اور جوانا کو بھیج دیا ہے وجہ معلوم کرنے کے لئے۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے انسپکٹر کے

آفس میں آنے اور اسے ہتھکڑیاں لگانے کے اصرار سے لے کر تھانے پہنچنے اور پھر انسپکٹر کی طرف سے مینجر راحت علی خان کا نام لینے تک ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

" راحت علی خان ۔ تو اس ساری گیم کے پیچھے وہ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ گو وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے اور سوپر فیاض کا گہرا دوست ہے۔ آج تک اس کے خلاف کوئی شکایت بھی نہیں لیکن اب اچانک یہ بات سامنے آئی ہے ۔ اب وہ خود ہی بتائے گا"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن آپ اس کے آفس سے نکل کر ہوٹل سے باہر تو آئے ہوں گے ۔ پھر آپ پر قاتلانہ حملہ کیوں نہ ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے وہیں آفس میں ہی اندازہ کر لیا تھا کہ مجھے ہتھکڑی کسی خاص مقصد کے لئے لگائی جا رہی ہے اور راحت علی خان کو میں نے انسپکٹر کو مخصوص اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا اس لئے میں وہاں سے خفیہ راستے سے ہوٹل سے باہر آیا اور پھر میں تھانے اس لئے چلا گیا تاکہ انسپکٹر سے کنفرم کر سکوں ۔ لیکن انسپکٹر سلیمان نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی بچگانہ انداز ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اصل حالات کا علم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

" آپ مجھے ضرور بتائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے تمہیں رپورٹ دینے کے بعد ہی تو کسی چیک کا سکوپ

بن سکے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو ہنس پڑا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جوزف اور جوانا واپس آگئے ۔ جوانا کے کاندھوں پر بے ہوش راحت علی خان لدا ہوا تھا۔

" اسے کرسی میں جکڑ دو"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بلیک روم میں گیا تو راحت علی خان راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

" کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے جوانا سے پوچھا کیونکہ جوزف واپس چلا گیا تھا۔

" نو ماسٹر۔ یہ اپنے آفس میں تھا۔ جوزف اسے پہلے سے جانتا تھا اور اسے عقبی راستے کا بھی علم تھا۔ میں کار میں ہی رہا۔ جوزف نے جا کر اسے بے ہوش کیا اور پھر عقبی راستے سے لا کر کار میں ڈال دیا اور پھر ہم واپس آگئے"...... جوانا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر راحت علی خان کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

" الماری سے کوڑا نکال لو ۔ مجھے یقین ہے کہ کوڑا دیکھتے ہی اس کے منہ سے سچ خود بخود نکلنا شروع ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو

جوانا الماری کی طرف بڑھ گیا۔اس نے الماری کھول کر اس میں سے کوڑا نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس آکر عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے راحت علی خان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کک ۔ کیا مطلب ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ یہ میں یہاں ۔ کیا مطلب"...... راحت علی خان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راحت علی خان۔ تم سوپر فیاض کے گہرے دوست ہو اور میرے بارے میں بھی تم اچھی طرح جانتے ہو۔اس کے باوجود تم نے مجھے ہلاک کرانے کی دو کوششیں کیں۔کیوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔میں نے آپ کو ہلاک کرانے کی کوشش کی ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... راحت علی خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے انسپکٹر سلیمان کو ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی تاکہ وہ مجھے ہتھکڑی لگا کر تمہارے آفس سے اور پھر ہوٹل سے باہر لے جائے تاکہ میں بے بس ہو جاؤں اور باہر موجود تمہارے لوگ مجھ پر اچانک فائر کھول دیں اور تم نے آفس میں میرے سامنے انسپکٹر سلیمان کو مخصوص اشارہ بھی کیا تھا اس لئے انکار کرنے اور جھوٹ کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔جوانا کو تم دیکھ رہے ہو۔اگر یہ

انگلی بھی تمہارے سر پر مار دے تو تمہاری کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا اس لئے سوچ کر جواب دو۔اس کے ہاتھ میں موجود کوڑا تم پر برسایا جائے گا تو تمہارا کیا حشر ہو گا اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا کیونکہ میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا"۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے معاف کر دیں ۔ میں لالچ میں اندھا ہو گیا تھا۔ میرے سر پر بے حد قرض چڑھ گیا تھا اور اس قرض کے اتارنے کی مجھے کوئی سبیل نظر نہ آ رہی تھی اس لئے میں اس کمینگی پر اندھا ہو گیا تھا"...... راحت علی خان نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے راحت علی خان ۔ اصل بات بتاؤ"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ کام مادام روزی نے دیا تھا۔ مادام روزی ماروے کی ایجنٹ ہے اور یہاں مستقل طور پر رہتی ہے۔ وہ میرے ہوٹل کی مستقل گاہک ہے اور میں نے اس کے بہت سے کام کئے ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں آپ کو ہلاک کرا دوں تو وہ مجھے ایک کروڑ روپے حکومت سے دلوا دے گی۔ مجھے پہلے تو یقین نہ آیا لیکن جب اس نے میری بات ماروے کے چیف سیکرٹری سے کروائی تو مجھے یقین ہو گیا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ آپ انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے میں نے دو مختلف طریقے بیک وقت استعمال

کرنے کا پلان بنایا۔ ایک تو میں نے پیشہ ور قاتل فلپ کی خدمات حاصل کیں۔ فلپ کو میں نے ماروے میں مستقل رہائش کا لالچ دیا اور ساتھ ہی دس لاکھ روپے بھی دینے کی حامی بھر لی۔ میں آپ کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا تھا اس لئے میں نے منصوبہ بنایا کہ سارکی ٹائپ کا بم آپ کی کار کے بمپر پر لگا دیا جائے جو چند منٹ میں پھٹ جائے گا اور آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے لئے اس نے اپنے ایک ساتھی کو اس انداز میں آگے کیا کہ آپ کو شک نہ ہو سکے پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ کی کار تو تباہ ہو گئی ہے لیکن آپ بچ گئے ہیں تو میں نے دوسرا طریقہ استعمال کرنے کا سوچا۔ میں نے یہاں ہوٹل کے باہر چار آدمیوں کو تعینات کر دیا اور پولیس انسپکٹر کو لالچ دے کر آمادہ کر لیا کہ وہ آپ کو ہتھکڑی لگا کر لے جائے اور اس طرح آپ پر حملہ یقینی طور پر کامیاب ہو جائے گا لیکن آپ اچانک آفس سے نکلے اور پھر غائب ہو گئے اور اس طرح میرے دونوں طریقے ناکام ہو گئے اب میں اس سلسلے میں کوئی اور منصوبہ سوچ رہا تھا کہ آپ کا دیو ہیکل ساتھی میرے آفس میں داخل ہوا اور اس نے میرے سر پر کوئی چیز ماری تو میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... راحت علی خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ مادام روزی کہاں رہتی ہے۔ اس کا حلیہ اور فون نمبر بتاؤ"۔ عمران نے کہا تو راحت علی خان نے تفصیل سے حلیہ اور پھر فون نمبر بتا دیا۔

"جوانا فون یہاں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"مجھے معاف کر دیں عمران صاحب۔ میں نے واقعی حماقت کی ہے"...... راحت علی خان نے روتے ہوئے کہا۔

"تمہاری باتیں کنفرم ہو گئیں تو پھر سوچوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔ عمران نے اسے لے کر راحت علی خان کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا اور پھر اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے فون جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر فون پیس راحت علی خان کے کان سے لگا دیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راحت علی خان بول رہا ہوں"...... راحت علی خان نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ تمہارے پلان ناکام ہو گئے ہیں راحت اور اب بہتر ہے کہ تم اس ساری بات کو بھول جاؤ۔ ویسے اب مجھے اپنے آپ پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے اتنا اہم ترین کام تمہارے ذمے لگا دیا۔ تم نے تو انتہائی بچگانہ کام کئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں مادام۔ یہ انتہائی کامیاب حربے تھے کیونکہ عمران کو

انتہائی سادہ طریقوں سے ہی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرے دونوں پلان ناکام ہو گئے ہیں"...... راحت علی خان نے کہا۔

" میں میک اپ میں ہوٹل میں موجود تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کام بہرحال ہو جائے گا"۔ راحت علی خان نے کہا۔

" نہیں۔ جو ایڈوانس میں نے تمہیں دیا تھا بس وہی تمہارا معاوضہ ہے اور اب تم اس ساری بات کو بھول جاؤ اور آئندہ اس معاملے میں مجھے فون نہ کرنا"...... مادام روزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" جوانا۔ جوزف کو ساتھ لے جاؤ اور اس روزی کو یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور فلیٹ کا پتہ بتا دیا جو راحت علی خان نے بتایا تھا۔ عمران نے فون کر کے چیک کر لیا تھا کہ روزی اپنے فلیٹ میں موجود ہے۔

" بس جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے کوڑا الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" مادام روزی یہاں آ جائے تو پھر تمہارے بارے میں سوچوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ بھی بلیک روم سے باہر آ گیا۔ وہ

سمجھتا تھا کہ صفدر کو جس غیر ملکی عورت پر شک ہوا تھا وہ مادام روزی ہی تھی اور ہو سکتا ہے کہ اسے بھی صفدر کی نگاہیں دیکھ کر شک پڑ گیا ہو اور اس نے میک اپ ختم کر دیا ہو اور اپنے فلیٹ پر پہنچ گئی ہو اس لئے صفدر اسے ابھی تک تلاش نہ کر سکا ہو۔ عمران نے اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ماروے کا پاکیشیا سے رابطہ نمبر دیں اور پھر اس کے دارالحکومت ساگی کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ اب کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتائے گی۔

" ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد آواز سنائی دی۔

" یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے دونوں نمبر بتا دیئے گئے اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن زبان اور لہجہ ماروی ہی تھا۔

" زینو بار کا نمبر دیں"...... عمران نے ماروی زبان میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل

اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"زیٹو بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر وزڈم کیا اب بھی بار کے مالک ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو انہیں کہو کہ پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی کال ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ماسٹر وزڈم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"شکر ہے ابھی تک بولنے کے قابل ہو ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ نجانے کب کے بولنا بند کر کے کسی قبر میں خاموش پڑے ہوئے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ علی عمران بھی ابھی تک واقعی ماسٹر وزڈم کی طرح زندہ ہے۔ کیسے فون کیا ہے عمران صاحب۔ اتنے طویل عرصے کے بعد"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ماروے کی ایک مادام روزی یہاں پاکیشیا میں سرکاری ایجنٹ ہے اور بے چاری کو شاید میری شکل پسند نہیں آئی اس لئے اس نے گا"... مجھ پر قاتلانہ حملے کرانے شروع کر دیئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ ماسٹر

وزڈم سے معلوم کروں کہ مادام روزی نے کیوں ایسا کیا ہے اور اسے کس طرح کے چہرے پسند ہیں تاکہ میں ویسا میک اپ کر کے کم از کم اپنی جان تو بچا سکوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر وزڈم بے اختیار ہنس پڑا۔

"مادام روزی کے بارے میں مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ سرکاری ایجنسی فالکا کی ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں کام کرتی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ اس سے کیوں یہ حماقت سرزد ہونا شروع ہو گئی ہے"...... ماسٹر وزڈم نے کہا۔

"معلوم کرنے میں کتنا وقت لگے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"نصف گھنٹہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ نصف گھنٹے بعد تمہارے اکاؤنٹ میں خاصا اضافہ ہو جائے گا اور میں پھر فون کر کے پوچھ لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر نصف گھنٹہ گزرنے سے پہلے ہی جوزف اور جوانا واپس آ گئے۔ ایک نوجوان غیر ملکی لڑکی بے ہوشی کے عالم میں جوانا کے کاندھے پر موجود تھی۔

"اسے بھی راحت علی خان کے ساتھ کرسی پر جکڑ دو لیکن ابھی اسے ہوش میں نہ لانا"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور اس کا رابطہ ماسٹر وزڈم سے ہو گیا۔

"ہاں۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پوچھا۔

" عمران صاحب۔ ماروے کی سرکاری ایجنسی کے پاس آپ کے ملک کے لئے کوئی کیس نہیں ہے۔ البتہ میں نے سرکاری ایجنسی کے ایک ایسے آدمی سے رابطہ کیا ہے جس کا گہرا تعلق مادام روزی سے ہے اور اس نے بھاری معاوضے کے عوض بتایا ہے کہ سرکاری ایجنسی کے چیف سٹینلے نے کافرستان میں کسی سینڈیکیٹ سے ذاتی حیثیت میں معاہدہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں واقع ایک لیبارٹری جسے ایکس لیبارٹری کہا جاتا ہے اور جو انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے، کو نہ صرف ٹریس کرے گا بلکہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والے ایک سائنس دان جس کا نام بشیر ہے اسے ہلاک بھی کر دے گا۔ کافرستان کا وہ سینڈیکیٹ اس سائنس دان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن انہیں باوجود کوشش کے اس سائنس دان کا علم نہیں ہو سکا۔ اس سینڈیکیٹ نے چیف سٹینلے کو بتایا ہے کہ ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب پاکیشیا میں کام کرنے والے علی عمران کا خاتمہ کر دیا جائے اس کے بعد یہ کام آسانی سے ہو سکے گا۔ چنانچہ چیف سٹینلے نے روزی سے بات کی۔ روزی کو اس نے یہ ہدایات دی ہیں کہ وہ پہلے عمران کا خاتمہ کرے اور خاتمہ بھی اس انداز میں کرے کہ کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد اس لیبارٹری کو ٹریس کیا جائے"...... ماسٹر وزڈم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس سینڈیکیٹ کے بارے میں کوئی تفصیلات"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" صرف چیف سٹینلے ہی جانتا ہو گا اور کسی کو معلوم نہیں کیونکہ یہ اس کا ذاتی معاہدہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو تاکہ تم نے اب تک جو کچھ وہاں جمع کر رکھا ہے وہ نکلوا کر میں چار دن اطمینان سے زندگی گزار سکوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ماسٹر وزڈم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام تو بتا دیتا ہوں لیکن وہاں سے صرف ادھار دی گئی رقموں کے حساب کے علاوہ اور کچھ نہ ملے گا آپ کو"...... ماسٹر وزڈم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

" چلو ادھار ہی مل جائے۔ یہی غنیمت ہے۔ بہرحال شکریہ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں راحت علی خان کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری کرسی پر ایک غیر ملکی خوبصورت لڑکی بھی بے ہوشی کے عالم میں جکڑی ہوئی تھی۔

" یہی ہے مادام روزی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے راحت علی خان سے کہا۔

" ہاں۔ یہی ہے"...... راحت علی خان نے اثبات میں سرہلاتے

ہوئے کہا۔

"اسے گیس سے بے ہوش کیا ہے تم نے"...... عمران ۔ ساتھ کھڑے جوانا سے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ اس کے فلیٹ کے دروازے کے کی ہول سے ہ نے گیس فائر کی اور پھر دروازہ کھول کر اسے فائر ڈور کے راستے ا لائے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہوش میں لے آؤ اسے"...... عمران نے کہا تو جو نے جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ اس نے شیشی کا دہانہ اس غیر ملکی لڑکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحو بعد اس نے شیشی ہٹائی، اس کا ڈھکن بند کیا اور شیشی کو جیب ڈال کر وہ مڑا اور عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں روزی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہو میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز کی سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی اور پھر اس نے گر گھمائی تو ساتھ ہی کرسی پر جکڑے ہوئے راحت علی خان کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

"تم نے جائزہ مکمل کر لیا ہے مادام روزی"...... عمران نے لہجے میں کہا تو روزی نے چونک کر عمران اور اس کے ساتھ کھڑ جوانا کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر یکلخت شدید ترین حیرت تاثرات ابھر آئے۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جسے ہلاک کرنے کے لئے تم نے دو طرفہ منصوبہ بندی کی تھی۔ ایک تو کار کو بم سے اڑانے کی اور دوسری راحت علی خان کو ایک کروڑ دے کر مجھ پر فائرنگ کرانے کی"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو ریسرچ سکالر ہوں۔ میں تو یہاں ایک غیر ملکی ادارے میں بطور ریسرچ سکالر ہوں۔ تم کیا کہہ رہے ہو"...... روزی نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ہر کام میں اناڑی ہو مادام روزی۔ تم ماسک میک اپ کر کے ہوٹل ٹاپ ویو میں پہنچی تاکہ اپنی آنکھوں سے کارروائی دیکھ سکو۔ لیکن تمہارا میک اپ کانوں کے قریب سے اکھڑا ہوا تھا اور تم نے میک اپ کرتے ہوئے اس اہم بات کا خیال نہ رکھا تھا اور اس طرح تم ٹریس ہو گئی۔ دوسری بات یہ کہ ماروے کی سرکاری ایجنسی فالکا کی تم ایجنٹ ہو اور تم نے فالکا کے چیف سٹینلے کے حکم پر مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا ہے۔ لیکن تم یہ بتاؤ کہ آخر تمہیں میری ہلاکت کے لئے کس قدر رقم آفر کی گئی کہ تم راحت علی خان کو ایک کروڑ دینے پر آمادہ ہو گئی"...... عمران نے کہا تو روزی کی آنکھیں مزید پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ ایک کروڑ روپیہ تو میں نے زندگی میں کبھی دیکھا ہی نہیں اور کون راحت علی خان اور کون سٹینلے"۔

روزی نے کہا۔

" گڈ۔ تو تم بہادر بننے کی کوشش کر رہی ہو۔ لیکن تمہیں اچھی طرح علم ہو گا کہ تم بہت خوبصورت ہو اور خوبصورت لڑکیوں کے لئے خوبصورتی سب سے بڑی کمزوری ہوتی ہے اس لئے اگر تمہارے چہرے پر تیزاب ڈال دیا جائے تو تم بخوبی تصور کر سکتی ہو کہ تمہاری باقی زندگی کیسی گزرے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... روزی نے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

" الماری میں سے تیزاب کی بوتل نکالو اور پہلے تھوڑا سا تیزاب مس روزی کے سامنے فرش پر ڈال دو تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ یہ کس قدر خالص تیزاب ہے۔ اس کے بعد باقی بوتل اس کے چہرے پر انڈیل دینا۔ ویسے مس روزی۔ اپنی آنکھیں بند کر لینا ورنہ آنکھیں بھی ضائع ہو جائیں گی"...... عمران نے جوانا سے بات کرتے کرتے روزی سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ دنیا میں اس کا سب سے بڑا ہمدرد ہو۔ جوانا تیزی سے مڑا اور اس نے الماری سے ایک بڑی سی بوتل نکالی اور واپس روزی کی طرف بڑھ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھ پر یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... روزی نے چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کرو جوانا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور جھک کر اس نے بوتل میں موجود تھوڑا سا تیزاب روزی کے سامنے فرش پر ڈال دیا۔ تیزاب فرش پر پڑتے ہی اس میں سے بلبلے اور دھواں سا نکلنے لگا۔

" اب باقی بوتل اس کے چہرے پر انڈیل دو"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو جوانا ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ ظلم مت کرو۔ میں بتا دیتی ہوں۔ رک جاؤ"...... یکلخت روزی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روک دیا۔

"نہیں کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ مجھے سچ جھوٹ کا فوراً علم ہو جاتا ہے اس لئے روزی جیسے ہی جھوٹ بولے گی میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم بوتل اس کے چہرے پر انڈیل دینا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ پلیز مجھ پر ظلم مت کرو"...... روزی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا جبکہ راحت علی خان ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑا ہوا تھا۔

" تو پھر سب کچھ بتا دو اور ہاں یہ بتا دوں کہ مجھے سب کچھ پہلے سے معلوم ہے اس لئے میں نے تمہارے سامنے تمہارے چیف کا نام لیا

ہے اور سرکاری ایجنسی کا بھی اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو میں صرف اشارہ کروں گا اور پھر تمہاری باقی عمر سڑکوں پر پڑے ایڑیاں رگڑتے گزر جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں۔ میں سچ بتا دیتی ہوں۔ تیزاب ڈالنے سے تو بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار دو۔ میں یہاں ماروے کی سرکاری ایجنسی فالکا کی ایجنٹ ہوں اور گزشتہ چار سال سے یہاں کام کر رہی ہوں۔ میرا کام ماروے کے مفادات کا تحفظ ہے لیکن چونکہ ماروے اور پاکیشیا کے درمیان نہ کوئی دشمنی ہے اور نہ ہی مفادات کا کوئی ٹکراؤ اس لئے مجھے یہاں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا اور بس رپورٹیں بھجواتی رہتی ہوں۔ پھر اچانک چیف کی کال مجھے ملی۔ چیف نے مجھے کہا کہ اس نے ایجنسی سے ہٹ کر کافرستان کے ایک سینڈیکیٹ سے معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق وہ ہمیں معمولی سے چند کاموں کے عوض بھاری معاوضہ دیں گے جس کا چوتھا حصہ میرا ہو گا۔ مجھے چیف نے بتایا کہ یہاں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے جس کا کوڈ نام ایکس لیبارٹری ہے۔ اس میں ایک سائنس دان کام کرتا ہے جس کا نام ڈاکٹر بشیر ہے۔ اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے اس ڈاکٹر بشیر کو ہلاک کرنا ہے اس لئے اس نے مجھے کہا کہ اگر میں کسی طرح ڈاکٹر بشیر کو اپنی خداداد صلاحیتوں اور خوبصورتی کے ذریعے زیر کر لوں تو یہ ڈاکٹر آسانی سے شراب میں کوئی تیز زہر ڈال کر ہلاک کیا جا سکتا ہے اور چیف کو معلوم ہے کہ روزی کے لئے مرد کبھی اہم نہیں رہے۔ مرد

ہمیشہ شہد کی مکھیوں کی طرح میرے گرد منڈلاتے رہتے ہیں اس لئے میں نے چیف کی تجویز قبول کر لی۔ چیف نے بتایا کہ اس سینڈیکیٹ سے اس نے ساٹھ لاکھ ڈالر کا معاہدہ کیا ہے۔ اس میں میرا حصہ پندرہ لاکھ ڈالر ہو گا اور باس نے ایک لاکھ ڈالر پیشگی کے طور پر میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیا ہے۔ میں نے کام شروع کر دیا لیکن باوجود کوشش کے میں ایکس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکی تھی کہ اچانک چیف نے مجھے ایک بار پھر کال کیا اور اس نے بتایا کہ کافرستان کے سینڈیکیٹ نے انہیں بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک شخص علی عمران کو اگر کور کر لیا جائے تو وہ آسانی سے اس لیبارٹری کو ٹریس کر سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسے شک نہ پڑ سکے جس پر چیف نے مجھے کہا کہ اس نے عمران کے بارے میں دوسرے ممالک کے ایجنٹوں سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق عمران کو عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اسے زیر کرنے کی بجائے ہلاک کر دیا جائے کیونکہ کافرستان سینڈیکیٹ کے بڑوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر ہم لیبارٹری ٹریس نہ کر سکیں بلکہ اس کی جگہ عمران کو ہی ہلاک کر دیں تو ان کا مشن مکمل ہو جائے گا۔ لیبارٹری وہ خود ٹریس کر لیں گے۔ یہ کام چیف نے میرے ذمے لگا دیا۔ میں نے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ تم واقعی انتہائی خطرناک شخص ہو اور کوئی بھی پیشہ ور قاتل تنظیم تمہارے قتل کی بکنگ کے لئے تیار نہیں ہے جس پر میں نے ایسے

آدمیوں سے کام لینے کا فیصلہ کیا جو بظاہر ایسے کاروبار میں شامل نہ ہوں اس لئے میں نے ایک کلب کے سپروائزر فلپ کو ہائر کیا اور اسے کہا کہ وہ کسی بھی عام آدمی کے ذریعے ایک خصوصی ساخت کا بم تمہاری کار کے سامنے والے بمپر پر لگا دے تو انجن کی ہیٹ سے بم فوراً پھٹ جائے گا اور تم کار کے تباہ ہو جانے سے یقینی طور پر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے راحت علی خان کو ایک کروڑ روپے کی آفر کی کہ وہ چند آدمیوں کو عمران پر اچانک فائر کھول دینے کے لئے ہائر کرے ۔ راحت علی خان نے بتایا کہ تم ان دنوں اس کے ہوٹل میں لنچ کرنے باقاعدگی سے آتے ہو اس لئے تم پر دو طرفہ حملے کی باقاعدہ پلاننگ کی گئی اور میں بھی میک اپ کر کے وہاں پہنچ گئی۔ پھر فلپ کے آدمی نے واقعی کام دکھایا اور پھر تمہاری کار کے فرنٹ بمپر پر بم لگا دیا گیا لیکن نجانے کیا ہوا کہ تم کار کو پارکنگ میں روک کر واپس ہوٹل کے مین گیٹ تک پہنچ گئے اور اس کے بعد بم پھٹا۔ پھر پولیس آ گئی۔ اس کے بعد راحت علی خان نے مجھے بتایا کہ اس نے پولیس انسپکٹر کو ایک لاکھ روپے کی آفر کر دی ہے۔ وہ تمہیں اس کے آفس سے ہتھکڑی لگا کر باہر لے آئے گا تاکہ تم بے بس ہو جاؤ اور اس کے آدمی تم پر فائر کر کے تمہیں ہلاک کر دیں گے لیکن پھر پتہ چلا کہ تم اچانک غائب ہو گئے اور یہ ساری کارروائی ناکام رہی۔ میں مایوس ہو کر اپنے فلیٹ واپس چلی گئی اور وہاں بیٹھ کر نئے سرے سے تمہاری ہلاکت کی پلاننگ بنا رہی تھی

کہ اچانک میری ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور پھر مجھے ہوش نہ رہا اور اب یہاں ہوش آیا ہے"...... روزی نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں راحت علی خان نے فون کیا تھا مگر تم نے اس کا ذکر نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ میں بھول گئی تھی۔ راحت علی خان نے کال کر کے مجھے بتایا تھا کہ وہ نئی پلاننگ بنا رہا ہے"...... روزی نے کہا۔

" تمہارے چیف سٹینلے کا فون نمبر کیا ہے۔ میں تمہاری بات کرا دیتا ہوں۔ تم اسے بتاؤ کہ تمہارا ابتدائی راؤنڈ ناکام ہو گیا ہے اور تم اب نئے راؤنڈ کی تیاری کر رہی ہو تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے جو کچھ کہا ہے درست ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں کرتی ہوں بات"...... روزی نے فوراً کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اسے ماروے کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر پہلے سے معلوم تھا اس لئے بغیر روزی سے معلوم کئے وہ خود ہی نمبر پریس کرتا رہا۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے رسیور جوانا کی طرف بڑا دیا۔ جوانا نے رسیور لے کر روزی کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے روزی بول رہی ہوں۔چیف سے بات کراؤ"۔ روزی نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔چیف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"روزی بول رہی ہوں چیف"...... روزی نے کہا۔

"ہاں۔کیا رپورٹ ہے۔کیا کام ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں چیف۔ہمارے دونوں حربے ہی ناکام ہو گئے ہیں"۔ روزی نے کہا۔

"کیوں۔کیا ہوا۔تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو روزی نے تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔اب تو وہ ہوشیار ہو گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ تمہیں ٹریس کر لے"...... چیف نے کہا۔

"نہیں باس۔میں تو کسی صورت بھی سامنے نہیں آئی اس لئے میرے بارے میں اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... روزی نے کہا۔

"سنا ہے کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے تم نے جو دو حربے بتائے تھے میں نے اس کی منظوری بھی دی تھی حالانکہ یہ بالکل بچگانہ بلکہ احمقانہ منصوبے تھے اور ایسے لوگ ایسے ہی احمقانہ

منصوبوں سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔کام تو ہو جاتا لیکن نجانے وہ بم کیوں اس وقت نہیں پھٹا۔تم ایسا کرو کہ تم فوری طور پر کافرستان چلی جاؤ تاکہ یہاں اگر معاملات تمہارے خلاف بھی ہو جائیں تو وہ لوگ تم تک نہ پہنچ سکیں"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... روزی نے کہا۔

"اوکے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے رسیور روزی کے کان سے ہٹایا اور لا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

"دیکھو۔مجھے معاف کر دو۔میں واقعی کافرستان چلی جاؤں گی اور یقین کرو کہ یہاں دوبارہ کبھی واپس نہیں آؤں گی"...... روزی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافرستان میں تم کہاں جاؤ گی"...... عمران نے کہا۔

"ماروے کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کے پاس۔وہ میرا وہاں بندوبست کر دے گا کیونکہ یہ کام اس کی ذمہ داری ہے۔چیف نے تو مجھے کہہ دیا ہے"...... روزی نے کہا۔

"سنو روزی۔اور تم بھی سن لو راحت علی خان۔تم لوگوں نے چونکہ پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش نہیں کی اور مجھ پر ذاتی طور پر حملے کرائے ہیں اور میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا اس لئے میں تم دونوں کو رہا کر رہا ہوں اور روزی میرے آدمی تمہاری مسلسل نگرانی کرتے رہیں گے۔اگر تم کل صبح تک پاکیشیا

میں نظر آئی تو پھر دوسرا سانس نہ لے سکو گی اور راحت علی خان تم بھی ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔ بس تمہارے لئے اتنی ہی سزا کافی ہے ورنہ میرے ایک اشارے پر تمہاری روح تمہارے جسم سے پرواز کر سکتی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے منظور ہے۔ میں ویسے بھی ایکریمیا جانے والا تھا اور اب میں وہاں مستقل سیٹ اپ کر لوں گا"....... راحت علی خان نے کہا۔

"ان دونوں کو ہاف آف کر دو"....... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اٹھائے وہ واپس الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے تیزاب کی بوتل اٹھائی تھی جبکہ عمران کمرے سے نکل کر واپس اپنے خاص کمرے میں آگیا۔ جوزف بھی وہاں موجود تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کمرے کے بیرونی دروازے کے باہر جا کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد جوانا اندر داخل ہوا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ماسٹر"....... جوانا نے کہا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر کسی ویران جگہ پر پھینک دو۔ یہ ہوش میں آکر خود ہی چلے جائیں گے"....... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"جوزف"....... عمران نے جوزف کو آواز دی تو باہر موجود جوزف

تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"یس باس"....... جوزف نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گیراج سے اپنی کار باہر نکالو اور اسے صاف کرو۔ میری کار تو تباہ ہو گئی ہے اور نئی کار آنے میں کافی وقت لگے گا"....... عمران نے کہا۔

"میں تو روزانہ دونوں کاریں صاف کرتا رہتا ہوں اس لئے کار صاف ہے اور میں لے آتا ہوں"....... جوزف نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں تھامسن بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر۔ مشن پر کام ہو رہا ہے اور انتہائی کامیابی سے کام آگے بڑھ

رہا ہے۔ جلد ہی میں آپ کو خوشخبری سناؤں گا"...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ میرے آفس آکر مجھے تفصیل بتائیں کیونکہ اعلیٰ حکام اس سلسلے میں حد مضطرب ہیں اور مجھے ایک خصوصی میٹنگ میں اب تک ہونے والی کارروائی کی بریفنگ دینی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ میں حاضر ہو جاتا ہوں"...... تھامسن نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھ دیئے جانے پر اس نے بھی رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر باقاعدہ باوردی ڈرائیور تھا جبکہ ادھیڑ عمر تھامسن عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک خاکی رنگ کی عمارت کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا اور بڑا پھاٹک کھول دیا۔ ڈرائیور نے کار اندر لے جا کر پورچ میں روک دی جہاں پہلے سے ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ یہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا خصوصی آفس تھا۔ تھوڑی دیر بعد تھامسن ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھا۔ ڈیفنس سیکرٹری ادھیڑ عمر آدمی تھے اور ان کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی گہرے

اور جہاندیدہ آدمی ہیں۔

" ہاں مسٹر تھامسن۔ اب آپ مجھے تفصیل بتائیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے ایک فائل بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے تھامسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب۔ آپ سے جو پلاننگ ڈسکس کی گئی تھی اس پر باقاعدہ عمل ہو رہا ہے۔ ماروے کی سرکاری ایجنسی فالکا کے چیف سٹینلے کو بھاری رقم کافرستان کے ایک سینڈیکیٹ کی طرف سے دی گئی تاکہ وہ لیبارٹری کو ٹریس کر کے وہاں موجود ایک سائنس دان ڈاکٹر بشیر کو ہلاک کر دے اور ساتھ ہی اسے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ اگر علی عمران کو ہلاک کر دے تو سمجھے کہ اس کا مشن مکمل ہو گیا ہے سٹینلے نے پاکیشیا میں اپنی ایجنٹ روزی کے ذریعے اس پر عمل درآمد کر دیا اور نتیجہ ہماری مرضی کے مطابق نکلا۔ عمران کا ان بچگانہ احمقانہ انداز کے حملوں سے کیا بگڑ سکتا تھا اور لیبارٹری تو ظاہر ہے انہیں ملنی ہی نہیں تھی کیونکہ اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے لیکن اس سے یہ فائدہ بہرحال ہو گیا کہ عمران الجھ گیا اور اب جیسے جیسے دن گزرے گا وہ الجھتا چلا جائے گا کیونکہ اب ماروے کے بعد یہ کام کرانس کے آدمی کریں گے"...... تھامسن نے کہا۔

" گڈ شو۔ یہ واقعی اس بے حد عقل مند آدمی کو لیول کرنے کا خوبصورت طریقہ ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یقیناً یہ سن کر حیرت ہو گی کہ اس نے روزی اور اس کے آدمی کو پکڑ لیا لیکن بعد میں اس نے انہیں اس لئے چھوڑ دیا کہ کیونکہ وہ اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا اس لئے اس نے انہیں آزاد کر دیا"...... تھامسن نے کہا۔

"وہ ہے ہی ایسا آدمی۔ بہت بڑے ظرف کا مالک ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سر جہاں تک ہمارے مشن کا تعلق ہے تو اس پر تیزی سے کام جاری ہے۔ ہمارے دو ایجنٹ ملٹری انٹیلی جنس میں جگہ بنا چکے ہیں اور اب وہ ریکارڈ روم کی چیکنگ کر کے معلوم کریں گے کہ پاکیشیا کی انتہائی خفیہ میزائل لیبارٹری بلیک سٹار میں ملٹری انٹیلی جنس کے کون سے ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ہمارے آدمی ان کی جگہ لے لیں گے اور اس کے بعد اس لیبارٹری سے ڈبل ایکس میزائل کے فارمولے کی کاپی اڑا لی جائے گی اور ہمارے پاس پہنچ جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"۔ تھامسن نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ایجنٹ یہ اہم کام کر لیں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ انتہائی آسانی سے۔ ہمیں خدشہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اس لئے انہیں الجھانے کے لئے یہ مشن سامنے لایا گیا ہے۔ اب وہ الجھ گئے ہیں اور مزید الجھتے چلے جائیں گے جبکہ ملٹری

انٹیلی جنس جس کا کام اس لیبارٹری کی حفاظت ہے اس کے خلاف بھی چونکہ کوئی مشن نہیں۔ صرف فارمولے کی کاپی حاصل کرنی ہے جو آسانی سے حاصل کر لی جائے گی اور کسی کو کانوں کان خبر تک ہو سکے گی"...... تھامسن نے کہا۔

"لیکن اعلیٰ حکام کو خدشہ ہے کہ اگر مشن کی تکمیل میں کسی موت واقع ہو گئی تو نہ صرف ملٹری انٹیلی جنس حرکت میں آجائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی چونک پڑے اور اگر ایسا ہوا تو ہمارے ملک سلاکیہ اور پاکیشیا کے درمیان جو بہترین تعلقات ہیں ان میں دراڑ آجائے گی اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس جوابی کارروائی کے لئے یہاں پہنچ گئی تو معاملات حد سے زیادہ بگڑ جائیں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جناب ایسا نہیں ہو گا۔ آپ کو پورٹو پر اعتماد کرنا چاہئے۔ پورٹو کو خصوصی تربیت دی جاتی ہے اور ایسے کام ان کے لئے انتہائی آسان ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مشن جس قدر جلد ہو سکے مکمل کرو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر یہ مشن مکمل ہو جائے گا"...... تھامسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مجھے آپ نے فوراً رپورٹ دینی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ ظاہر ہے فارمولے کی کاپی تو آپ کو ہی پہنچانی ہے"...... تھامسن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد تھامسن واپس اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے الماری سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بی ون کالنگ۔ اوور"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ بی الیون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے بی الیون۔ اوور"...... تھامسن نے کہا۔

"اوکے باس۔ کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم دو تین روز تک واپس بھی پہنچ جائیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن خصوصی طور پر خیال رکھنا کہ وہاں کوئی ہلاکت نہ ہو۔ اوور"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ ہمیں معلوم ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو تھامسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ چائے کی پیالی اس کے ہاتھ میں موجود تھی اور اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے کرسی پر بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی تفکر کے تاثرات موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ میرے خیال میں یہ سچوئیشن پہلی بار سامنے آئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کون سی سچوئیشن"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ آپ پر اس طرح حملے ہوں اور ان کے پیچھے کوئی مقصد بھی نہ ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مقصد تو انہوں نے بتایا ہے کہ ایکس لیبارٹری میں کام کرنے والے ڈاکٹر بشیر کو ہلاک کرنا ہے اور اس سے پہلے وہ مجھے راستے

ہٹانا چاہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھائے ہوئے سنجیدگی کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے اور اب وہ اپنے مخصوص موڈ میں آتا جا رہا تھا۔

"لیکن ایکس لیبارٹری اور ڈاکٹر بشیر کا وجود ہی نہیں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر بشیر صاحب حکومت کے نوٹس میں لائے بغیر اپنی ذاتی لیبارٹری بنا کر وہاں کام کر رہے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اول تو ایسا ممکن ہی نہیں کہ حکومت کو ان کے بارے میں سرے سے علم ہی نہ ہو۔ لیکن اگر ایسا ہے بھی سہی تو پھر انہیں تلاش کیے کیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمیں کیا ضرورت ہے تلاش کرنے کی۔ ماروے کے ایجنٹ خود ہی تلاش کرتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ماروے حکومت نے تو ایسے کسی مشن سے یکسر انکار کر دیا ہے اور پھر بات بھی عجیب سی ہے کہ فاکا کا چیف سٹینلے ذاتی طور پر معاہدہ کرے اور پھر کافرستان کا سینڈیکیٹ یہ سارا کام کرے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ہمیں جی بھر کر بے وقوف بنایا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بنایا تو اسے جاتا ہے جو پہلے سے نہ ہو۔ بنے بنائے کو مزید کیا بنانا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار

ہنس پڑا۔

"ویسے آپ اس سٹینلے سے تو بات کریں۔ وہ کیا کہتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس نے صاف انکار کر دیتا ہے اور اس نے کیا کہنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا نتیجہ نکالا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی خاص مقصد کے لئے الجھایا جا رہا ہے لیکن کون الجھا رہا ہے اور کیوں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"اور کون الجھا سکتا ہے یہی ماروے والے ہی ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ماروے سائنس کے میدان میں بہت پیچھے ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کا کوئی تعلق کافرستان سے نہیں ہے۔ اسرائیل کی بات ہوتی تو میں مانتا کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ماروے کے سوائے سفارتی تعلقات کے کافرستان سے گہرے تعلقات بھی نہیں ہیں اور پھر کافرستان والے اس قدر احمق بہرحال نہیں ہیں کہ اس طرح ماروے سے معاہدہ کریں۔ یہ کوئی اور ملک ہے جس نے یہ شاطرانہ گیم کھیلی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا مقصد"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مقصد سامنے آئے گا تو پتہ چلے گا یا پھر کسی نجومی کی خدمات

حاصل کرنا پڑیں گی"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو حکم سلطانی پر اسے کان سے پکڑ کر پیش کر دیا جائے گا"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل اسد نے مجھے فون کیا ہے کہ وہ ایک انتہائی اہم معاملے میں ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ایکسٹو سے براہ راست بات نہیں ہو سکتی۔ پھر اس نے کہا کہ تم سے بات کرا دی جائے۔ میں نے اسے کہا کہ میں تمہیں تلاش کر کے کہہ دیتا ہوں۔ تم اسے فون کر لو"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں۔ ویسے اسے میرے فلیٹ کا نمبر تو معلوم ہے۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ سلیمان سے بات کر لیتا۔ سلیمان مجھے یہاں کر لیتا۔ اس نے خواہ مخواہ آپ کو تکلیف دی"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے خیال نہ رہا ہو گا۔ ویسے وہ اچھا آدمی ہے۔ تم اسے فون کر لو اور ہاں اگر کوئی پریشانی والی بات ہو تو مجھے ضرور بتانا"۔

سر سلطان نے کہا۔

"آپ نے اس سے خود ہی پوچھ لینا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اصول کے مطابق میں اس سے پوچھنے کا مجاز نہیں ہوں۔ وہ سیکرٹری دفاع کے تحت کام کرتا ہے۔ میرا ماتحت نہیں ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ماتحت تو میں بھی آپ کا نہیں ہوں۔ پھر بھی آپ مجھے حکم دیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو میرے بیٹے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا اور عمران سر سلطان کے بے پناہ خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"سر سلطان جتنی محبت آپ سے کرتے ہیں عمران صاحب شاید سر عبدالرحمن بھی نہ کرتے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کی محبت شیر کی آنکھ جیسی ہے اور سر سلطان کی محبت سمندر کی پرجوش موجوں جیسی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل اسد کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔

ڈی ایس سی (آکسن) سلام و نیاز پیش کرنا چاہتا ہے اگر اجازت ہو تو پیش کرے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ آپ کا اتنا طویل تعارف سننے کے بعد میں ہمیشہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل اسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی ابھی احساس نام کا جذبہ آپ کے اندر موجود ہے۔ پھر تو آپ اس صدی کے عجوبہ روزگار انسان ہیں ورنہ سنا تو یہی جاتا ہے کہ اس مادیت پرستی کے دور میں احساس بھی دولت گم گشتہ بن چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی۔ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے اور میں اس سلسلے میں جناب ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن سر سلطان نے بتایا ہے کہ وہ براہ راست بات نہیں کرتے اس لئے آپ سے بات ہو رہی ہے"...... کرنل اسد نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا بات ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمارے ہاں میزائلوں کی ایک اہم لیبارٹری ہے جس میں سٹار میزائل شوگران کی مدد سے تیار کئے جا رہے ہیں اس لئے اس لیبارٹری کا کوڈ نام بلیک سٹار لیبارٹری ہے۔ اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم ہی نہیں ہے۔ بہرحال اس کی

حفاظت بھی ملٹری انٹیلی جنس کے ذمے ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کے دو انتہائی تجربہ کار آدمی وہاں مستقل تعینات ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام کیپٹن ابرار حسین ہے اور کیپٹن ابرار حسین نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ اس کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے اور وہ رخصت چاہتا ہے۔ میں نے اصول کے مطابق اسے میڈیکل رپورٹ بنوانے کے لئے کہا تو اس نے رپورٹ بنوا دی۔ میں نے اسے اصول اور ضابطے کے مطابق چھٹی دے دی اور اس کی جگہ دوسرا آدمی بھیج دیا اور کیپٹن ابرار حسین اپنے گاؤں چلا گیا۔ لیکن آج اس ڈاکٹر کی رپورٹ ضابطے کے مطابق میرے پاس پہنچی تو میں اس رپورٹ کو پڑھ کر بے حد پریشان ہو گیا ہوں۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کیپٹن ابرار حسین کے ذہن پر خوفناک دباؤ کے اثرات پائے گئے ہیں اور اگر یہ دباؤ اور بڑھ جاتا تو یقیناً کیپٹن ابرار حسین کے دماغ کی ایک نہیں بلکہ ساری شریانیں پھٹ جاتیں۔ لیکن اب یہ خارجی دباؤ ختم ہو چکا ہے۔ رپورٹ میں خارجی دباؤ کے الفاظ پڑھ کر میں چونک پڑا اور میں نے ڈاکٹر کو کال کر کے ان سے تفصیلی بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے کیپٹن ابرار حسین کے ذہن کی کیفیت کا تفصیل سے مطالعہ کیا ہے اور انہیں محسوس ہوا ہے کہ جیسے کسی نے ان کے سر کو ربڑ کے ڈنڈے سے اس طرح پیٹا ہے کہ باہر سے تو کوئی چوٹ نہیں آئی لیکن اندر سے ان کی شریانیں اس طرح سکڑ گئی ہیں جیسے ان پر ذہنی دباؤ ڈالا گیا ہو اور ان کے مطابق

کسی بھی اور حالت میں اندرونی شریانوں کی یہ حالت نہیں ہو سکتی جو انہوں نے دیکھی ہے اس لئے انہوں نے خارجی دباؤ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس پر میں نے فوری طور پر کیپٹن ابرار حسین کے ساتھ ڈیوٹی دینے والے کیپٹن ساجد سے بات کی تو اس نے بتایا کہ کیپٹن ابرار حسین بالکل صحیح حالت میں رہا ہے۔ دو روز پہلے وہ صبح اٹھا تو اس نے شکایت کی کہ اس کا سر بے حد بھاری ہو رہا ہے اور اس کی طبیعت خراب ہے جس پر آپ سے چھٹی طلب کی گئی اور اس نے ڈاکٹر سے معائنہ کرایا۔ میں نے اس کے گاؤں رابطہ کیا۔ وہاں ایمرجنسی کے لئے ایک فون نمبر موجود تھا۔ وہاں کیپٹن ابرار حسین سے بات ہوئی تو اس نے بتایا ہے کہ اب اس کی کیفیت خاصی ٹھیک ہے کیونکہ ڈاکٹر نے اسے باقاعدہ ادویات دی تھیں اور یہ ادویات وہ باقاعدگی سے کھا رہا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ رات کو ڈیوٹی دے کر روٹین کے مطابق سویا تھا لیکن صبح جاگنے پر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سر بے حد بھاری ہو رہا ہو اور پھر یہ کیفیت جب تبدیل نہ ہوئی تو اس نے چھٹی کی درخواست کی“...... کرنل اسد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس میں ایکسٹو کا کیا کردار ہو سکتا ہے کرنل اسد“۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو بھی چونکہ لاؤڈر پر ساری باتیں سن رہا تھا اس لئے اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس کیفیت کے بارے میں جب مجھے معلوم ہوا تو مجھے شک پڑا کہ بلیک سٹار لیبارٹری میں کوئی گڑبڑ نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ میں نے وہاں کے انچارج ڈاکٹر رحمت صاحب سے بات کی لیکن انہوں نے کہا کہ لیبارٹری میں کوئی خلاف معمول بات نہیں ہوئی اور سب اوکے ہے جس پر میں نے انہیں درخواست کی کہ وہ خصوصی طور پر چیک کریں اور انہوں نے خصوصی چیکنگ کرنے کے بعد رپورٹ دی ہے کہ سٹار میزائلوں کے فارمولے کی پوزیشن ڈسٹرب ہے۔ فارمولے کی فائل مخصوص سیف میں سیدھی رکھی ہونے کی بجائے الٹی رکھی ہوئی ملی ہے حالانکہ انہیں اچھی طرح یاد ہے کہ انہوں نے ایک روز پہلے اس پر کام کیا تھا اور پھر اسے سیدھا رکھا تھا کیونکہ یہ ان کی فطرت ہے کہ معمولی معمولی چیزوں کا بھی خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا اس فارمولے کی کاپی تو نہیں بنائی گئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ فارمولا ایسے خصوصی پیپر پر ہے کہ اس کی کاپی کسی صورت بنائی ہی نہیں جا سکتی اور فارمولا بھی مکمل طور پر محفوظ ہے۔ اس پر میں نے سوچا کہ چیف آف سیکرٹ سروس جناب ایکسٹو صاحب کی خدمت میں گزارش کروں کہ وہ اس فائل کی چیکنگ اعلیٰ سطح پر کرائیں کیونکہ صرف وہی ایسی شخصیت ہیں جو کہ ایسا کر سکتے ہیں"...... کرنل اسد نے کہا۔

"چیکنگ سے آپ کی کیا مراد ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ایسے کیمرے ایجاد ہو گئے ہوں جو اس خصوصی کاغذ سے بھی کاپی بنا لیتے ہوں۔ یقیناً ماہرین کو اس بارے میں علم ہو گا اور ایسے ماہرین کو چیف کے حکم پر ہی اس پر لگایا جا سکتا ہے"...... کرنل اسد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ اس بات کا باقاعدہ نوٹس لیا ہے۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ چیف بھی اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب۔ اب آپ سے بات کر کے میرے ذہن کو کافی اطمینان پہنچا ہے۔ اللہ حافظ"...... کرنل اسد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر رحمت نے فائل خود ہی الٹی رکھ دی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ایسے لوگوں کی فطرت میں سمجھتا ہوں۔ یہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ ضرور کوئی نہ کوئی پراسرار چکر چلا ہے کیپٹن ابرار حسین کے ساتھ۔ بہرحال اب مجھے خود جا کر اس لیبارٹری کو چیک کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اگر سیکرٹری صاحب سے گفتگو کا شرف مجھے حاصل ہو جائے تو یقیناً میرے لئے انتہائی خوش قسمتی کا باعث ہو گا۔ورنہ پھر ظاہر ہے آپ سے گفتگو کر کے ہی میں اپنے دل کو تسلی دے لوں گا کیونکہ آپ بھی ان سے کم نہیں۔وہ صرف سیکرٹری خارجہ ہیں جبکہ آپ تو ماشاء اللہ پی اے بھی ہیں اور ٹو بھی۔اور یہ ٹو جس کے ساتھ لگ جائے اس کے رعب اور دبدبے کا کیا کہنا۔اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ پہلی بیوی پر رعب ڈالا جاتا ہے لیکن دوسری بیوی یعنی ٹو وائف کا رعب سہنا پڑتا ہے"...... عمران کی زبان جب رواں ہوئی تو اس میں کہیں سٹاپ ہی نہ آیا۔

"عمران صاحب۔آپ کا فلسفہ سننے کے بعد تو یقیناً دوسری شادی سے خوف آنے لگ جاتا ہے"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم تو بغیر شادی کے ٹو بن گئے ہو"...... عمران نے کہا تو پی اے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہولڈ کریں۔میں بات کراتا ہوں"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔اوہ۔کیا مطلب۔کیا ہوا ہے"۔سر سلطان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ارے۔میرا نام تو بے حد سیدھا سادہ سا ہے۔آپ نام سن کر ہی گھبرا گئے ہیں۔ابھی تو میں نے ڈگریاں نہیں بتائیں"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جس سنجیدہ لہجے میں بات کی ہے اس سے میں گھبرا گیا کہ کرنل اسد نے نجانے کیا بتا دیا ہے کہ تم اس قدر سنجیدہ ہو رہے ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تم آسانی سے سنجیدہ ہونے والے نہیں۔اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا واقعہ ہو گیا ہے جو پاکیشیا کے مفادات کے انتہائی خلاف ہے"...... سر سلطان نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ خود ہی تو مجھے کہتے رہتے ہیں کہ میں آپ سے سنجیدہ لہجے میں بات کروں اور جب میں ایسا کرتا ہوں تو آپ خود ہی پریشان ہو جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہاری سنجیدگی سے میرا دل ڈوب جاتا ہے۔بہرحال بتاؤ کیا بات ہوئی ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے کرنل اسد کی بات کو مختصر انداز میں دوہرا دیا۔

"جب وہاں کچھ ہوا ہی نہیں تو پھر خواہ مخواہ کا وہم پالنے کا فائدہ۔فائل جلدی میں الٹی بھی رکھی جا سکتی ہے"...... سر سلطان نے جواب

دیا۔

"نہیں جناب۔ جو لوگ ایسی فطرت کے مالک ہوتے ہیں ان سے خواب میں بھی یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ فائل الٹی رکھیں اور پھر کیپٹن ابرار حسین کے بارے میں ڈاکٹر کی رپورٹ۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ کرنل اسد کو وہم نہیں ہے۔ کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے وہاں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیپٹن ابرار حسین تو سیکورٹی پر تعینات ہو گا"۔ سرسلطان نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے سیکورٹی میں ہی شامل ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کا تو کوئی تعلق اس فائل سے نہیں ہو سکتا لیکن یہ گڑبڑ ہو گئی کہ ادھر اس کے بارے میں رپورٹ کرنل اسد کو ملی ادھر فائل ڈاکٹر رحمت الٹی رکھ بیٹھا اس لئے یہ شک پیدا ہو گیا"۔ سرسلطان نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کی بات درست ہو سکتی ہے لیکن بہرحال میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں خود وہاں جا کر معاملات کو چیک کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ضرور جاؤ۔ تسلی ہونا ضروری ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"لیکن بقول کرنل اسد وہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ اس میں مجھ جیسے غیر متعلق آدمی کو کون گھسنے دے گا اس لئے آپ سیکرٹری

ڈیفنس احمد علی صاحب کو میرا تعارف کرا دیں تاکہ مجھے ان سے وہاں جانے کی اجازت مل سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان سے پانچ منٹ بعد بات کر لینا۔ میں انہیں فون کر دیتا ہوں"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور سیکرٹری دفاع کا نمبر انکوائری سے معلوم کیا اور پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے سیکرٹری دفاع کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری دفاع"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ بات کراؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں سیکرٹری دفاع احمد علی بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری دفاع احمد علی کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری صاحب۔ میرا نمائندہ خصوصی علی عمران آپ سے بات کرے گا۔ آپ نے اس سے مکمل تعاون کرنا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی سرسلطان صاحب نے بھی فون کیا ہے اور ویسے بھی میں انہیں جانتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران

نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" اب اچھی سی چائے بنا کر لاؤ۔ خاصی ذہنی ورزش ہو گئی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا آپ سیکرٹری دفاع سے بات نہیں کریں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" کر لوں گا لیکن کچھ وقفہ دے کر تا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ میں نمائندہ خصوصی کم اور چیف کا دم چھلہ زیادہ ہوں"...... عمران نے کہا بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں ابھی لاتا ہوں چائے"...... بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

" یہ تمہارا فلاسک ہے کہ عمرو عیار کی زنبیل کہ اس میں چائے ختم ہی نہیں ہوتی"...... عمران نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

" میں دس بارہ پیالیاں بنا کر اس میں رکھ لیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے اس نے بھی پیالی اٹھائی اور پھر گھونٹ گھونٹ چائے پینے لگا۔ عمران نے چائے کی پیالی ختم کر کے رکھی اور پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری دفاع"...... پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی

دی۔

" منکہ مسمی علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی جناب چیف آف سیکرٹ سروس مدظلہ بول رہا ہوں۔ کیا عالی جناب سیکرٹری دفاع سے میری بات ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" جی بات کریں"...... دوسری طرف سے پی اے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مشکل سے ہنسی روک کر بات کر رہا ہو۔

" ہیلو۔ احمد علی بول رہا ہوں۔ سیکرٹری دفاع"...... چند لمحوں بعد ہی سیکرٹری دفاع کی آواز سنائی دی۔

" کس کے دفاع کے سیکرٹری ہیں آپ۔ بیگم کی فرمائشوں کے دفاع کے یا بیگم کے سینڈل سے دفاع کے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم علی عمران ہی بول رہے ہو ناں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" نہیں جناب۔ علی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ میں نے بڑی مشکل سے سفارشیں کرا کرا کر اور امتحانوں میں نقلیں مار مار کر ڈگریاں حاصل کی ہیں اور آپ انہیں اہمیت ہی نہیں دے رہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ تمہارا چیف کاش مجھے مل جائے تو میں اس سے پوچھوں کہ

کیا اسے نمائندہ خصوصی بنانے کے لئے تم ہی ملے تھے۔ میں اہم میٹنگ چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہوں کہ نجانے کیا قیامت ٹوٹ پڑ اور تم اپنی ڈگریاں بتا رہے ہو"...... احمد علی نے غصیلے لہجے لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ غصہ مصنوعی ہے۔

"اب کیا کیا جائے۔ چیف کا نمائندہ خصوصی بننا اتنا آسان نہیں ہے جتنا سیکرٹری دفاع بننا کہ بس میٹنگ ہو رہی ہے اور پی جا رہی ہے اور آخر میں کل کی میٹنگ کا کہہ کر میٹنگ برخاست تنخواہیں اور الاؤنس اتنے کہ پوری قوم بے چاری ٹیکس دے دے ہلکان ہو جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تمہارا چیف ہم سے بھی زیادہ مظلوم ہو تمہیں مسلسل بھگت رہا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے گیا۔

"اسی لئے تو اس نے حکم دیا ہے کہ سیکرٹری دفاع سے خود کرو حالانکہ چیف صاحب کے منہ میں چیونگم تو نہیں ہوتی کہ ان ہونٹ چپک گئے ہیں اور وہ بول نہیں سکتے"...... عمران نے بناتے ہوئے کہا تو احمد علی شاید نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس کیونکہ عمران نے براہ راست ان پر گہرا طنز کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں اپنی خصوصی میٹنگ شروع کر دوں۔ پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ تم بعد میں فون کر لینا"...... علی نے کہا۔

"بالکل کر لیں۔ لیکن آپ کو اس عہدے سے ہٹنے میں شاید تین چار منٹ بھی نہ لگیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ارے۔ وہ کیوں۔ کیا مطلب"...... احمد علی نے چونک کر کہا۔

"چیف صاحب کو جیسے ہی میں نے رپورٹ دینی ہے کہ سیکرٹری دفاع صاحب نے آپ کے نمائندہ خصوصی کی بات سننے پر میٹنگ کو ترجیح دی ہے اور تھوڑا سا مرچ مصالحہ لگا کر آپ کی گفتگو بھی دوہراؤں گا تو آپ بہرحال اتنے سمجھ دار تو ہوں گے ہی کیونکہ حکومت نے آپ کو سیکرٹری دفاع بنا رکھا ہے کہ چیف کیا کرے گا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ وہ احکامات جاری کرنے کے لئے کسی دوسرے افسر کا محتاج نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری دھمکی نے واقعی مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اب تمہاری باتیں سنتا رہوں۔ ٹھیک ہے سناؤ"...... احمد علی نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"بلیک سٹار لیبارٹری کے بارے میں آپ کو کچھ معلوم ہے"۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میزائل سازی کی انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ لیکن کیا ہوا۔ کیا وہاں سے کوئی رپورٹ آئی ہے"۔ سیکرٹری دفاع نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں وہاں کا تفصیلی دورہ بھی کرنا چاہتا ہوں اور شاید مجھے وہاں

کے لوگوں چاہے وہ انچارج ڈاکٹر رحمت ہوں یا کوئی اور انٹرویو بھی کرنا پڑیں اور سنا ہے کہ اس کی اجازت آپ ہی دے سکتے ہیں عمران نے کہا۔

" اجازت تو تمہیں مل جائے گی۔ یہ تو تمہاری مہربانی ہے کہ نے بہرحال مجھ سے اجازت لینے کا اتنا تکلف تو کیا ہے لیکن کم از مجھے اتنا تو بتا دو کہ وہاں کیا ہوا ہے"...... احمد علی نے کہا تو عمر نے انہیں مختصر طور پر کرنل اسد کے خدشہ کے بارے میں آگاہ دیا۔

" اوہ ہاں۔ اس نے مجھے بھی فون پر رپورٹ دی تھی لیکن میرا ا بھی یہی خیال ہے کہ کرنل اسد کا خدشہ درست نہیں ہے"...... ا علی نے کہا۔

" اسی لئے تو میں خود وہاں جانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سپیشل کارڈ تمہیں ایشو کر دیتا ہوں لیکن کارڈ تمہیں کہاں پہنچایا جائے"...... احمد علی نے کہا۔

" پہلے تو یہ بتائیں کہ یہ لیبارٹری ہے کہاں"...... عمران نے ک تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

" آپ وہاں چیک پوسٹ پر کارڈ پہنچا دیں۔ میں اپنا نام بتا کر کار حاصل کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں اور کچھ"...... احمد علی ن کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب۔ ویسے محسوس تو مجھے بھی یہی ہوتا ہے کہ آپ زبردستی اسے کیس بنانے پر تلے ہوئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تو اور کیا کروں۔ آخر میں نے بھی تو گزارہ کرنا ہی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

سلاکیہ سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن کے سامنے ایک مائیکرو فلم کا رول پڑا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہ رول اسے آج صبح انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے وصول ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک لیٹر بھی تھا جس پر صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ کامیابی مبارک ہو اور اس کے نیچے نائف کا لفظ درج تھا اور یہ لفظ پڑھتے ہی چیف تھامسن سمجھ گیا تھا کہ یہ بلیک سٹار میزائل کے فارمولے کی کاپی ہے کیونکہ پاکیشیا میں اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے جو ٹیم بھیجی گئی تھی اس کا انچارج نائف تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس رول کی کیا اہمیت ہے۔ اب اسے نائف کی طرف سے فون کا انتظار تھا اور اس نے اپنے پی اے سے کہہ دیا تھا کہ جیسے ہی

نائف کی کال آئے وہ اس کی بات فوراً کرا دے اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تھامسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... تھامسن نے کہا۔

"نائف سے بات کیجئے باس"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... تھامسن نے کہا۔

"نائف بول رہا ہوں چیف۔ مائیکرو رول پہنچ گیا ہو گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ آج صبح ملا ہے۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو"۔ تھامسن نے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچ چکا ہوں اور اس وقت کافرستان سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"...... نائف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... تھامسن نے پوچھا۔

"نو باس۔ کسی کو اس کا علم تک نہیں ہو سکا"...... نائف نے جواب دیا۔

"کوئی آدمی زخمی یا ہلاک تو نہیں کیا گیا"...... تھامسن نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ہم نے خصوصی طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا"...... نائف نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ کہ کیسے کامیاب ہوئے۔ کیونکہ اعلیٰ حکام تفصیلی رپورٹ کے لئے انتہائی بے چین ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"جناب۔ میں نے پہلے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ ہم لیبارٹری کی سیکورٹی میں شامل ہو گئے تھے۔ میں نے سیکورٹی کے کیپٹن ابرار حسین کا روپ دھارا تھا اور اسے رات کو اس کے کوارٹر میں بے ہوش کر کے لٹا دیا اور ساتھ ہی اس کے دماغ میں ایکس انجکشن بھی لگا دیا تاکہ وہ کسی صورت بھی ہوش میں نہ آسکے اور پھر میں کیپٹن ابرار حسین کے روپ میں ڈاکٹر رحمت کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر رحمت اپنے بیڈ روم میں چلا گیا تھا۔ چونکہ اس کی رہائش گاہ لیبارٹری کے ساتھ ہی تھی اس لئے وہاں کسی قسم کا حفاظتی نظام نہ تھا۔ صرف اس کا ملازم تھا اور وہ بھی سونے کے لئے اپنے کوارٹر میں چلا گیا تھا۔ میں نے ڈاکٹر رحمت کی رہائش گاہ کی تلاشی لی تو وہاں ایک کمرے میں اس نے چھوٹا سا ذاتی آفس بنایا ہوا تھا۔ شاید وہ رات کو ضرورت پڑنے پر یہاں کام کرتا رہتا تھا۔ اس کی میز کی دراز سے مجھے ایک فائل مل گئی۔ اس فائل میں اس خفیہ راستے کا ذکر تھا جو اس کی رہائش گاہ سے لیبارٹری میں اس کے خصوصی آفس تک جاتا تھا اور اس فائل میں اس سیف کا بھی ذکر تھا جس میں فارمولے کی فائل موجود تھی اور اس میں یہ تفصیل بھی درج تھی کہ فائل ایسے کاغذات پر مشتمل ہے جس کی کاپی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن میرے پاس چونکہ وی ٹی آر فلم کیمرہ موجود تھا جو ایسے کاغذات سے بھی بغیر کوئی نشان ڈالے کاپی

کر سکتا ہے اس لئے میں نے وہ خفیہ راستہ کھولا اور ڈاکٹر رحمت کے خصوصی آفس میں پہنچ گیا۔ میں نے سیف کھولا، فائل اٹھائی اور اس کی فلم تیار کی۔ فائل واپس رکھ کر سیف بند کیا اور پھر اسی خفیہ راستے سے واپس ڈاکٹر رحمت کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ خفیہ راستہ بند کیا اور پھر وہاں سے نکل کر میں کیپٹن ابرار حسین کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ میرا ساتھی ٹریگار کوارٹر سے باہر ایک خصوصی راستے پر موجود تھا۔ میں نے اسے وہاں اس لئے پہنچا دیا تھا تاکہ کوئی اچانک نہ آ جائے۔ اس کے بعد ہم دونوں واپس خصوصی راستے سے باہر آئے۔ اس سے پہلے میں نے کیپٹن ابرار حسین کا لباس وغیرہ اتار کر اس کے وارڈ روب میں رکھ دیا تھا اور اپنا لباس پہن لیا تھا۔ پھر ہم بغیر کسی مداخلت کے وہاں سے نکل کر واپس شہر پہنچ گئے۔ میں نے صبح ہوتے ہی سب سے پہلے اس کاپی کو مائیکرو فلم میں تبدیل کر دیا اور اس کے بعد انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے اسے آپ کو بھجوا کر ہم ایئرپورٹ پہنچے۔ وہاں سے ہمیں کافرستان کی ٹکٹیں آسانی سے مل گئیں اور ہم کافرستان پہنچ گئے۔ یہاں بھی ہم ایک ہوٹل میں خاموشی سے رہتے رہے تاکہ فائل بھی آپ تک پہنچ جائے اور اگر ہمارے پیچھے کوئی گڑبڑ ہو رہی ہو تو ہمیں پتہ چل سکے لیکن کسی گڑبڑ کی اطلاع نہ ملی تو اب میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... نائف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم تو کافرستان پہنچ گئے ہو۔ پھر وہاں کی تفصیل کیسے معلوم کی

تم نے"...... تھامسن نے کہا۔

"میں وہاں کیپٹن ابرار حسین کے کوارٹر میں زیرو ون خفیہ جگہ پر فٹ کر آیا تھا اور ہمارا ایک ساتھی پاکیشیا میں اب بھی موجود ہے جو اس کے ذریعے چیکنگ کر رہا ہے۔یہاں پہنچ کر جب میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ کیپٹن ابرار حسین جب صبح سو کر اٹھا تو اس کی طبیعت خراب تھی۔اسے اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس نے ڈاکٹر سے میڈیکل رپورٹ لی اور ایک ہفتے کی چھٹی منظور کرا کر اپنے گاؤں چلا گیا اور اس کا ایک ساتھی اس کوارٹر میں اس کی جگہ رہ رہا ہے اور وہاں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔سب کچھ نارمل جا رہا ہے اور اب تو ہمیں فارمولے کی کاپی حاصل کئے ہوئے چار روز گزر گئے ہیں اس لئے اب تو کسی گڑبڑ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... نائف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب واقعی کوئی مسئلہ نہیں رہا۔تم نے انتہائی شاندار انداز میں مشن مکمل کیا ہے۔اب تم اپنے پاکیشیا والے ساتھی کو بھی بلوا لو اور خود بھی واپس آجاؤ"...... تھامسن نے کہا۔

"شکریہ باس"...... نائف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تھامسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور پی اے کو کہہ دیا کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے ان کی بات کرائی جائے اور یہ حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔اسے معلوم تھا

ڈیفنس سیکرٹری صاحب جب یہ ساری تفصیل سنیں گے تو وہ بھی ر
یکرٹ سروس کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرنے میں بخل
ے کام نہیں لیں گے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک ز
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ ا
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے عمران صاحب۔ آپ سنجی
ہیں"...... بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سٹار میزائل کے فارمولے کی کاپی اڑا لی گئی ہے"۔ عمرا
نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے انتہا
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں بلیک سٹار میزائل لیبارٹری سے ہی آ رہا ہوں"
عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل اسد
نے تو صرف خدشہ ظاہر کیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔ پہلے میں لیبارٹری جا کر چیک کروں گا۔
وصی چیکنگ کر لوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ اس
وازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے راستہ دانش منزل میں قائم
بارٹری کی طرف جاتا تھا اور بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
ے۔ یہ خبر واقعی اس کے لئے دھماکے سے کم نہ تھی کہ پاکیشیا میں
ئی اس قدر خفیہ لیبارٹری سے فارمولا چرا لے اور پاکیشیا سیکرٹ
وس اور ملٹری انٹیلی جنس کو اس کا علم تک نہ ہو سکے۔ تھوڑی دیر
عمران واپس آ گیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ
اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
یئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی
ی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ اس بار بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہو کہ وہ ابھی سپیشل صنعتی علاقے
شمال کی طرف ملحقہ رہائشی پلازوں میں جا کر ایسے کمروں کا جائزہ
جن کی دیواریں سپیشل صنعتی علاقے کی طرف ہوں اور خاص
ر اس علاقے کے آخری حصے کی طرف اور ان میں جو فلیٹ انہیں

خالی ملے اس کی بھرپور تلاشی لیں اور پھر مجھے وہیں سے ٹرانسمیٹر پ
رپورٹ دیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں سمجھی نہیں سر"...... جولیا نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے می
کہا۔

"میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اس لئے ذہن ک
حاضر رکھ کر بات سنا کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی تلخ ہو گیا او
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بات دوہرا دی اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا حکم ہی الجھا ہوا تھا۔ جولیا تو جولیا مجھے خو
آپ کے اس حکم کی سمجھ نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمرا
بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر میری باتیں تمہاری اور جولیا کی سمجھ میں آنا شروع ہو جائ
تو تم نے چیک دینے سے ہی انکار کر دینا ہے اور جولیا نے زبردس
تین بار یس کہنے سے گریز نہیں کرنا اور پھر تم خود سوچو کہ آمدنی ب
اور بے شمار چپاؤں میاؤں کے اور کیا ہو گا"...... عمران نے کہا
بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور عمران نے ایک بار
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا
دی۔

"پاکیشیا سے سلاکیہ کا رابطہ نمبر اور سلاکیہ کے دارالحکومت کا
بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو بے
اختیار چونک پڑا۔ چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر نے نمبر بتا دیئے تو
عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر
مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی لیکن
زبان اور لہجہ سلاکیہ کا تھا۔

"فیدم انٹرپرائزز کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے
پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک
نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ہاتھ روکا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے
کی آواز سنائی دینے لگی۔ چونکہ یہاں کے فون میں لاؤڈر کا بٹن مستقل
طور پر پریسڈ ہی رہتا تھا اس لئے خصوصی طور پر لاؤڈر کو آن نہ کرنا
پڑتا تھا۔

"فیدم انٹرپرائزز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"مینجر سے بات کرائیں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل نیلسن
بول رہا ہوں"...... عمران نے سلاکیہ زبان اور لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ مینجر رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ۔ میں ملٹری انٹیلی جنس سے کرنل نیلسن بول ہوں"...... عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... مینجر نے جواب دیا۔

"آپ کے سٹور سے ایک سپیشل ٹریسنگ زیرو ون ڈیلیور کیا ہے۔ اس کو ایک خصوصی معاملہ میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس آپ کی اوپن کمپیوٹر چٹ موجود ہے۔ میں آپ کو نمبر بتا دیتا ہوں آپ ریکارڈ چیک کر کے مجھے بتائیں کہ یہ زیرو ون آپ نے کسے ڈیلی کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ ہم تو صرف سرکاری اداروں کو ہی سامان سپلائی کیا کر ہیں۔ آپ کی ملٹری انٹیلی جنس کے لئے بھی ہمارا مال ڈیلیور ہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ چیک کر کے مجھے بتائیں کہ یہ کس کو ڈیلیور کیا گیا تھا" عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ نمبر کی تفصیل بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا تو عمران نے نمبر دوہرا دیا۔

"ہولڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتا ہوں"...... نے کہا تو عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد مینجر کی

آواز سنائی دی۔

"جی ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ یہ نمبر دوسرے مال کے ساتھ آج سے چار ماہ قبل سلاکیہ سیکرٹ سروس کو پہنچایا گیا تھا"...... مینجر نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کہاں داخل ہو گئی اس معاملے میں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ساری کارروائی سلاکیہ سیکرٹ سروس نے کی تھی۔ وہ مولے کی کاپی لے اڑے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... بلیک زیرو کے لہجے میں بے حد ت تھی۔

"اب یقیناً تمہیں تفصیل بتانا پڑے گی۔ میں بلیک سٹار میزائل ری پہنچا۔ وہاں جا کر میں نے چیکنگ کی اور فارمولے کی فائل ں نے بغور چیک کیا تو آخر کار میں نے اس پر وی ٹی آر پرنٹ کے ص نشانات چیک کر لئے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اگر واقعی کوئی ت ہوئی ہے تو یہ صرف وی ٹی آر کیمرہ ہی استعمال کیا گیا ہو گا کہ ایسے خصوصی کاغذات کی فلم صرف وی ٹی آر کیمرہ ہی بنا سکتا اور وی ٹی آر کے مخصوص نشان اس وقت تک نظر نہیں آتے

جب تک کاغذ کو گرم نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے لائٹر س
انہیں گرم کیا تو وی ٹی آر کیمرے کی ریز کے مخصوص نشانات
طور پر نظر آ گئے لیکن میں نے ڈاکٹر رحمت سے اس کا کوئی ذکر
کیا اور فائل کے الٹے رکھے جانے کو ان کی اپنی غلطی کہہ کر معا
ختم کر دیا لیکن میں بہر حال کنفرم ہو گیا تھا کہ یہاں واردات
ہے۔ پھر میں نے کیپٹن ابرار حسین کی رہائش گاہ کا باریک ب
معائنہ کیا اور پھر وہاں ایک الماری کے عقبی طرف میں نے ز
ٹریسنگ کا جدید ترین آلہ دستیاب کر لیا۔ اس آلے کی مدد
فاصلے سے بھی وہاں کی نہ صرف تصویر سکرین پر دیکھی جا سک
بلکہ وہاں کی آوازیں بھی سنی جا سکتی ہیں۔ میں نے اسے اٹھا کر
میں ڈال لیا۔ اس کے بعد میں لیبارٹری کے ڈاکٹر سے ملا اور
اس سے کیپٹن ابرار حسین کی رپورٹ کے بارے میں تفصی
ڈسکشن کی اور نتیجہ یہ نکلا کہ میں سمجھ گیا کہ کیپٹن ابرار ح
طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا لیکن چونکہ وہ ایک خاص
مرض میں مبتلا تھا اس لئے اس کا رد عمل اس انداز میں ظاہر ہو
طرح معاملات کنفرم ہو گئے اور میں واپس آ گیا۔ اب اصل
تھا کہ یہ واردات کس نے کی ہے۔ چنانچہ میں نے یہاں لیبارٹر
اس زیرو ون کی باریک بینی سے چیکنگ کی تو اس پر ایک خ
سٹیکر نظر آ گیا جس پر سلاکیہ کے فیدم انٹرپرائزز کا نام درج
ساتھ ہی سیل کا کمپیوٹرائزڈ نمبر بھی تھا اور اب تمہارے سا

ہے کہ یہ زیرو ون سلاکیہ سیکرٹ سروس کو ڈیلیور کیا گیا...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی آپ پر قاتلانہ حملے اس لئے کرائے گئے تھے کہ آپ ادھر الجھے رہیں اور وہ لوگ اپنا کام کر جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات فائنل ہو گئی ہے کہ ماروے کی سرکاری ایجنسی کے چیف سٹینلے کو اس کام کے لئے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے کہ اگر میں ہلاک ہو گیا تب بھی ان کو فائدہ ہو گا اور اگر نہ ہوا تب بھی فائدہ ہو گا کہ ہم ماروے اور اس روزی کے چکر میں ہی الجھ کر رہ جائیں گے۔ لیکن یہ ساری واردات جس انداز میں کی گئی ہے اس نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ کسی کو نہ زخمی کیا گیا اور نہ کسی کو ہلاک کیا گیا اور فارمولے کی کاپی اڑا لی گئی"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ کیا کریں گے۔ کیا وہاں سے فارمولے کی کاپی واپس لائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے لانے کی۔ اگر سلاکیہ یہ میزائل تیار بھی کر لے گا تو اس سے پاکیشیا کو کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ بناتے رہیں وہ بھی سٹار میزائل"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا ٹرانسمیٹر پر کال آنے کا اشارہ آنے لگا اور عمران سمجھ گیا کہ صفدر کی طرف سے کال ہو گی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ صفدر کالنگ ۔ اوور "...... صفدر کی آ
دی ۔

" یس ۔ چیف اٹنڈنگ یو ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "......
نے بٹن دباتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" چیف صرف ایک رہائشی فلیٹ ایسا ہے جس کی عقبی د
کھڑکی کا رخ سپیشل صنعتی علاقے کے آخری حصے کی طرف
فلیٹ اس وقت خالی ہے لیکن یہاں ایسے آثار موجود ہیں ک
فلیٹ آج ہی خالی کیا گیا ہے ۔ بہرحال اس فلیٹ کی تفصیلی ت
وہاں ایک چھوٹا سا کارڈ ملا ہے جس پر سیاہ رنگ کے دوڑ
گھوڑے کی تصویر ہے اور نیچے اس پر اٹھارہ نمبر کے الفاظ در
اس کے علاوہ اس پورے فلیٹ میں اور کوئی چیز نہیں ملی ۔
صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" معلوم کرو کہ اس فلیٹ میں کون رہائش پذیر رہا ہ
اسے شہر میں ٹریس کرنے کی بجائے ایئرپورٹ پر چیکنگ کر
رپورٹ دو ۔ کارڈ کیپٹن شکیل کے ذریعے دانش منزل پہنچا
اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

" یہ خصوصی نشان تو سلاکیہ سیکرٹ سروس کا ہی ۔
صاحب "...... بلیک زیرو نے کہا ۔

" ہاں ۔ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے "...... عمران نے ک

" لیکن آپ نے کیسے اس فلیٹ کو ٹریس کرنے اور اس

کے لئے کہا تھا ۔ اس کا کیا پس منظر تھا "...... بلیک زیرو نے کہا ۔

" زیرو ون کی چیکنگ رینج ایک ہزار میٹر ہوتی ہے اور میں نے
واپسی پر یہ چیک کر لیا تھا کہ ایک ہزار میٹر کی رینج میں رہائشی پلازہ
آتے ہیں لیکن میں اس زیرو ون کو یہاں لیبارٹری میں چیک کرنا
چاہتا تھا اس لئے میں نے خود وہاں جانے کی بجائے صفدر کو وہاں بھجوا
دیا اور تم نے دیکھا کہ صفدر نہ صرف درست جگہ پر پہنچ گیا بلکہ اس
نے وہاں سے کارڈ بھی تلاش کر لیا "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو
نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" داور بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز
سنائی دی ۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں
جناب "...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" دو چار ڈگریاں اور بھی لے لیتے تو کم از کم مجھے معلوم ہو جاتا کہ
آکسفورڈ کتنی ڈگریاں مجموعی طور پر جاری کر سکتی ہے "...... سرداور
نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" آکسفورڈ یونیورسٹی نے تو کوشش کی تھی لیکن میں نے سوچا کہ
پھر مجھے خواہ مخواہ ایک مصنوعی سر کا بوجھ بھی باقی ساری عمر اٹھانا
پڑے گا اس لئے میں نے انکار کر دیا "...... عمران نے جواب دیا تو
دوسری طرف سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔ وہ سمجھ گئے

تھے کہ عمران نے ان کے سر کے خطاب پر طنز کیا ہے۔

" یہ مصنوعی سر کم از کم تمہارے اس سر کو تو لیول پر رکھتا"۔ سرداور نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو آپ کو ابھی تک خوش فہمی ہے کہ آپ لیول میں ہیں"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو اس بار سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" بہرحال بہت باتیں ہو گئیں۔ اب بتاؤ کیوں فون کیا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

" یہاں پاکیشیا میں بلیک سٹار میزائل تیار کرنے کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ کیا آپ کو اس کے متعلق معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں۔ تمہیں اس لیبارٹری سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... سرداور نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ صرف اتنا بتائیں کہ اس لیبارٹری میں بلیک سٹار میزائل کے جس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اگر یورپ کا ایک ملک سلاکیہ یہاں سے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے سلاکیہ میں اسے تیار کر۔ تو اس سے پاکیشیا کو کیا کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو۔ الجھی ہوئی بات کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... سرداور نے کہا۔

" تو کھل کر بات سن لیجئے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے لیبارٹری سے فارمولے کی کاپی چرائے جانے کی تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ چیف نے جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق یہ کارروائی سلاکیہ سیکرٹ سروس نے کی ہے۔

" لیکن وہاں لیبارٹری میں تو کسی کو معلوم ہی نہیں ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بات ڈاکٹر رحمت سے ہوئی ہے"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انہیں تو شک تک نہیں پڑا اور میں نے بھی جان بوجھ کر انہیں نہیں بتایا کہ اس طرح ان کا اعتماد ختم ہو سکتا ہے۔ اصل فارمولا بہرحال محفوظ ہے۔ صرف اس کی کاپی حاصل کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویسے تو سلاکیہ اگر یہ میزائل بنا لے تو ہمیں اس سے بظاہر تو کوئی نقصان نہیں ہے لیکن یہ سوچ لو کہ سلاکیہ کے اسرائیل اور کافرستان دونوں ملکوں سے بڑے گہرے تعلقات ہیں اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے سلاکیہ میں میزائل سازی کی نہ کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔ ابھی سلاکیہ میزائل سازی میں داخل ہی نہیں ہوا اور کہاں سٹار میزائل، جو میزائل سازی کی انتہائی جدید ترین شکل ہے"...... سرداور نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ بن گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں

نے یہ فارمولا کسی اور کے لئے حاصل کیا ہے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تو میں بتا سکتا ہوں۔ مزید اور کچھ نہیں کہہ سکتا"...... سرداور نے کہا۔

"بہرحال آپ اس بات پر تو کنفرم ہیں کہ سلاکیہ ابھی میزائل سازی کے دور میں داخل نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو کنفرم بات ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ کیسے وہاں سے کاپی لے کر آئیں گے۔ وہاں وہ اس کی سینکڑوں کاپیاں بھی کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ جس مخصوص کیمرے سے کاپی بنائی گئی ہے اس کی مزید کاپی نہیں بنائی جا سکتی اس لئے یہی ایک کاپی ہی رہے گی چاہے جہاں بھی جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... سرسلطان نے عمران کی سنجیدگی کی وجہ سے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل اسد کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ میں نے ذاتی طور پر وہاں جا کر چیکنگ کی ہے۔ سٹار میزائل کے فارمولے کی کاپی کی گئی ہے اور اس انداز میں کی گئی ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے اور چیف نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ یہ کام سلاکیہ سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں نے سرانجام دیا ہے۔ میں نے سرداور سے بات کی ہے۔ سرداور نے مجھے بتایا ہے کہ سلاکیہ کے تعلقات اسرائیل اور کافرستان سے بڑے گہرے ہیں جبکہ سلاکیہ ابھی خود میزائل سازی کے دور میں داخل ہی نہیں ہوا۔ وہاں عام میزائل بنانے کی لیبارٹری یا فیکٹری نہیں ہے تو سٹار میزائل وہ کیسے تیار کر سکتے ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ وزارت خارجہ کے انچارج ہیں۔ آپ بتائیں کہ سلاکیہ کے پاکیشیا اور سلاکیہ کے اسرائیل اور کافرستان کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ سلاکیہ یورپ کا ملک ہے اور پاکیشیا سے اس کے

تعلقات بھی واجبی سے ہیں جبکہ واقعی وہ اسرائیل کا بہت بڑا حمایتی ہے اور اسرائیل کے ساتھ اس کے تعلقات ہر سطح پر گہرے ہیں۔ البتہ کافرستان کے ساتھ اس کے تعلقات ایسے نہیں ہیں کہ جیسے اسرائیل کے ساتھ ہیں۔ البتہ پاکیشیا سے بہرحال زیادہ گہرے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سلاکیہ نے یہ فارمولا کافرستان کی خاطر حاصل کیا ہے یا اسرائیل کی خاطر"...... عمران نے کہا۔

"اسرائیل سے بھی یہ فارمولا کافرستان پہنچ سکتا ہے اور وہ اس کا اینٹی نظام بھی تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح اس میزائل پر ہونے والا پاکیشیا کا تمام کام بے کار ہو کر رہ جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ فارمولا وہاں پہنچ چکا ہے۔ وہاں اس کی سینکڑوں کاپیاں بھی ہو سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رحمت ہیں ناں"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تم کہاں سے فون کر رہے ہو"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"دانش منزل سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی دس پندرہ منٹ بعد تمہیں خود فون کرتا ہوں۔ مجھے ایک بات یاد آگئی ہے۔ میں اسے کنفرم کر لوں پھر بات

کروں"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ ایئر پورٹ سے"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اس فلیٹ میں ایک غیر ملکی رہائش پذیر رہا ہے۔ اس کا نام ڈونلڈ تھا۔ اس کا حلیہ وغیرہ معلوم کرنے کے بعد میں نے ایئر پورٹ سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس حلیئے کا آدمی جس کا نام جیکب تھا آج صبح پاکیشیا سے سلاکیہ روانہ ہوا ہے۔ اس نے براہ راست سلاکیہ کا ٹکٹ خریدا تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اس کے کاغذات میں سلاکیہ کا کیا پتہ درج ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ریجنٹ کلب ویسٹ سٹریٹ سراگ درج ہے"...... صفدر نے بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم واپس آجاؤ۔ یہاں کا کام مکمل ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ پتہ درست ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں سر سلطان کی کال سن لوں پھر اس کو کنفرم کروں گا۔ اگر

یہ پتہ واقعی درست ہے تو پھر ہمارے لئے خاصا فائدہ مند ثابت ہ
گا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیو
اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں ہو گا"....... سر سلطان
آواز سنائی دی۔

"وہ آپ کی سلطنت سے بھاگ کر جا بھی کہاں سکتا ہے"۔ عمرا
نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ میری ڈاکٹر رحمت سے بات ہوئی ہے۔ وہ تو اس
یقین کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کہ فارمولے کی کاپی ہو سک
ہے"....... سر سلطان نے کہا۔

"انہیں چھوڑیں۔ میں نے انہیں بتایا ہی نہیں تاکہ وہ اعتماد
کام کرتے رہیں۔ آپ نے ان سے کیا بات کی ہے"....... عمران
کہا۔

"اصل میں مجھے یاد آ گیا تھا کہ ایک بار سرداور کے ساتھ ایک
ہوٹل میں ڈاکٹر رحمت سے ملاقات ہوئی تھی اور ان سے دور
عزیزداری بھی نکل آئی اور سٹار میزائل کے بارے میں بھی بات چیت
ہوتی رہی تھی۔ وہاں ذکر چلا تھا کہ انہوں نے اصل فارمولا لیبارٹر
میں رکھ کر رسک لیا ہے۔ یہ فارمولا چرایا بھی جا سکتا ہے اور اس

سکتی ہے جس پر ڈاکٹر رحمت نے کہا تھا کہ اول تو اس کی
د سکتی اور اسے کسی صورت چرایا بھی نہیں جا سکتا کیونکہ
سخت حفاظتی نظام موجود ہے لیکن اگر کسی طرح چوری
، تو کوئی اور ملک اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ اس
بنیادی حصہ علیحدہ محفوظ کیا گیا ہے۔ اس وقت تو بات
ئ لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے اچانک یہ بات یاد آ
نے ڈاکٹر رحمت سے بات کی ہے۔ ڈاکٹر رحمت نے بتایا
د وہ بنیادی حصہ علیحدہ رکھا گیا تھا لیکن پھر جب اس کی
تو اسے واپس اس فارمولے میں شامل کر دیا گیا تھا اس
فارمولا جو لیبارٹری میں موجود ہے وہ مکمل ہے"۔
، کہا۔

ھیک ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر سلاکیہ میزائل
یدان میں شامل نہیں ہے تو پھر اس نے کس ملک کے
حاصل کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

تر ہے کہ تم ڈاکٹر رحمت سے خود بات کر لو۔ شاید اس
ل آئے کیونکہ یہ انتہائی خوفناک بات ہے کہ اس قدر
سسٹم کافرستان یا اسرائیل کے پاس پہنچ جائے"۔
کہا۔

ہے۔ اب بات کرنا پڑے گی۔ اللہ حافظ"....... عمران
یڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر رحمت سے بات کرائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر رحمت بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر رحمت کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ عمران نے انہیں زیرو ون کی بازیابی سے لے کر ساری صورت حال بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ واقعی فارمولے کی کاپی حاصل کر لی گئی ہے۔ ویری بیڈ"...... ڈاکٹر رحمت نے کہا۔

"ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کاپی سلاکیہ کے ایجنٹوں نے حاصل کی ہے اور ہم یہ کاپی بھی لا سکتے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے ڈاکٹر صاحب کہ سلاکیہ تو میزائل سازی کے قابل ہی نہیں ہے اس نے کیوں یہ فارمولا حاصل کیا ہے اور کس کے لئے حاصل کیا ہے۔ کیا اسرائیل یا کافرستان کے لئے اس نے ایسا کیا ہے یا کسی اور کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"پھر یہ بات کنفرم ہے کہ فارمولا سلاکیہ نے اپنے لئے حاصل کیا ہے۔" ڈاکٹر رحمت نے کہا۔

"بتایا تو یہی جا رہا ہے کہ وہ میزائل سازی کی دوڑ میں شامل ہی نہیں ہے۔ پھر اپنے لئے وہ کیوں ایسا کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"گزشتہ سال میں ایک سائنس کانفرنس کے سلسلے میں ایکریمیا گیا۔ وہاں سلاکیہ کے ایک سائنس دان نے مجھے آفر کی کہ میں سلاکیہ میں میزائل سازی پر کام کروں۔ وہ مجھے منہ مانگا معاوضہ اور سہولیات دیں گے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اسرائیل اور کافرستان کی مدد سے سلاکیہ میزائل سازی پر کام شروع کر چکا ہے لیکن میں نے انکار کر دیا"...... ڈاکٹر رحمت نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ بات طے ہو گئی کہ سلاکیہ نے یہ فارمولا اپنے لئے حاصل کیا ہے۔ اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اسرائیل اور کافرستان کی مدد سے میزائل سازی کا مطلب ہے کہ وہ بھی اس فارمولے کو حاصل کرے گا"...... بلیک زیرو نے

"ہاں۔ اور اب فوری طور پر یہ فارمولا سلاکیہ سے واپس لانا ہوگا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں

"تم صدیقی، خاور، چوہان اور نعمانی کو الرٹ کر دو کہ و
اہم مشن پر سلاکیہ جانے کے لئے تیار رہیں۔ عمران انہیں لیڈ
گا"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو چونک پڑ
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ اس بار آپ نے ٹیم کیوں بدل دی ہے"...... جو
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ معاملات تمہارے سوچنے کے نہیں ہیں۔ میرے پاس
اطلاعات موجود ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ صفدر وغیرہ کو
مصروف رہنا پڑے"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا ا
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے ٹیم کیوں بدل دی ہے۔ کیا اس کی کوئی خا
ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ اگر وہاں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ
کافرستان پہنچ گیا ہے تو پھر وہاں صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن
کو فوری بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ وہاں میری عدم موجودگی میں ز
انداز میں کام کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک ز
اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا ا

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک بار پھر سلاکیہ زبان میں جواب دیا
گیا۔

"ریجنٹ کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک
بار پھر مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریجنٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"مسٹر جیکب سے بات کرائیں۔ میں گریٹ لینڈ سے ان کا
دوست پارٹن بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
مردانہ آواز سنائی دی۔

"پارٹن بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے"...... عمران نے بڑے
بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"پارٹن۔ کون پارٹن۔ مجھے تو یاد نہیں آرہا"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"حیرت ہے مسٹر جیکب۔ آپ سے دو سال قبل انٹر گرانڈ ہوٹل
میں ملاقات ہوئی تھی اور آپ نے خود ہی ریجنٹ کلب کا نام اور فون
نمبر دیا تھا کہ اگر میں سلاکیہ آؤں تو آپ سے ضرور ملوں۔ اب آپ کو

یاد ہی نہیں آرہا"...... عمران نے کہا۔

"دو سال قبل۔ اچھا ہو گا۔ فرمائیے"...... جیکب نے کہا۔

"اگر آپ کو یاد نہیں آرہا تو ٹھیک ہے۔ پھر تو مزید بات کرنا فضول ہے۔ سوری۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو کنفرم ہو گیا کہ ریجنٹ کلب میں بہرحال جیکب موجود ہے۔ اب اس کے ذریعے کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھامسن اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل دیکھنے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... تھامسن نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو تھامسن چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"۔ تھامسن نے چونک کر کہا۔

"باس۔ ریجنٹ کلب کے فون پر ایک کال آئی ہے۔ کوئی پارٹن ویسٹ لینڈ سے بول رہا تھا۔ اس نے پہلے تو بے تکلفانہ انداز میں بات کی لیکن جب میں نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا تو اس نے معذرت کی اور فون بند کر دیا جس پر مجھے شک پڑا تو میں نے چیکنگ مشین سے چیک کیا تو میں یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ کال

گریٹ لینڈ سے نہیں بلکہ پاکیشیا سے کی جا رہی تھی لیکن پاکیشیا کا فون نمبر کمپیوٹر چیک نہیں کر سکا جہاں سے کال کی جا رہی تھی"۔ جیکب نے کہا تو تھامسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ پاکیشیا سے تمہیں کال کی گئی ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ان کی نظروں میں آ گئے ہو"...... تھامسن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کن کی نظروں میں باس"...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کی نظروں میں۔ ورنہ پاکیشیا سے تمہیں کال کیوں کی جاتی جبکہ کال کرنے والا تمہارا واقف بھی نہ تھا"...... تھامسن نے کہا۔

"لیکن باس پاکیشیا میں تو میں کسی کے بھی سامنے نہیں آیا۔ میں تو سائنسی چیکنگ پر مامور تھا اور لیبارٹری سے کافی فاصلے پر ایک رہائش گاہ میں رہ کر چیکنگ کرتا رہا۔ وہاں میرا نام ڈونلڈ تھا اور کسی کو بھی وہاں مجھ پر شک نہیں پڑ سکتا تھا"...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ بہرحال ضرور ہوا ہے۔ کس طرح انہیں تمہارے بارے میں علم ہوا ہے۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن انہوں نے یہ کال کر کے کنفرم کر لیا ہے کہ تم ریجنٹ کلب میں ہو۔ ہو"...... تھامسن نے کہا۔

"تو پھر باس مجھے کیا کرنا چاہئے"...... جیکب نے کہا۔

"فی الحال تم محتاط رہو۔ میں تمہیں بعد میں تفصیلی ہدایات دوں گا"...... تھامسن نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"نائف جہاں بھی موجود ہو اسے فوری طور پر یہاں آفس میں بھیجو"...... تھامسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پاکیشیا سے جیکب کے نام کال اور اس کی کنفرمیشن سے وہ بری طرح چونک پڑا تھا۔ اس کے ذہن میں بگولے سے ناچنے لگ گئے تھے کیونکہ اب تک وہ اس لئے مطمئن تھا کہ مشن اس انداز میں مکمل ہوا ہے کہ نہ ہی وہاں ملٹری انٹیلی جنس کو معلوم ہوا ہے اور نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو۔ ویسے اس نے ماروے کی فاکا ایجنسی کے ذریعے عمران کو الجھانے کا بندوبست بھی کر دیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ عمران کو اس میں الجھا دیا گیا ہے اور یہ بات بھی اسے معلوم تھی کہ ماروے والے معاملے اور اس مشن کے درمیان کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں بنتا تھا۔ اس کے باوجود جیکب کے پاس آنے والی اس کال نے اسے ذہنی طور پر بے حد پریشان کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... تھامسن نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور چوڑے کاندھوں اور گھنگریالے بالوں والا ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی طرح چوڑا تھا۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک موجود تھی۔ یہ نائف تھا۔ سلاکیہ سیکرٹ سروس کا چیف ایجنٹ اور اس نے اپنی کارکردگی سے نہ صرف سلاکیہ بلکہ دیگر ممالک کی تنظیموں میں بھی بے حد شہرت حاصل کی ہوئی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی نائف نے تھامسن کو سلام کیا۔

"بیٹھو نائف"...... تھامسن نے کہا تو نائف میز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"انتہائی اہم اور چونکا دینے والی اطلاع ملی ہے مجھے"...... تھامسن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا باس"...... نائف نے چونکے بغیر مسکراتے ہوئے کہا تو تھامسن نے جیکب کو آنے والی کال کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ کال پاکیشیا کے ایجنٹوں کی طرف سے تھی اور انہیں جیکب کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے"...... نائف نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔

"ہاں۔ حالانکہ تمہاری رپورٹ کے مطابق وہاں کسی کو کانوں کان بھی اس بات کی خبر نہیں ہو سکی تھی کہ کوئی مشن بھی مکمل کیا

ہے یا نہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ یہ حقیقت ہے۔ ویسے بھی جیکب کا اس مشن کے کسی طرح کا کوئی براہ راست تعلق نہیں رہا۔ اس سے بات بھی خصوصی ٹرانسمیٹر پر ہوتی رہی ہے اس لئے اگر جیکب کے ے میں انہیں کچھ معلوم ہوا بھی ہو گا تب بھی بہرحال اس کا کوئی مشن سے نہیں ہو سکتا اور پھر جیکب ریجنٹ کلب کا مالک اور بھی ہے اور سلاکیہ کا معروف غنڈہ بھی۔ اس کا پورا سینڈیکیٹ اس لئے اس پر تو کسی طرح بھی کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ ا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے"...... نائف نے ب دیا۔

"اوہ۔ واقعی تم نے میری پریشانی دور کر دی ہے"...... تھامسن ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس اگر آپ گہرائی میں تجزیہ کریں اور فرض کیا جائے کہ ن یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فارمولے کی کاپی سلاکیہ پہنچ گئی ہے تو لیہ تو میزائل سازی کے دور میں شامل ہی نہیں ہوا اس لئے لہ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سلاکیہ نے یہ فارمولا کسی اور کے لئے حاصل کیا ہے اور کاپی لازماً وہاں پہنچ چکی ہو گی۔ دوسری یہ کہ اس کاپی کی آگے ہزاروں کاپیاں بنائی جا سکتی ہیں اس لئے س کس کاپی کو واپس لانے کے لئے کام کریں گے"...... نائف کہا تو تھامسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں حقائق کا علم نہیں ہے۔ بہرحال تم نے میری پریشانی دور کر دی ہے"...... تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سے حقائق باس"...... نائف نے چونک کر کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کیمرے سے تم نے فارمولے کی کاپی بنائی ہے یہ خصوصی ساخت کا کیمرہ ہے اور اس سے بنائی جانے والی فلم کی مزید کاپی کسی صورت نہیں بن سکتی۔ البتہ ہاتھ سے لکھا ضرور جا سکتا ہے لیکن اس میں بہرحال غلطی کا امکان رہ جاتا ہے اور اس قدر پیچیدہ سائنسی فارمولے میں معمولی سی غلطی پورے فارمولے کو تباہ کر دیتی ہے اس لئے تمہاری یہ بات کہ کاپی سے آگے ہزاروں کاپیاں بنائی جا سکتی ہیں غلط ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ فارمولا سلاکیہ نے اپنے لئے حاصل کیا ہے کسی اور ملک کے لئے حاصل نہیں کیا۔ البتہ تمہاری یہ بات درست ہے کہ سلاکیہ ابھی میزائل ٹیکنالوجی کے دور میں شامل نہیں ہوا لیکن اب سلاکیہ سٹار میزائل تیار کرنے کے لئے لیبارٹری قائم کر چکا ہے اور اس کی فیکٹری بھی۔ لیکن ان میں ہونے والا تمام کام کافرستان اور اسرائیل دونوں کی مدد سے ہو رہا ہے۔ اسرائیل ہمیں اس سٹار میزائل لیبارٹری اور فیکٹری کے لئے مشینری فراہم کر رہا ہے جبکہ کافرستان کے سائنس دان ہمارے سائنس دانوں کو اس سلسلے میں ٹریننگ بھی دیں گے اور ہمارے ساتھ مل کر کام بھی کریں گے۔ اصل مسئلہ فارمولے کا

جس کا حصول اسرائیل اور کافرستان دونوں کے نقطہ نظر سے ناممکن تھا کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے بے حد خوفزدہ ہیں لیکن میں نے اعلیٰ حکام کے سامنے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ فارمولا یہاں پہنچے گا اور تم نے میرے اس دعوے کو درست ثابت کر دیا اور فارمولا یہاں پہنچ گیا۔ یہ فارمولا میں نے ڈیفنس سیکرٹری کو پہنچا دیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے لامحالہ اسے سٹار لیبارٹری میں پہنچا دیا ہوگا جس کا مجھے بھی علم نہیں ہے کیونکہ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"۔ تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو میرے لئے خوشگوار اطلاع ہے باس کہ سلاکیہ نہ صرف میزائل سازی کے دور میں شامل ہو رہا ہے بلکہ اس کا آغاز بھی دنیا کے جدید ترین سٹار میزائل سے کر رہا ہے"...... نائف نے کہا۔

"اب جیکب کا کیا کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جیکب کو انڈر گراؤنڈ کر دیا جائے"...... تھامسن نے کہا۔

"وہ کس لئے"...... نائف نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ پاکیشیا کی کوئی ایجنسی اگر یہاں پہنچ بھی جائے تو وہ جیکب کے ذریعے مجھ تک نہ پہنچ سکے"...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ باس۔ اس سے اچھا موقع اور کیا مل سکتا ہے۔ اگر کوئی جیکب کے پاس پہنچے گا تو یہ ہمارے لئے بہترین موقع ہو گا کہ ہم انہیں آسانی سے کور کر سکتے ہیں۔ جیکب اول تو خود بے حد ہوشیار

ایجنٹ ہے۔ اس کے باوجود میں اس کی خفیہ نگرانی کا حکم دے دیتا ہوں۔ اس طرح جو بھی آئے گا سیدھا پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آگرے گا"...... نائف نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ واقعی نیا پہلو ہے۔ گڈ شو نائف۔ ٹھیک ہے اب یہ سارا کام تم نے کرنا ہے۔ جو ایجنسی بھی آئے اسے کسی صورت بچ کر زندہ واپس نہیں جانا چاہئے"...... تھامسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس"...... نائف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے"...... تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور نائف واپس چلا گیا۔ تھامسن نے اطمینان بھرے انداز میں ایک فائل اٹھائی اور اسے سامنے رکھ کر اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس کی ساری پریشانی نائف کی وجہ سے دور ہو گئی تھی۔ اسے نائف کی صلاحیتوں کا علم تھا کہ اب نائف خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا۔

یشیا سے سلاکیہ کا سفر ہوائی جہاز کے ذریعے بے حد طویل
لاکیہ پہنچنے تک جہاز کو دو جگہوں پر رکنا پڑتا تھا جہاں نہ صرف
مکمل چیکنگ کی جاتی تھی بلکہ اس میں فیول بھی بھرا جاتا تھا
ے مسافر اس دوران ایئرپورٹ کے ایک مخصوص حصے میں
ھے اور وہاں ایئر کمپنی کی طرف سے انہیں مشروبات وغیرہ پیش
تے تھے۔ اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت دوسرے
کے ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ وہ سب مشروب پینے میں مصروف
ران کے ساتھ جولیا، صدیقی، چوہان، خاور اور نعمانی تھے۔ جولیا
ستا ہوا تھا۔ البتہ باقی سب افراد کے چہروں پر مسرت کے
نمایاں تھے۔

عمران صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ چیف نے ہمیں بھی کسی اہم
ر بھیجا تو سہی ورنہ تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ ہم حتمی طور پر ناکارہ

قرار دیئے جا چکے ہیں"...... چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ سب کچھ مس جولیا کی وجہ سے ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ سارے ساتھی بے اخ چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ میری وجہ سے کیا ہوا ہے"...... جولیا نے حیر بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ خود ہی تو تم چیف سے لڑ پڑیں کہ صدیقی، چوہا نعمانی اور خاور میں کیا صلاحیتیں نہیں ہیں۔ آخر انہیں کیوں اہم م پر نہیں بھیجا جاتا۔ ہر بار ایک ہی ٹیم کو کیوں بھیج دیا جاتا ہے جب چیف نے تمہاری بات مان لی تو اب کہہ رہی ہو کہ میری سے کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔ میں نے ا کچھ نہیں کہا۔ چیف نے خود ہی مجھے فون کر کے کہا کہ اس بار یہ ساتھ جائے گی جس پر میں نے اس سے پوچھا کہ ٹیم کی تبدیلی کی ک خاص وجہ ہے تو چیف نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں یہاں مصروف رہنا پڑے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے۔ پھر تمہارا چیف جھوٹ بولتا ہے۔ اس نے مجھے خود ہے کہ جولیا مجھ سے لڑ پڑی تھی اس لئے میں نے ٹیم تبدیل کر ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ جو کچھ ہوا اور جیسے بھی ہوا بہرحال ہمیں خو

ہمیں کام کرنے کا موقع تو ملے گا"...... صدیقی نے کہا۔

ولیا۔ پوچھ لو"...... عمران نے کہا تو جولیا اور دوسرے یک بار پھر چونک پڑے۔

یا مطلب۔ کیا پوچھ لیں مس جولیا سے"...... صدیقی اور نے کہا۔

ہلے جو ٹیم میرے ساتھ جاتی تھی انہیں جولیا سمیت یہی گلہ رہتا یں انہیں کام کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا اور انہوں نے چیف سے اس بات کی شکایت کر دی اور جولیا نے کہا کہ وہ ے بغیر کام کریں گے اور پھر ایک کیس میں تو چیف نے اس ے احتجاج پر مجھے لیڈر شپ سے ہی ہٹا دیا تھا اس لئے اب جولیا گی کہ تمہیں بھی کام کرنے کا موقع ملے گا یا نہیں"...... عمران ا۔

اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ تو یہ تم ہو کہ جس نے پہلی ٹیم لاف سازش کی ہے۔ یقیناً چیف کے کان بھر دیئے ہوں ...... جولیا نے چونک کر اور غصیلے لہجے میں کہا۔

ارے۔ ارے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ سب لوگ سیکرٹ سروس رکان ہیں۔ اب یہ چیف جانتا ہے کہ کون کس مشن پر کام ے کے لئے بہتر رہے گا اور کون کہاں۔ اگر میرے کہنے پر چیف ٹیم شروع کر دے تو میں تو اکیلا ہی جانے کو ترجیح دوں گا کہ اس سارا خرچہ مجھ اکیلے کو ہی مل جائے گا اور میرا بھی کچھ ادھار کم ہو

جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" مس جولیا۔ اگر آپ ہماری وجہ سے بور ہو رہی ہیں تو ہم
آئندہ چیف کو انکار کر دیا کریں گے۔ اس بار تو مجبوری ہے کہ ا
اگر انکار کیا تو مشن کو نقصان پہنچے گا"...... صدیقی نے کہا تو جولیا
اختیار اچھل پڑی۔

" تم بھی اس کے کہنے میں آگئے ہو۔ اس کا تو کام ہی ہمیں آپ
میں لڑانا ہے۔ تم سب میرے ساتھی ہو اور مجھے تم سب کے سا
کام کرنے میں لطف آتا ہے۔ یہ درست ہے کہ طویل عرصے
بیرونی مشن میں تمہاری بجائے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ساتھ
رہے ہیں اس لئے ان کے ساتھ بیرونی مشن میں خاصی ذہنی ہم آہنگ
ہو گئی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تمہارے ساتھ کام کر
پسند نہیں کرتی"...... جولیا نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اگر پسند نہیں کرتیں تو تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج ر
ہیں"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

" جسے تم بارہ بجنے کا کہہ رہے ہو یہ کیفیت تنویر کی عدم موجود
کی وجہ سے ہے"...... جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ بے چارہ تنویر"...... عمران
یکلخت بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

" کیوں۔ کیا ہوا ہے تنویر کو جو وہ بے چارہ بن گیا ہے"۔ جو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کے فراق میں تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے تو تنویر کی
ہو رہی ہو گی اور پھر تم تو یہاں ساتھیوں کے ساتھ ہو۔ وہ
پنے فلیٹ میں ہو گا اور اکیلے آدمی پر جب یہ دورہ پڑے تو وہ
بھی کر سکتا ہے اور جو خودکشی کرتا ہے تو وہ بے چارہ تو ہوتا
...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا
ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

تمہیں سمجھے۔ میں تو یہ چاہتی تھی کہ تمہیں تنگ کروں
جیسا ڈھیٹ بھلا اور کون ہو سکتا ہے۔ تم پر کسی بات کا اثر
ہوتا"...... جولیا نے کہا۔

ن جولیا۔ عمران صاحب تنویر کو درست طور پر بے چارہ کہہ
ں۔ اب دیکھو خود تو آپ کو ساتھ لے آئے ہیں لیکن تنویر کو
وڑ دیا ہے حالانکہ ٹیم تبدیل ہونے پر آپ کی بجائے صالحہ کو
چاہئے تھا"...... صدیقی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

ر بے چارہ صفدر بن جاتا"...... عمران نے فوراً ہی کہا تو سب
بار ہنس پڑے۔

یا تم واقعی خصوصی طور پر چیف کو کہہ کر مجھے ساتھ لے آئے
۔ جولیا نے یکلخت انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

ں نے تو چیف سے کہا تھا کہ وہ خواہ مخواہ ایک خاتون کو بخ
پر ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ ہم سب مرد ہی کافی
تا چیف نے کہا کہ جولیا کا ساتھ جانا اس لئے ضروری ہے کہ

جولیا رپورٹنگ بہت اچھی کرتی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت مایوسی اور
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید عمران کے ایسے جواب نے اس
جذبات کو شدت سے مجروح کر دیا تھا لیکن اسی لمحے فلائٹ کی ر
کا اعلان ہونے لگا اور وہ سب اٹھ کر مخصوص گیٹ کی طرف بڑھ
اور تھوڑی دیر بعد وہ سب طیارے میں پہنچ گئے تھے۔

" صدیقی۔ اب تم عمران کے ساتھ بیٹھو گے۔ میں تمہاری
خاور کے ساتھ بیٹھوں گی"...... جولیا نے کہا اور اس سیٹ پر بیٹھ
جس پر پہلے صدیقی بیٹھ کر یہاں تک آیا تھا۔

" آپ شاید ناراض ہو گئی ہیں مس جولیا۔ عمران صاحب
باتوں پر ناراض نہ ہوا کریں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے

" مجھے کیا پرواہ ہے اس کی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے
جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے و
معاملے سے قطعاً لاتعلق ہو۔ صدیقی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو تھو
دیر بعد جہاز ہوا میں پرواز کرنے لگا تو سب نے بیلٹیں کھول دیں۔

" عمران صاحب۔ چیف نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ یہ
سلاکیہ سیکرٹ سروس کے خلاف ہے لیکن سلاکیہ سیکرٹ سرو
حدود اربعہ کیا ہے"...... صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس کے شمال میں گیم کلب ہے، جنوب میں لارڈ کیسینو۔
مغرب میں سڑک ہے اور مشرق میں ریجنٹ کلب"۔ عمران

ہے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس
ا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ریجنٹ کلب اور لارڈ کیسینو ان کے اہم
ے ہیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم تو بڑے ذہین آدمی ہو۔ خواہ مخواہ چیف آج تک
حمقوں کی ٹیم ساتھ بھیجتا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب پلیز۔ مس جولیا کو غصہ نہ دلائیں۔ وہ ہماری
ڈپٹی ہیں اور ہم سے بہرحال سینئر ہیں"...... صدیقی نے کہا۔ وہ سمجھ
ا تھا کہ عمران نے یہ الفاظ جولیا کو ستانے کے لئے کہے ہیں اور جولیا
نا ریمارکس پر بھڑک اٹھے گی۔

" ارے نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں تم واقعی بے حد عقل
مند ہو۔ حیرت ہے لیکن کیا واقعی سلاکیہ کے دارالحکومت سلاگ میں
رڈ کیسینو اور ریجنٹ کلب ہے بھی سہی یا نہیں"...... عمران نے
ا تو صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" آپ نے واقعی میری عقل مندی کا پول کھول دیا ہے۔ واقعی
ے تو یہ بات سوچنی چاہئے ویسے حدود اربعہ پوچھنے سے میرا مطلب تھا
کیا وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرح خفیہ رہتی ہے یا
ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

" یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ ہمارا تو سابقہ ہی ان سے پہلی
د پڑ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیس ہے کیا۔ سلاکیہ کے ساتھ ہمارا کیا تعلق پیدا ہوگ
ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"تم واقعی فور سٹارز کے چیف بننے کے بعد چیف جیسی صلاحیتو
کے حامل ہو چکے ہو۔ تم اس طرح میرا انٹرویو لے رہے ہو جیسے اب
میرے لئے کسی بڑی نوکری کا اعلان کر دو گے لیکن مجھے معلوم ہ
کہ تم نے مجھے دم دار سٹار بنانے پر بھی تیار نہیں ہونا"...... عمرا
نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ صفدر، تنویر اور دوسر
ساتھیوں کو آپ سے ہمیشہ یہی گلہ رہتا ہے کہ آپ کسی کو کچھ نہیں
بتاتے اور یہ لوگ آپ کے پیچھے کٹھ پتلیوں کی طرح بس دوڑتے ر
جاتے ہیں اس لئے جب ہمیں چیف نے ٹیم کے طور پر منتخب کیا تو ہ
نے میٹنگ کی اور اس میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہم نے عمرا
صاحب سے زیادہ اس مشن پر کام کرنا ہے تاکہ چیف آئندہ بھی ہمیں
موقع دیتا رہے اس لئے آپ کو بتانا ہو گا کہ اصل مشن کیا ہے"۔
صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ تمہاری ٹیم نے بھی اب وہی کام شروع کر د
ہے جو صفدر کی ٹیم کرتی رہتی ہے۔ یعنی مجھ حقیر فقیر کے خلاف محا
بن گیا لیکن تم خود سوچو کہ میں کیا ہوں اور میری حیثیت کیا ہے۔
تم سب سیکرٹ سروس کے باقاعدہ رکن ہو۔ تمہیں بھاری تنخواہیں
اور الاؤنس ملتے ہیں اور میں کیا ہوں۔ صرف کرائے کا سپاہی اور آخ

ا مجھے ملتا ہے ایک چھوٹی سی مالیت کا چیک۔ اب اگر سارا کام تم
لو اور میں تمہارے پیچھے بھاگتا رہ جاؤں تو ظاہر ہے کل کو
ب نے مجھے ہائر ہی نہیں کرنا۔ اس طرح مجھ غریب کا کیا بنے
...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے جس خوبصورت انداز میں یہ باتیں کی ہیں اور جس
ح آپ کا گلا رندھ گیا اور آپ نے اپنی بے چارگی اور غربت کی جو
ر نگاری کی ہے اس نے مجھے واقعی بے حد متاثر کیا ہے عمران
ب۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ آپ
بارے میں، میں ٹیم میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ مجھے تو یہ
معلوم ہے کہ آپ کی طرف سے باقاعدگی سے کس کس ادارے
کتنی کتنی رقمیں بھیجی جاتی ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"ارے تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے علم نجوم سیکھ لیا
"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں علم نجوم جانتا تو آپ سے کیوں مشن کے بارے میں
چھتا بلکہ خود ہی زائچہ بنا کر معلوم کر لیتا۔ مجھے دراصل سلیمان سے
چلتا رہتا ہے۔ وہ جہاں شاپنگ کرتا ہے وہاں سے میرا فلیٹ
ب ہے اور میں آغا سلیمان پاشا کی اعلیٰ صلاحیتوں کا سب سے بڑا
دان ہوں"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر
پڑا۔

"تم نے واقعی بہترین ذریعہ تلاش کر رکھا ہے مخبری کا۔ بہرحال

مشن میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سٹار میزائلوں کے فارمولے کی کاپی چرائے جانے اور سلاکیہ سیکرٹ سروس کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"آپ کیسے کنفرم ہوئے کہ یہ سارا کام سلاکیہ سیکرٹ سروس کا ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اس چیکنگ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"صفدر نے جس جیکب کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اس کے بارے میں چیف نے مزید کیا معلوم کیا ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں مشن کے لئے منتخب ہونے کے بعد صفدر صاحب سے ملنے گیا تھا۔ وہاں صفدر صاحب نے بتایا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"ارے۔ تم تو باقاعدہ تیاری سے آئے ہو۔ بہرحال وہ جیکب ریجنٹ کلب میں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں آغاز اس جیکب سے کرنا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"اسے گھیر لیں گے اور پھر اس سے سیکرٹ سروس کا پتہ چلائیں گے۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس کے چیف کو گھیریں گے اور پھ

ہے معلوم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے"...... صدیقی نے کہا تو بے اختیار ہنس پڑا۔

ن کے لئے اتنی لمبی چوڑی بھاگ دوڑ کی کیا ضرورت ہے۔ میں ٹھے بیٹھے بتا دیتا ہوں کہ فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے دیقی بے اختیار اچھل پڑا۔

یسے۔ چلیں بتائیں کہاں ہے فارمولا"...... صدیقی نے کہا۔

ن طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج سر سلطان اخارجہ ہیں اسی طرح سلاکیہ میں سیکرٹ سروس کے انچارج سیکرٹری صاحب ہیں جن کا نام نیلسن ہے اور چونکہ یہ دفاعی ہے اور دفاعی لیبارٹریاں بھی ڈیفنس سیکرٹری کے تحت آتی لئے لامحالہ یہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری کے پاس ہی پہنچا ہو عمران نے کہا تو صدیقی نے بے اختیار ایک طویل سانس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ب کا مقابلہ کرنا واقعی بے ہمارے بس میں نہیں ہے۔ ہم ایسا سوچتے رہتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

ے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ ابھی تو تم انتہائی پرجوش تھے اور اب باتیں شروع کر دی ہیں تم نے"...... عمران نے چونک کر

دیکھیں۔ ہم تو نجانے کتنی مغز ماری کر کے اس نتیجے پر پہنچے نے بغیر سوچے نتیجہ نکال لیا اور نتیجہ بھی درست ہے۔

بہرحال اب کیا کرنا ہے۔ کیا اس ڈیفنس سیکرٹری کو گھیرنا ہے؟
صدیقی نے کہا۔

"لیکن وہ سرکاری دورے پر ایک ہفتے کے لئے کرانس گیا ہوا ہے۔ میں نے پاکیشیا سے ہی فون پر معلوم کر لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب وہاں جا کر کیا کریں گے"...... صدیقی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اب وہ مزید کچھ سوچنے سے قطعی بے بس ہو گیا ہو۔

"یہ بات تم خود سوچو۔ بلکہ اپنی ٹیم سے چاہو تو مشورہ کر لو۔ آخر تم نے مجھ سے پہلے مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی ہمارا بچگانہ پن تھا۔ بہرحال اب ہم ایسا نہیں سوچیں گے۔ وعدہ رہا"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر سلاکیہ میں اسرائیل اور کافرستان کی مدد سے مشار میزائل کی کوئی لیبارٹری قائم کی جا رہی ہے تو اس سلسلے میں باقاعدہ سرکاری طور پر تینوں ملکوں میں معاہدہ ہوا ہو گا۔ اس کی فائل بنی ہو گی۔ ریکارڈ میں یہ فائل موجود ہو گی چاہے وہ ٹاپ سیکرٹ ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال ہو گی اور لامحالہ اس ڈیفنس سیکرٹری کے آفس میں ہو گی۔ وہاں سے اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور پھر براہ راست اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کر کے مشن مکمل کیا جا سکتا ہے"۔

جواب دیا۔

"اوہ۔ اب تو واقعی ہم کٹھ پتلیوں سے زیادہ کسی کام کے نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ نے پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھے نفسیات دان ہو۔ اس طرح مجھے اکسا کر مجھ سے ساری باتیں معلوم کرتے چلے جا رہے ہو"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کے ذہن کا واقعی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں خلوص سے یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں اور یقیناً آپ نے ایسا کیا ہو گا"...... صدیقی نے کہا۔

"چلو تمہیں حسرت نہ رہے کہ اتنے طویل عرصے کے بعد مشن پر کام کرنے کا موقع ملا ہے اور میں نے تمہیں کچھ بتایا تک نہیں تھا۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایک تنظیم ایسی ہے جو بھاری رقم کے عوض ایسی معلومات فروخت کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے بات کی اور پھر ظاہر ہے معاوضہ تو تمہارے چیف نے ادا کرنا ہوتا ہے اس لئے میں نے بغیر کوئی رعایت کرائے اس کا معاوضہ قبول کر لیا اور پھر اس تنظیم نے چار گھنٹوں بعد معلوم کر کے مجھے بتا دیا کہ ریکارڈ کے مطابق یہ لیبارٹری جسے کوڈ میں بلیک لیبارٹری کہا جاتا ہے سلاکیہ کے پہاڑی علاقے کانسگ میں بنائی گئی ہے۔ اس تمام پہاڑی

علاقے میں سب سے بڑا شہر بھی کانسگ ہے اور یہ لیبارٹری کانسگ شہر کے کہیں قریب ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اب ہم سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے ایئرپورٹ سے ہی واپس جائیں گے یا سراگ کی سیر کرنے کی اجازت مل جائے گی"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی حیرت حقیقی تھی۔

" مطلب ہے کہ آپ نے کسی تنظیم کے ذریعے وہاں لیبارٹری سے فارمولا بھی حاصل کر لیا ہو گا اور اب صرف رسمی کارروائی نبھانے کے لئے سلاکیہ جا رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب۔ تم تو واقعی اب باقاعدہ سکہ بند چیف بن گئے ہو کہ تمہیں ان باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے جو ابھی وقوع پذیر ہی نہیں ہوئیں"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلو شکر ہے کام کرنے کا سکوپ تو رہ گیا ہے ورنہ حقیقت ہے کہ میں یہی سمجھا تھا کہ فارمولا بھی واپس پہنچ چکا ہو گا"۔ صدیقی نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک فائل نکالی اور اسے صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ کیا ہے"...... صدیقی نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

" اس میں کانسگ اور اس سے ملحقہ علاقوں کا نقشہ موجود ہے،

یہ اندازہ تم لگاؤ کہ لیبارٹری کہاں ہو گی"...... عمران نے کہا اور کے ساتھ ہی اس نے سیٹ سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ لمحوں بعد اس کے منہ سے ہلکے ہلکے خراٹے نکلنے لگے۔ اس کا انداز تھا جیسے وہ سب کچھ صدیقی کے سر ڈال کر اب خود اطمینان سے ہو۔

نائف نے کار گرین فال کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ گرین فال کلب اس کا پسندیدہ کلب تھا اور وہ روزانہ رات کو چند گھنٹے یہاں آکر گزارہ کرتا تھا اس لئے آج بھی وہ مقررہ وقت پر یہاں پہنچ گیا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کے ہال میں اس کی میز ریزرو تھی اس لئے ہال میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے ایک طرف سے اپنا نام سنائی دیا تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ایک نوجوان اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

" ارے گیٹ تم اور یہاں"...... نائف نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

ں۔ یہاں ایک کام سے آیا ہوں۔ اس کلب کی تعریف سنی لئے یہاں آ گیا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم سے یہاں و جائے گی"...... گیٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے انتہائی نداز میں نائف سے مصافحہ کیا۔

۔ ادھر میری میز پر آ جاؤ"...... نائف نے کہا اور پھر وہ اسے پنی میز پر آ بیٹھا۔ اس نے ویٹر کو انتہائی قیمتی شراب لانے کا

یت ہے گیٹ کہ تم جیسے آدمی کو اس چھوٹے سے ملک نا پڑا ہے"...... نائف نے کہا تو گیٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

اں نائف جیسا بڑا آدمی رہتا ہو وہ ملک چھوٹا کیسے ہو سکتا .. گیٹ نے کہا اور اس بار ہنسنے کی باری نائف کی تھی۔

ت خوب۔ بدلہ اتارنا تو تم بہت اچھی طرح جانتے ہو۔ ویسے فیت ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری مدد کر سکا تو ضرور کروں نائف نے کہا۔

ئی خاص کام نہیں ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ گریٹ لینڈ ی فرم دفاعی لیبارٹریوں کو ضروری سائنسی دھاتیں اور خام ئی کرتی ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ سلاکیہ میں بھی میزائل لیبارٹری قائم کی گئی ہے اس لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ اس ں معلومات حاصل کر سکوں لیکن جس آدمی سے معلومات نی تھیں اس سے ملاقات ہی نہیں ہو رہی۔ چنانچہ میں یہاں

کلب میں آگیا"...... گیٹ نے کہا تو نائف بے اختیار چونک پڑا۔

"کس سے اطلاع ملی ہے تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں" نائف نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ گ نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں۔ ویسے ہی پوچھ رہا تھا کہ شاید وہ میرا واقف ہ میں تمہیں اس سے فوری ملوا دوں"...... نائف نے کہا۔

"بس اسے ایک اتفاق ہی سمجھو۔ یہاں معلومات فروخت کر والی ایک خفیہ ایجنسی ہے جس میں میرا ایک دوست بھی کام ہے۔ وہ کل گریٹ لینڈ گیا اور اس کی مجھ سے اس طرح اتفاقاً ملاق ہو گئی جس طرح تم سے یہاں ہوئی ہے۔ گپ شپ کے دوران نے سلاکیہ میں لیبارٹری کے بارے میں بات کی تو میں چونک کیونکہ یہ میرے مطلب کا کام تھا۔ میں نے اسے کہا کہ سلاکیہ میر میزائل سازی کی کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ اس پر اس نے بتایا اس کا بھی یہی خیال تھا لیکن پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈھمپ ان کی ایجنسی کے چیف گیلسن کو کال کر کے اسے کہا کہ وہ ڈیفن سیکرٹریٹ کے ریکارڈ روم سے معلوم کرائے کہ سٹار میزائلوں لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے اور اس کے بارے میں جو تفصیل معلوم ہو سکے وہ معلوم کر کے اسے بتائے۔ میرا دوست اس وق گیلسن کے آفس میں ہی موجود تھا۔ گیلسن نے پرنس سے یہی کہا

ں تو میزائل سازی پر کوئی کام نہیں ہو رہا جس پر پرنس نے ا کے پاس حتمی طور پر اطلاع موجود ہے کہ ایسی لیبارٹری جا رہی ہے اسرائیل اور کافرستان کی مدد سے اور اس نے چونکہ معاوضہ دینے کی آفر کی تھی اس لئے گیلسن نے حامی بھر لی۔ کے دو آدمی ڈیفنس سیکرٹریٹ میں کام کرتے ہیں۔ اس نے ذمے یہ کام لگا دیا اور پھر اطلاع مل گئی کہ انتہائی ٹاپ ریکارڈ میں اس لیبارٹری کی فائل مل گئی ہے اور یہ لیبارٹری کے علاقے میں بنائی گئی ہے اور انتہائی خفیہ ہے۔ بس اس ہ معلومات نہیں مل سکی تھیں۔ چنانچہ یہ معلومات گیلسن پاکیشیائی پرنس کو پہنچا دیں لیکن یہ اطلاع ملتے ہی میں روز سلاکیہ آگیا۔ یہاں میں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کوشش کی لیکن معلوم ہوا کہ وہ سرکاری دورے پر گئے ں تو میں نے سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کرنے کی کوشش کی تک اس سے ملاقات ہی نہ ہو سکی اس لئے اب کل ان سے روں گا تاکہ اس سے اس لیبارٹری کے لئے سامان فراہم ے لئے اپنی فرم کے لئے کوئی بڑا آرڈر حاصل کر سکوں"۔ تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ ا پی رہے تھے کیونکہ اس دوران ویٹر وہاں شراب کی بوتل رکھ گیا تھا۔

اس سلسلے میں حکومتیں یقیناً ٹینڈر وغیرہ کال کرتی ہوں

گی۔ بغیر ٹینڈر کے وہ تمہیں کیسے آرڈر دے دیں گے"...... نائف ۔
کہا۔

" خفیہ لیبارٹریوں کے ٹینڈر طلب نہیں کئے جاتے۔ یہ سارا
خفیہ ہوتا ہے اور ہماری کمپنی ایسی لیبارٹریوں کو ہی مال سپلائی کر
ہے اور اس سلسلے میں ہمارا ریکارڈ شاندار ہے کہ ہماری کمپنی کی
سے کبھی کوئی خفیہ لیبارٹری اوپن نہیں ہوئی اس لئے مجھے یقین
کہ آرڈر مل جائے گا"...... گیٹ نے کہا۔

" لیکن اگر تم سے پوچھا گیا کہ تمہیں خود کیسے معلوم ہوا
لیبارٹری کے بارے میں تو کیا جواب دو گے"...... نائف
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ہمیں بھی خفیہ اطلاع ملی ہے اور بس۔ میں نے ان
تفصیل تو نہیں بتائی"...... گیٹ نے کہا تو نائف نے اثبات میں
ہلا دیا۔ پھر وہ کافی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے اور پھر نا
نے اجازت طلب کی اور گیٹ سے مصافحہ کر کے وہ کلب سے با
گیا۔ اس نے جب سے گیٹ سے پوری تفصیل سنی تھی اس کے ذ
میں زلزلہ سا آیا ہوا تھا۔ پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈھمپ کی ط
سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اس کے
انتہائی اہم بات تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس پرنس کا تعلق
سیکرٹ سروس سے ہو گا یا ملٹری انٹیلی جنس سے اور گیلسن
بارے میں بتا سکتا تھا کیونکہ گیلسن اس کو بہت اچھی طرح جانتا

ن کا دوست بھی تھا۔ چنانچہ پارکنگ سے کار لے کر وہ سیدھا
کلب روانہ ہو گیا جس کا مالک اور مینجر گیلسن تھا۔ تھوڑی دیر
ن کی کار کلب کے گیٹ کے قریب جا کر رکی اور نائف کار سے
تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر
ے معلوم ہو گیا تھا کہ گیلسن اپنے آفس میں موجود ہے اس لئے
ھا اس کے آفس میں پہنچ گیا۔

ارے نائف تم اور یہاں۔ خیریت"...... دراز قد لیکن دبلے
یلسن نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا کام کیا ہے"...... مصافحہ کرنے کے
ف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہارا مطلب ہے کہ تم بے حد مصروف رہتے ہو۔ یہی مطلب
ں تمہارا"...... گیلسن نے کہا۔ وہ دوبارہ میز کے پیچھے اپنی کرسی
چکا تھا جبکہ نائف میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

نہیں۔ میرا مطلب تھا کہ جہاں سے ملک کے مفادات سے
ں کی بو آئے وہاں ہم پہنچ جاتے ہیں"...... نائف نے کہا تو
بے اختیار اچھل پڑا۔

لیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ غداری۔ کیا مطلب"...... گیلسن نے
بھرے لہجے میں کہا۔

یلسن۔ تم نے پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈھمپ کو ڈیفنس
ٹ کے ریکارڈ روم سے معاوضے کی خاطر ٹاپ سیکرٹ

لیبارٹری کے بارے میں معلومات فروخت کی ہیں۔ کیا یہ ملک کے
مفادات سے غداری نہیں ہے"...... نائف نے انتہائی سنجیدہ لہ
میں کہا۔

"تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے"...... گیلسن نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اطلاع بہرحال مل ہی جاتی ہے۔ تم اپنی با
کرو"۔ نائف نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہوا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔
لیبارٹری ہے۔ وہاں لوگ کام کرتے ہوں گے، وہاں خوراک وغ
جاتی ہو گی، سامان جاتا ہو گا، تمہیں تو خواہ مخواہ ہر بات کو ٹا
سیکرٹ بنانے کا شوق ہوتا ہے اور پھر میں نے صرف یہی معلوما
حاصل کی ہیں اور پرنس کو بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری کانسگ
علاقے میں ہے اور تم جانتے ہو کہ کانسگ کس قدر وسیع پہا
سلسلہ ہے"...... گیلسن نے کہا۔

"یہ پرنس آف ڈھمپ کون ہے۔ اس کا تفصیلی تعارف کرا
نائف نے کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے حالانکہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس
ہے"۔ گیلسن نے کہا۔

"کیا اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... نائف
چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے لیکن سیکرٹ س

کام کرتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ وہ اپنے آپ کو
ڈھمپ بھی کہلواتا ہے"...... گیلسن نے کہا تو نائف بے
ل پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ کیا اس سے تمہاری ملاقات ہوئی
نائف نے کہا۔

ے آٹھ سال قبل جب میں ایکریمیا میں تھا تو وہاں اس سے
ئی تھی۔ اس کے بعد نہیں ہوئی۔ البتہ ایک بار میں اپنے
ے پاکیشیا گیا تھا تو وہاں اتفاقاً اس سے ایک ہوٹل میں
گئی اور میں نے اسے بتایا کہ اب میں سلاکیہ کے
سراگ میں رہتا ہوں اور مخبری کا دھندہ کرتا ہوں۔ اس
نک اس کی کال آ گئی اور چونکہ وہ معاوضہ بے حد شاندار
ہا ہے اس لئے میں نے اس کا کام کر دیا"...... گیلسن نے

ا حلیہ کیا ہے"...... نائف نے پوچھا تو گیلسن نے تفصیل
ا دیا۔

یہاں آئے تو کیا تم سے ملاقات کرے گا"...... نائف نے

تا کرے گا۔ مگر کیوں"...... گیلسن نے کہا۔

یلسن۔ تم میرے دوست ہو اس لئے میں تمہیں اس
کوئی سزا نہیں دینا چاہتا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس

لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتی ہے اور یہ بات سلاکیہ کے مفادات
صریحاً خلاف ہے۔ اگر تم اسے نہ بتاتے تو یقیناً اسے معلوم نہ ہو
اور اس طرح وہ یہاں آکر ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرتا پھ
ہم اسے چیک کر کے اس کا خاتمہ کر دیتے لیکن اب وہ ظاہر ہے
کر تم سے ملے گا اس لئے اب تم اس کے بارے میں تفصیل
کے پابند رہو گے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے خلاف کیا ہو
ہے"...... نائف نے کہا۔

"آئی ایم سوری نائف۔ واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہ
لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہ شخص صرف اپنے ٹارگٹ پر نظ
ہے۔ اگر تو اس کا ٹارگٹ اس لیبارٹری کی تباہی ہے تو پھر وہ
نہیں آئے گا بلکہ سیدھا کانسگ پہنچے گا۔ وہ ادھر ادھر وقت ضائع
کا عادی نہیں ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنے آدمی کانسگ پہ
البتہ اگر وہ یہاں میرے پاس آیا تو میں لازماً تمہیں اطلاع دے
گا"...... گیلسن نے کہا تو نائف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
گیلسن سے اجازت لے کر کلب سے باہر آگیا۔ ساتھ ہی ایک
فون بوتھ تھا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکالا اور اس کی مدد سے
کال کرنے کیلئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹاپ رینک آفیسرز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر تھامسن یہاں موجود ہوں گے۔ ان سے میری

یں۔ میرا نام نائف ہے"...... نائف نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ تھامسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد تھامسن کی آواز
ائی دی۔

"نائف بول رہا ہوں باس۔ آپ سے ایک انتہائی اہم بات کرنی
ہے۔ پاکیشیا مشن کے سلسلے میں"...... نائف نے کہا۔

"تم آجاؤ کلب۔ میں گیٹ پر کہلوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"اوکے باس۔ میں آرہا ہوں"...... نائف نے کہا اور پھر رسیور
رکھ کر اس نے کارڈ نکالا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ٹاپ آفیسرز
کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے
سپیشل روم میں تھامسن کے پاس موجود تھا۔ اس نے پہلے
اور پھر گیلسن سے ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔

"ویری بیڈ نائف۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ یہاں آنے سے
ہی سب کچھ معلوم کر چکے ہیں حالانکہ اس لیبارٹری کے بارے
ہمیں بھی معلوم نہیں تھا لیکن انہوں نے پاکیشیا میں بیٹھ کر اس
بارے میں معلوم کر لیا۔ اس گیلسن کی یہ بات درست ہے کہ
ان ہمیشہ اپنے ٹارگٹ پر نظر رکھتا ہے اس لئے وہ ادھر ادھر جانے
بجائے سیدھا کانسگ جائے گا اس لئے تم بھی ٹیم لے کر وہاں
...... تھامسن نے کہا۔

"لیکن باس۔ کانسگ تو بہت وسیع علاقہ ہے۔ ہم وہاں لیبارٹری کو کیسے تلاش کریں گے۔ آپ اس بارے میں معلومات حاصل کریں تاکہ ہم سیدھے اس لیبارٹری تک پہنچ کر اس کی حفاظت کر سکیں"...... نائف نے کہا۔

"وہ لوگ جو یہاں اجنبی ہیں وہ کیسے معلوم کر لیں گے۔ سنو نائف۔ سیکرٹ سروس کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ لیبارٹریوں کی حفاظت کرتی پھرے اور نہ حکومت نے ہمیں اس سلسلے میں کوئی ٹاسک دیا ہے۔ ہمارا کام غیر ملکی ایجنٹوں کا خاتمہ ہے اور یہ لوگ لازماً کانسگ شہر آکر ٹھہریں گے اور پھر وہاں سے آگے بڑھیں گے اور لازمی بات ہے کہ وہ پورا گروپ ہو گا اس لئے تم اپنے آدمی وہاں لے جاؤ اور نگرانی کراؤ۔ تم ضرور انہیں تلاش کر لو گے اور پھر ان کا خاتمہ کر دینا"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے۔ آپ نے درست کہا ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا"...... نائف نے کہا۔

"تمہارے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہیں نائف۔ انہیں استعمال کرو کامیابی تمہارے قدم چومے گی"...... تھامسن نے کہا تو نائف نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اٹھ کر اس نے تھامسن سے مصافحہ کیا اور سپیشل روم سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

عمران سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ ایئرپورٹ سے سیدھے اس ہوٹل پہنچے تھے۔ البتہ انہوں نے چونکہ پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے ہی ایکریمین میک اپ کر لئے تھے اور ان کے پاس کاغذات بھی ایکریمین تھے اس لئے اس کمرے میں بھی وہ اسی میک اپ میں ہی تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے تو کانسگ جانا تھا پھر آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"تم نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ایئرپورٹ کے کیفے میں جو میٹنگ کی ہے اس کی بوریت مٹانے کا یہی حل تھا کہ ہم یہاں دس بارہ روز سیر و تفریح کریں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم خود بھی تو ہمارے ساتھ موجود تھے اور تم نے خود کہا تھا کہ اتنے طویل فاصلے کی فلائٹ کی وجہ سے تھکاوٹ ہو گئی ہے اس لئے کچھ دیر ریستوران میں بیٹھتے ہیں۔ اب تم خود اس کے خلاف بات کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے خلاف تو کوئی بات نہیں کی۔ صرف اتنا کہا ہے کہ بوریت دور کرنے کے لئے یہاں ٹھہرا ہوں اور بوریت تو نہ چاہنے کے باوجود ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے جی بھر کر ہمیں بے وقوف بنایا ہے اور یہ ساری باتیں جو آپ نے کی ہیں سب فرضی ہیں"...... صدیقی نے اس بار قدرے برا منانے والے لہجے میں کہا۔

"اس کا کام ہی یہی ہے۔ سارے ساتھی اسی لئے تو اس سے تنگ ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ساتھیوں میں مجھے یقین ہے کہ تم شامل نہیں ہو گی اور باقیوں کی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ گواہ ہی بننا ہے ناں انہوں نے۔ نہ بنیں۔ آج کل تو سنا ہے کہ کرائے پر بھی گواہ مل جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر چیف نے ہمیں اس بار بیرونی مشن پر بھیج ہی دیا ہے تو آپ کم از کم اس مشن کی حد تک تو ہمیں برداشت کر لیں۔ ہمارا وعدہ ہے کہ آئندہ کسی مشن پر اگر چیف نے ہمیں بھیجا بھی سہی تو ہم خود معذرت کر لیں گے"...... چوہان نے کہا۔ اس کے

یا بے حد سنجیدگی تھی۔

مشن۔ کیسا مشن"...... عمران نے اس کی باقی بات کا کوئی اثر
پر بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

ہی مشن جس پر کام کرتے ہوئے ہم اس وقت سراگ میں
...... چوہان نے کہا۔

چھا تو یہ مشن ہے۔ حیرت ہے۔ میں سمجھا نجانے کیا عذاب ہوتا
شن کہ بڑے بڑے تربیت یافتہ لوگ بھیجے جا رہے ہیں۔ ہوائی
ں کی ٹکٹیں خریدی جا رہی ہیں۔ لمبے لمبے فاصلے طے کرنے پڑ
ہیں لیکن یہ تو بڑی معمولی سی بات ہے"...... عمران نے کہا تو
اقعی بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑے۔

اس چکنے گھڑے پر کوئی بات کسی صورت بھی اثر نہیں
...... جولیا نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
ڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران کے علاوہ باقی سب
بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں تصور بھی نہ تھا کہ یہاں
ئی فون آ سکتا ہے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھایا اور ساتھ
ڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

نیلسن بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ آپ اپنے ساتھیوں سمیت
ور اسی وقت ہوٹل چھوڑ کر بوگرن روڈ پر واقع ریز کلب پہنچ
۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ بریڈلے کا نام لیں گے تو آپ کو فوراً

بریڈلے تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں
گیا۔

"اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھ
ہوا۔

"جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے۔ کسی بھی لمحے یہاں حملہ ہو سک
ہے۔ سامان اٹھا لو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو سب تیزی
حرکت میں آگئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے نکل کر فائر ڈور
ہوتے ہوئے ہوٹل کی عقبی سمت پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی
ٹیکسی کی بجائے ایک بس میں سوار ہوئے اور بوگرن روڈ کے سٹاپ
پر اتر گئے۔ ریز کلب خاصی مشہور عمارت تھی اس لئے تھوڑی ہی
بعد وہ ریز کلب کے سامنے موجود تھے۔ کلب معزز افراد کا لگتا تھا کیون
اندر سے آنے والے اور اندر جانے والے سب ہی معزز طبقے کے افر
دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ نیلسن کون ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی خاموش رہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر ا
کلب کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤ
موجود تھا جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے تین تو ویٹرز
کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی سامنے فون رکھے
خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"مجھے کہا گیا ہے کہ میں کاؤنٹر پر جا کر بریڈلے کا نام لوں۔ اب

بتائیں کہ میں نام لوں یا نہیں"...... عمران نے بڑے معصوم
لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔ اس نے سائیڈ پر موجود
نوجوان کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔

"انہیں سپیشل آفس میں لے جاؤ"...... لڑکی نے کہا۔

"آئیے جناب"...... اس نوجوان نے کہا تو عمران نے لڑکی کا
یہ ادا کیا اور پھر رہنمائی کرنے والے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ ایک
اری کے آخر میں پہنچ گئے جہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ اس آدمی
دروازے پر دستک دی۔

"یس ۔ کون ہے"...... ایک بھاری سی آواز دروازے کی سائیڈ
ڈور فون سے سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس ڈور فون کی
دیکھا کہ اگر یہ موجود ہے تو پھر اس نوجوان کو دستک دینے کی
ئے کال بیل بجانا چاہئے تھی لیکن وہاں صرف رسیور فون موجود تھا
بیل کا بٹن نہیں تھا۔

"کاؤنٹر سے ایک خاتون اور پانچ مرد صاحبان کو آپ کے پاس
بجا گیا ہے"...... اس نوجوان نے کہا۔

"اوکے ۔ تم جا سکتے ہو"...... آواز دوبارہ سنائی دی اور وہ آدمی مڑا
عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کر کے واپس چلا گیا۔ چند
ں بعد کھٹاک کی آواز سنائی دی اور دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔
ران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو
ئے ۔ سامنے ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک چھوٹے قد لیکن

پھیلے ہوئے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھنے میں وہ ایک بونا دیو لگ رہا تھا۔ اس کے کاندھوں اور جسم کا پھیلاؤ دیوؤں جیسا تھا لیکن قد کے لحاظ سے وہ بونوں میں شامل ہوتا تھا۔ البتہ اس کا چہرہ اس کے جسم کی طرح خاصا چوڑا تھا۔

" میرا نام بریڈلے ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھے نیلسن نے کہا تھا کہ ہم فوراً ہوٹل چھوڑ کر آپ کے پاس پہنچ جائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ تشریف رکھیں۔ وہاں آپ شدید خطرے میں تھے لیکن یہاں آپ ہر طرح سے محفوظ ہیں"...... بریڈلے نے کہا اور اپنی چوڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اب آپ خطرے کی تفصیل بتا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مقامی سیکرٹ سروس کا ایک سیکشن ایئرپورٹ سے آپ کے پیچھے لگا ہوا تھا اور وہ ہوٹل میں بھی موجود تھے۔ اس سیکشن کا انچارج ایک ایجنٹ نائف ہے اور نائف خود کانسگ میں ہے اس لئے ابھی رابطہ کیا جا رہا تھا اور مجھے اطلاع مل گئی اور میں نے نیلسن کو کال کر کے کہہ دیا جس کے نتیجے میں آپ صحیح سلامت یہاں ہیں"۔ بریڈلے نے کہا۔

کانسگ کیوں گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
منٹ۔ میں نیلسن سے بات کر لوں کہ آپ سے کس حد
کرنی ہے اور کس حد تک نہیں کرنی"...... بریڈلے نے
گا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع

ہے اس میں۔ اس کا بٹن بھی پریس کر دیں"...... عمران
بریڈلے نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن دبا دیا گیا تو
یا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی
نے رسیور اٹھا لیا۔
نیلسن بول رہا ہوں"...... نیلسن کی آواز سنائی دی۔
ے مہمان میرے پاس پہنچ چکے ہیں اور وہ مجھ سے کانسگ لیا ہوا
میں پوچھ رہے ہیں۔ تم مجھے بتاؤ کہ تمہارے مہمانوں پر سیٹج
بتانا ہے"...... بریڈلے نے عمران کی طرف دیکھتے

ہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا بریڈلے۔ تمہیں معلوم تو
نے تمہیں کتنی رقم ادا کر رکھی ہے۔ اس کے باوجود تم
ت کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے نیلسن نے پھاڑ
لہجے میں کہا۔
وہ اچھا۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو
لیا تھا"...... بریڈلے نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں

کہا جیسے کوئی بھیڑ کا بچہ شیر کے سامنے سہم جاتا ہے۔

"مسٹر مائیکل سے میری بات کراؤ"...... دوسری طرف
گیا۔

"اچھا۔اچھا"...... بریڈلے نے کہا اور رسیور عمران کی طر
عمران نے کر وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لینے لگا جیسے کسی انتہائی
رے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔

"ہیلو۔مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔یہ بریڈلے سلاکیہ کی خفیہ آنکھیں کہلا
ہاں آپ اس سے جو پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔اسے ہر معا
یہاں آپ ہوتی ہے۔میں نے اسے اس کا معاوضہ دے دیا ہے اور
جوڑی سی کر رے میں بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس کی خفیہ آنک
ظاہری آنکھیں بھی نکال سکتا ہوں اس لئے آپ بے فکر ہو
کیجئے"۔دوسری طرف سے نیلسن نے کہا۔

"بڑا رعب دبدبہ بنا رکھا ہے تم نے یہاں۔بے چارہ
تمہاری گھرکی سن کر بھیڑ کی طرح سہم گیا ہے"...... ع
مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہی نہیں ہے مسٹر مائیکل کہ میں یہاں
رکھتا ہوں"...... دوسری طرف سے نیلسن نے کہا۔

"اچھی حیثیت ہے تمہاری۔ایک نائف تو تم سے
تو یوں کے مقابل آکر کیا کرو گے"...... عمران نے منہ بنا

دوسری طرف سے نیلسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"وہ نائف سرکاری آدمی ہے مسٹر مائیکل۔بس اس لئے میں اس
کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے رہائش کہاں رکھنی ہے۔ہوٹل تو تم
چھڑوا دیا"...... عمران نے کہا۔

"یہ بریڈلے سب کچھ کرے گا۔آپ بے فکر رہیں۔کاروباری
لات میں یہ بے حد تیز ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو مسٹر بریڈلے۔اب حدود کا خیال رکھے بغیر سب کچھ بتا
...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔آپ نے پوچھا تھا کہ نائف کانسگ کیوں گیا ہوا
نائف کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سے کسی پرنس نے پریسٹیج
کے گیلسن کے ذریعے ڈیفنس سیکرٹریٹ سے معلومات حاصل
نا کہ سٹار میزائلوں کی خفیہ لیبارٹری کہاں ہے جس پر نائف
لیلسن کے پاس پہنچا۔اس نے اس پر غداری کا الزام لگایا لیکن
نے بتایا کہ اس نے صرف کانسگ کا نام لیا ہے اور بس۔البتہ
لیلسن نے نائف کو بتایا کہ پرنس اصل میں پاکیشیا سیکرٹ
کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کا دوسرا نام ہے
ر نائف نے اسے پابند کیا کہ جب بھی عمران یہاں آکر اس سے
وہ اسے اطلاع کر دے۔اس کے بعد نائف ٹاپ رینک آفیسر

کلب میں سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن سے ملا تو تھامسن
اسے بتایا کہ وہ یہاں کی بجائے کانسگ میں پاکیشیا کے ایجنٹوں
گھیرے ۔چنانچہ نائف اپنے خاص آدمیوں سمیت کانسگ پہنچ گیا
اس نے اپنے ایک سیکشن کو ایئرپورٹ پر نگرانی کا حکم دے دیا
اگر تم لوگ شناخت کر لئے جاؤ تو تمہیں یہیں ہلاک کیا جا سکے۔
نیلسن نے میری خدمات حاصل کیں ۔چنانچہ میں نے اپنے آدمی نا
کے آدمیوں کی نگرانی پر لگا دیئے تاکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو تو اسے برا
سنبھالا جا سکے ۔ پھر جب تم ایئرپورٹ پر اترے تو ایکریمین میک
میں تھے لیکن تمہارے ایک ساتھی نے تم سے پاکیشیائی زبان
بات کی جسے سن لیا گیا اور اس طرح انہیں معلوم ہو گیا کہ
پاکیشیائی ہو اور تمہارے تعاقب میں وہ ہوٹل پہنچ گئے اور وہاں
انہوں نے فون پر نائف سے رابطہ کرنے کی کوشش لیکن نائف ا
ہوٹل میں موجود نہ تھا اس لئے انہیں کہا گیا کہ وہ کچھ دیر بعد ا
کریں ۔مجھے اطلاع مل گئی تو میں نے نیلسن سے کہا اور نیلسن
تمہیں یہاں بھجوا دیا اور اب وہ سارے شہر میں تمہیں ڈھونڈ
پھریں گے"...... بریڈلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اب تم یہ بتا دو کہ کانسگ میں یہ لیبارٹری کہاں ہے" ۔ عم
نے کہا تو بریڈلے بے اختیار ہنس پڑا۔

" نیلسن کی وجہ سے تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ تو سنو۔ گیا
کو غلط معلومات ملی ہیں۔ اپنی جگہ پر وہ بھی سچا تھا کیونکہ سرکاری

میں یہی ظاہر کیا گیا ہے کہ لیبارٹری کانسگ میں ہے اور اس
وائے چند حکام کے اور کسی کو نہیں لیکن بریڈلے سے کوئی
نہیں رہ سکتی اس لئے مجھے معلوم ہے کہ سٹار میزائلوں کی
کانسگ کی بجائے میڈو میں ہے"...... بریڈلے نے کہا تو
اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

ہیں اس کا علم کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا تو بریڈلے
ہنس پڑا۔

ڈلے سے سلاکیہ میں اڑنے والی مکھی بھی نہیں چھپ سکتی۔
بڑی لیبارٹری ہے اور اس لیبارٹری میں اسرائیل سے
ائی گئی ہے اور اس کے لئے یہاں کی ایک یہودی کمپنی
درمیان میں ڈالا گیا جس کی اطلاع مجھے مل گئی اور میں
نے کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر ساری صورت حال
لی کہ یہ مشینری کہاں سپلائی کی جا رہی ہے"...... ریڈلے

ویں کہاں ہے یہ لیبارٹری ۔ تمہارے پاس نقشہ ہو گا۔ اس
...... عمران نے کہا تو بریڈلے نے میز کی دراز کھولی اور
ے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر میز پر پھیلا دیا۔

یکھیں ۔ یہ ہے کانسگ ۔ یہ پہاڑی ایریا ہے"...... بریڈلے
گلہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

ور میڈو کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ سارا علاقہ میدانی ہے لیکن یہاں عمارتی لکڑ
کے بڑے بڑے قدرتی جنگل ہیں۔ یہ پورا علاقہ میڈو کہلاتا ہے۔ ا
میں ایک بڑا شہر ہے جس کا نام برسٹن ہے۔ یہاں عمارتی لکڑی
بڑے بڑے گودام ہیں اور عمارتی لکڑی کے تاجر پورے سلاکیہ
دوسرے ملکوں سے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے وہاں شا
ہوٹل بھی ہیں اور کلب بھی"...... بریڈلے نے کہا۔

"لیکن یہ تو خاصا وسیع علاقہ ہے۔ لیبارٹری کہاں ہے"۔ عم
نے کہا۔

"اسرائیل سے جو مشینری آئی تھی وہ بڑے بڑے ٹرالرز
برسٹن لے جائی جاتی تھی۔ برسٹن میں خصوصی گودام موجود تھے
میں مشینری کو اتار دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد وہ کہاں لے جائی
تھی اس کا مجھے اس لئے علم نہیں ہے کہ میں نے اس میں دلچسپی
لی"۔ بریڈلے نے کہا۔

"لیکن اس گودام کو کوئی ڈیل تو کرتا ہو گا"...... عمران نے

"ہاں۔ یہ گودام وہاں کے سب سے بڑے سینڈیکیٹ فلاک
تحویل میں ہے اور فلاکش انتہائی خطرناک سینڈیکیٹ ہے۔ ا
سربراہ فلیش مین ہے جو برسٹن میں رہتا ہے لیکن اس کا صرف
ہے۔ وہ کسی سے ملتا نہیں ہے اور سارا کام اس کا خاص آدمی
کلب کا مینجر ڈیوس کرتا ہے۔ ڈیوس بذات خود انتہائی خطرناک
ہے"...... بریڈلے نے کہا۔

اس قدر قیمتی مشینری غنڈوں کی تحویل میں کیسے دی جا
...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

نے کب کہا ہے کہ مشینری غنڈوں کی تحویل میں دی جاتی
نے کہا کہ گودام ان غنڈوں کی تحویل میں رہتے تھے۔ ظاہر
د کوئی اور آدمی کرتا ہو گا لیکن بہرحال ڈیوس اور فلیش کو
علم ہو گا"...... بریڈلے نے کہا۔

۔ اب تم ایک کام کرو کہ ہمیں ماسک میک اپ باکس،
رنے کاغذات بنوا دو"...... عمران نے کہا۔

ہے۔ آپ ادھر بڑے کمرے میں آ جائیں۔ وہاں آرام
سارا انتظام کر دیتا ہوں"...... بریڈلے نے کہا تو عمران
ہ پر وہ خود اٹھ کھڑا ہوا۔

...... بریڈلے نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو
ن کے ساتھی بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیئے۔

نائف ایک کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ نائف بول رہا ہوں"...... نائف نے رسیور اٹھا کر

"سراگ سے آپ کے نام کال ہے جناب"...... دوسری
سے ہوٹل ایکس چینج آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... نائف نے کہا۔

"ہیلو باس۔ کلر بول رہا ہوں سراگ سے"...... چند لمحوں
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں یہاں کال کی ہے"...... نائف
کہا۔

"میں نے پہلے بھی کال کی تھی لیکن مجھے بتایا گیا کہ آپ
میں موجود نہیں ہیں اس لئے اب دوبارہ کال کر رہا ہوں لیکن

کے درمیان معاملات بالکل تبدیل ہو چکے ہیں"...... دوسری
سے کلر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... نائف نے کہا۔

"ہم ایئر پورٹ پر ڈیوٹی دے رہے تھے کہ ایک گروپ ایک
سے باہر آیا۔ یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل
ب ایکریمین تھے۔ پھر اچانک ان میں سے ایک آدمی نے
ے سے پاکیشیائی زبان میں بات کی اور اس میں عمران کا نام
ا گیا جس پر ہم فوری طور پر سمجھ گئے کہ یہی گروپ ہمارا ٹارگٹ
ہم نے ان کا پیچھا کیا اور یہ گروپ ایئر پورٹ سے سیدھا شائن
پہنچا۔ وہاں ان کے کمرے پہلے سے ریزرو تھے۔ پھر وہ تمام لوگ
کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ ہم ان کی نگرانی کرتے رہے اور پھر
نے آپ سے رابطہ کیا تاکہ آپ ہمیں بتائیں کہ کیا ان کا خاتمہ
ے میں کیا جائے یا کسی اور جگہ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ
ہوٹل کا مالک آپ کا گہرا دوست ہے اور اس طرح ہوٹل کی
بدنامی ہو سکتی تھی لیکن آپ سے رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر اچانک
معلوم ہوا کہ چند افراد کو فائر ڈور سے نکلتے دیکھا گیا ہے اور یہ
ے مطلوبہ افراد بھی ہو سکتے ہیں تو ہم نے اس کمرے کو چیک کیا
خالی تھا اور وہ لوگ بھی غائب ہو چکے تھے۔ ہم نے ان کی
شروع کر دی اور پھر ایک بس کے کنڈیکٹر سے ہمیں اطلاع مل
اس گروپ نے اس کی بس میں سفر کیا ہے اور یہ لوگ اس

سڑک کے سٹاپ پر ڈراپ ہو گئے ہیں جہاں بریڈلے کا کلب ہے۔
پر ہم نے اندر جا کر چیکنگ کی تو ہمیں اطلاع مل گئی کہ یہ لو
بریڈلے کے خصوصی آفس میں موجود ہیں اور اب بھی وہیں مو
ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... کلر نے تفصیل بتاتے ہوئے
تو نائف کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ بریڈلے سے ان کی کیا باتیں ہ
ہیں کیونکہ بریڈلے کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ ایسی ا
معلومات بھی رکھتا ہے جو شاید اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکی
تم یہ معلوم کرو کہ ان کے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں یا ہو ر
ہیں"...... نائف نے کہا۔

"یس باس۔ ہمارے پاس براڈم سسٹم موجود ہے"...... دو
طرف سے کلر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مکمل معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے کال کر کے
دو"...... نائف نے کہا۔

"کیا یہاں ان کا خاتمہ نہیں کرنا"...... کلر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ویسے بھی بریڈلے کے کلب میں ایسا نہیں ہو
بریڈلے کے تعلقات پرائم منسٹر اور صدر سے ایسے ہیں کہ ہمار
خلاف کورٹ مارشل ہو سکتا ہے اور ابھی ان سے ہمیں براہ را
کوئی خطرہ بھی نہیں ہے اس لئے فی الحال انہیں ہلاک کر
ضرورت نہیں ہے"...... نائف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ پھر میں باقی ساتھیوں کو واپس بھیج دیتا
ہوں"...... کلر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا کر لو"...... نائف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ یہ لوگ وہاں کیوں گھومتے پھر رہے ہیں۔ انہیں تو
کانسگ آنا چاہئے تھا"...... نائف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ
خاموش ہو گیا لیکن اب وہ کمرے سے باہر نہ جا سکتا تھا کیونکہ اب
ے کلر کی طرف سے کال کا شدت سے انتظار تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے
عد کال آ گئی۔

"یس۔ نائف بول رہا ہوں"...... نائف نے کہا۔

"کلر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کلر کی آواز
نائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... نائف نے کہا۔

"میں نے براڈم سسٹم سے ان کی گفتگو ریکارڈ کر لی ہے باس۔
پ یہ پورا ٹیپ بھی سن لیں"...... کلر نے کہا۔

"ہاں سناؤ"...... نائف نے کہا۔

"اب تم یہ بتا دو کہ کانسگ میں لیبارٹری کہاں ہے"...... ایک
بھی سی آواز سنائی دی اور پھر کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور ہنسنے
آواز سے ہی نائف پہچان گیا کہ یہ بریڈلے کی مخصوص ہنسی ہے۔

"نیلسن کی وجہ سے تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا"...... اچانک
ڈلے کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے جیسے وہ بولتا گیا نائف کے

چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے لیکن وہ خاموش بیٹھا یہ طویل گفتگو سنتا رہا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی ہے باس"...... جب گفتگو ختم ہو گئی تو کلر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اب یہ گروپ کہاں ہے"...... نائف نے پوچھا۔

"یہ کلب کے ایک کمرے میں موجود ہے"...... کلر نے جواب دیا۔

"تم نے خود بھی تو یہ ٹیپ سنی ہو گی"...... نائف نے کہا۔

"یس باس"...... کلر نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ یہ لوگ نئے میک اپ اور نئے لباسوں اور نئے کاغذات کے ساتھ ایئرپورٹ جائیں گے اور وہاں سے میڈو پہنچیں گے۔ تم نے ان کے ساتھ آنا ہے اور پھر میڈو میں جہاں یہ لوگ ٹھہریں تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ اس کے بعد میں میڈو آؤں گا"...... نائف نے کہا۔

"یس باس"...... کلر نے جواب دیا۔

"اوکے"...... نائف نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر اس نے فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نائف بول رہا ہوں"...... نائف نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں
گیا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ دو آدمی لے کر برسٹن پہنچو۔ کلر بھی
ل سے برسٹن پہنچ رہا ہے۔ وہ اس گروپ کے ساتھ آ رہا ہے جس
جہ سے ہم یہاں موجود ہیں۔ وہ ان کی نگرانی کرے گا لیکن تم نے
دہ رہ کر ان کی نگرانی کرنی ہے"...... نائف نے کہا۔

"وہ کیوں باس۔ کلر سے بہتر نگرانی تو کوئی نہیں کر سکتا"۔ راجر
کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ لوگ حد درجہ شاطر اور تیز ہیں۔ ہو
ہے کہ انہیں نگرانی کا شبہ ہو جائے اور وہ ایک بار ہاتھ سے نکل
تو پھر ہاتھ نہیں آ سکیں گے"...... نائف نے کہا۔

"انہیں گولی کیوں نہ مار دی جائے باس"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ ایک اور مسئلہ درمیان میں آ ٹپکا ہے۔ پہلے ہمارا بھی یہی
ل تھا اور اس گروپ کو بھی یہی معلوم تھا کہ لیبارٹری کانسگ
ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ لیبارٹری کیلئے جو مشینری آتی رہی
وہ برسٹن میں جمع کی جاتی رہی ہے اس لئے اب شک ہے کہ
رٹری میڈو میں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ گودام کسی سینڈیکیٹ کی
ل میں ہیں اس لئے یہ پاکیشیائی گروپ لازماً اس لیبارٹری کی
ن میں کام کرے گا اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ لیبارٹری کہاں

ٹریس ہوتی ہے اور جب لیبارٹری ٹریس ہو گئی تو میں اس گروپ کا فوری خاتمہ کر دوں گا"...... نائف نے کہا۔

"لیکن اس کا فائدہ۔ آپ باس سے کہیں وہ اعلیٰ حکام سے پوچھ کر آپ کو بتا دیں کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... راجر نے کہا۔

"اسے اس قدر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے کہ سوائے صدر اور پرائم منسٹر کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے جبکہ ڈیفنس سیکرٹری کو ذاتی طور پر علم ہے اور وہ بھی کسی کو نہیں بتاتے"...... نائف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری طرح محتاط رہ کر نگرانی کرنا"...... نائف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

ے سے برسٹن جانے والی فلائٹ میں عمران اپنے ساتھیوں
وجود تھا۔ اس بار وہ نئے میک اپ میں تھے اور ان کے
لباس بھی پہلے سے مختلف تھے لیکن اب عمران نے سب
کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ کسی صورت بھی پاکیشیائی
وئی لفظ بھی منہ سے نہ نکالیں کیونکہ پہلے بھی بریڈلے نے
یا تھا کہ ایئرپورٹ پر پاکیشیائی زبان میں بات کرنے کی
ان کی شناخت ہو گئی تھی۔ عمران کے ساتھ اس بار جولیا
تھی جبکہ باقی ساتھی مختلف سیٹوں پر موجود تھے۔

ب گورکھ دھندہ ہے مائیکل کہ کبھی ہمارا ٹارگٹ کہیں پہنچ
ور کبھی کہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں ہر طرف سے ڈاج دیا جا
جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

ٹ۔ ٹارگٹ ہمیشہ ڈبل ہی ہونا چاہئے۔ تب ہی لطف

آتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ سمجھ
تھی کہ عمران نے لفظ ٹارگٹ جس طرح مخصوص لہجے میں کہا۔
اس سے اس کی مراد کیا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ "...... جولیا نے کہنا شروع کیا۔

"سوری مارگریٹ۔ مجھے نیند آ رہی ہے"...... عمران نے فوراً
اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیٹ
پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں تو جولیا نے بے اختیار ہون
بھینچ لئے۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر غصے کے تاثرا
نمودار ہوئے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اچانک
اس کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ عمران نے اس کی بات اس
درمیان میں کاٹی ہے کہ یہاں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جو دشمنو
ایجنٹ ہے اور اس خیال کے آتے ہی جولیا نے بڑے محتاط انداز
فلائٹ میں موجود افراد کا جائزہ اس نقطہ نظر سے لینا شروع کر د
لیکن بظاہر اسے کوئی آدمی ایسا نظر نہ آیا جو اس قدر قریب ہو کہ ان
آواز سن سکتا ہو اور دور بیٹھے ہوئے افراد جن میں مرد بھی تھے ا
عورتیں بھی عام سے مسافر تھے۔ بہرحال جولیا ہونٹ بھینچ کر خامو
ہو گئی۔ اس کے سارے ساتھی مطالعہ میں مصروف تھے اور پھر ج
نے بھی سائیڈ سے رسالہ اٹھایا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو
جبکہ عمران آنکھیں بند کئے پشت سے سر ٹکائے باقاعدہ ہلکے ہلکے خرا
لینے میں مصروف تھا۔ پھر جہاز برسٹن کے ہوائی اڈے پر اتر گیا

اپنے ساتھیوں سمیت اس چھوٹے سے ایئرپورٹ سے باہر آ

ہمیں یہاں کوئی رہائش گاہ حاصل کرنی ہے"...... عمران نے
ور پھر وہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں قطار میں ٹیکسیاں
تھیں۔

"تمہارا نام کیا ہے مسٹر"...... عمران نے باہر کھڑے ڈرائیور
پوچھا۔

"رابرٹ جناب"...... ڈرائیور نے کہا۔

"تو مسٹر رابرٹ۔ ہم یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں لیکن ہمیں
لوں میں رہائش سے نفرت ہے۔ تم ہمیں کسی ایسی پارٹی کے
لے چلو جہاں سے ہمیں کوئی اچھی سی رہائش گاہ بھی مل سکے اور
یں بھی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو دو ٹیکسیاں لینی ہوں گی"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ہاں۔ دو ہی لیں گے"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے خود ہی
ری ٹیکسی کے ڈرائیور سے بات کی اور پھر واقعی انہوں نے نقد
سیکورٹی کے طور پر دے کر برسٹن کی ایک جدید کالونی میں واقع
کوٹھی کرائے پر حاصل کی جس میں دو کاریں بھی موجود تھیں۔

"اب بتاؤ کہ تم نے"...... جولیا نے ایک بار پھر بات کرتے
ئے کہا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ"...... عمران نے ایک بار پھر اس کی

بات درمیان میں کاٹتے ہوئے کہا اور جولیا یکلخت خاموش ہو گئی۔
عمران نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے پیڈ پر قلم سے لکھنا شروع کر
دیا اور جولیا سمیت سب ساتھی اس پر جھک گئے۔

" ٹھیک ہے مسٹر مائیکل۔ ہم ذرا مارکیٹ کا چکر لگا آئیں"۔
صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ میں اور مارگریٹ یہاں آرام کریں گے"۔ عمران نے
کہا۔

" ہاں۔ میں بھی تھک گئی ہوں"...... جولیا نے کہا تو صدیقی،
خاور، نعمانی اور چوہان چاروں کمرے سے باہر چلے گئے۔

" مس مارگریٹ۔ تمہارے بھی عجیب شوق ہیں۔ ادھر لکڑی کے
جنگل میں کیا سیاحت ہو سکتی ہے۔ یہاں نہ ہی جانور ہوں گے نہ
شکاری"...... عمران نے کہا۔

" جنگل تو ہو گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ تو ظاہر ہے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اور جب تم وہاں پہنچو گے تو پھر واقعی جنگل ہی ہو گا"۔ جولیا نے
کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اوہ۔ لطف آگیا تمہاری بات کا۔ لیکن جب جنگلی حسینہ بھی
ساتھ ہو گی تو پھر لامحالہ وہ سین وقوع پذیر ہو جائے گا جس میں قدیم
دور کا وحشی ایک ہاتھ میں بھاری سے پتھر کا گرز اور دوسرے ہاتھ میں
اس حسینہ کے بال ہوتے ہیں اور وہ بڑے فاخرانہ انداز میں اس

یٹتا ہوا غار کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے"...... عمران نے

یہ حسرت کاش کبھی پوری ہو سکے"...... جولیا نے کہا۔
تیار ہو جاؤ تو یقیناً پوری ہو سکتی ہے"...... عمران نے
ئے کہا۔
ری ہو گی۔ راستے میں ہی ٹھائیں کی سنسناتی آواز آئے گی
بار پھر اوندھے پڑے ہو گے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے

ہ کیسے۔ پتھر کے دور میں ٹھائیں کہاں سے آ سکتی
ران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
ل پتھر کے دور کا آدمی نہیں ہے"...... جولیا نے تنویر کا
نام لیتے ہوئے کہا۔
۔ وہ کہاں آ گیا۔ وہ تو اس بار ہمارے ساتھ آیا ہی
عمران نے کہا۔
ا کیا خیال ہے کہ وہ ساتھ نہیں ہے حالانکہ وہ ہر لمحے
رہتا ہے"...... جولیا نے کہا۔
ہے بہن بھائیوں میں بے مثال محبت ہوا کرتی ہے"۔
منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اس کے اس انداز پر بے
ڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک پڑے۔
داخل ہوا، اس کے کاندھے پر ایک آدمی لدا ہوا تھا۔

نعمانی کے پیچھے چوہان تھا۔
"چیک کر لیا تھا۔ یہ اکیلا تھا یا اس کے اور ساتھی بھی تھے"
عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"اکیلا تھا"...... نعمانی نے کہا اور اس نے بے ہوش آدمی
ایک صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔
"اس کی تلاشی لو چوہان"...... عمران نے کہا تو چوہان نے اس
تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اس کی جیب
ایک جدید ساخت کا ایک چوکور ڈبہ سا نکال لیا اور اسے میز پر
دیا۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا اور غور سے الٹ پلٹ کر د
لگا۔
"براڈم سسٹم۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... عمران نے اس ڈ
کو سائیڈ انگلی سے دباتے ہوئے کہا۔
"براڈم سسٹم۔ کیا مطلب"...... جولیا نے کہا۔
"یہ انتہائی جدید ترین ایجاد ہے جو دو کلو میٹر دور سے بھی ٹار
کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکتا ہے بلکہ اسے ساتھ ساتھ
بھی کرتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"تمہیں اس پر شک کیسے ہوا۔ یہ آدمی جہاز میں تو سب سے آخ
قطار میں بیٹھا ہوا تھا"...... جولیا نے کہا۔
"یہ اسی لئے آخری قطار میں تھا اور مطمئن تھا کہ براڈم سسٹم
کر رہا ہے اس لئے اسے کسی بات کی فکر نہ تھی لیکن شاید ا

تھا کہ پرواز کے دوران جہاز اکثر رخ بدلتا رہتا ہے جس کی
دھوپ کبھی تیز ہو جاتی ہے اور کبھی ہلکی اور تیز دھوپ کی
اس کی اوپر والی جیب میں براڈم سسٹم کے ایریل کے اوپر
ے پر نیلے رنگ کا نقطہ چمکنے لگتا ہے اور یہ نقطہ میں نے دیکھ
لئے میں نے تمہاری باتیں کاٹی تھیں"...... عمران نے کہا۔
ن اب وہ ایریل کہاں ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔
ب یہ اس کے اندر ڈال دیا گیا ہے۔ وہاں اس لئے نکال کر
ں رکھا گیا تھا کہ جہاز کی مشینری کی مخصوص آواز ہماری گفتگو
کرنے میں رکاوٹ بنتی تھی جبکہ زمین پر ایسا نہیں ہے"۔
ے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
کس کا آدمی ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے کہا۔
یناً سیکرٹ سروس کا آدمی ہو گا۔ یہاں کوئی رسی تلاش کرو۔
ور خاور کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔
باہر نگرانی کر رہے ہیں"...... چوہان نے کہا اور کمرے سے
گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا
ا۔ اس نے نعمانی کی مدد سے اس آدمی کو صوفے کی کرسی کے
ندھ دیا۔
چھی طرح باندھنا۔ اس کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہے"۔
ے مسکراتے ہوئے کہا۔
ں نے افریقی ناٹ لگائی ہے عمران صاحب۔ اسے یہ نہ کھول

سکے گا"...... چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو نعمانی
آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر
ظاہر ہے اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا تھا اور پھر جب
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو
پیچھے ہٹ گیا۔
"تم دونوں بھی باہر جاؤ اور نگرانی کرو۔ عقبی طرف کا بھی
رکھنا۔ یقیناً اس کے ساتھی بھی ہوں گے"...... عمران نے
نعمانی اور چوہان دونوں ہی سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔ اس
اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔
"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ م۔ م۔ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم
ہو"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے
میں کہا۔
"تم تو ہمارے ساتھ سراگ سے آئے ہو مسٹر اس لئے تم
ہمیں بہت اچھی طرح پہچانتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
"م۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا۔ کون ہو تم"...... اس آدمی
چونک کر کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ابتدائی حیرت سے نکل
ہے۔
"تمہارا تعلق یقیناً سلاکیہ سیکرٹ سروس سے ہے اور تم اس
چیف ایجنٹ نائف کے ماتحت ہو جبکہ تمہارا چیف باس تھا"

...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ میرا کوئی تعلق کسی سروس سے نہیں ہے۔
تو یہاں لکڑی کا کاروبار کرنے آیا ہوں"...... اس آدمی نے جواب

"اس کاروبار میں براڈم سسٹم کہاں کام کرتا ہے"...... عمران
کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔
"براڈم سسٹم۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... اس نے کہا۔
"پہلے تو اپنا نام بتا دو تاکہ گفتگو درست انداز میں ہو سکے"۔
ان نے کہا۔
"میرا نام کلر ہے"...... اس آدمی نے کہا۔
"تو مسٹر کلر۔ نائف تو یقیناً کانسگ میں ہو گا لیکن اس نے
ہیں کیوں ہمارے ساتھ سراگ سے یہاں بھجوایا ہے۔ تم نے اسے
اگ سے کیا رپورٹ دی تھی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میں نے کہا تو ہے کہ میں کسی نائف کو نہیں جانتا۔ میں تو
ی کا کاروبار کرتا ہوں اور اکثر یہاں آتا رہتا ہوں"...... کلر نے

"اوکے۔ میں تو تمہارا اس لئے لحاظ کر رہا تھا کہ تم بھی ہمارے
پیشہ ہو لیکن اگر تمہیں شوق ہے کہ تم پر تشدد کیا جائے تب تم
ب کچھ بتاؤ گے تو تمہاری مرضی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
ں کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ سب غلط ہے۔ میں واقعی کاروباری آدمی ہوں"...... کلر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکالا پھر کرسی سے اٹھا اور کرسی اٹھا کر کلر کے قریب رکھی اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ کلر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ کی گونج باقی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کلر کے منہ سے دوسری چیخ نکلی۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے۔

"اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ گھمایا اور خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور کلر کی حالت غیر ہو گئی۔ اس کی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بولو۔ سب کچھ بتا دو۔ سب کچھ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور دوسری ضرب لگا دی۔

"رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں"...... کلر کے منہ سے مسلسل بتاتا ہوں کی آواز نکلنے لگی۔

"بولو ورنہ"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"نائف نے مجھے بھیجا ہے۔ نائف نے۔ تاکہ تمہاری یہاں نگرانی کی جا سکے"...... کلر کے منہ سے نکلا۔

"نائف کو تم نے سراگ سے کیا رپورٹ دی تھی"...... عمران

چھا تو کلر نے ایئرپورٹ سے لے کر ہوٹل اور پھر بریڈلے کے
میں ہونے والی ان کی گفتگو کی ریکارڈنگ کے بارے میں
بتا دی۔

میں نے تمہاری اور بریڈلے کے درمیان ہونے والی گفتگو کا
نائف کو فون پر سنوایا تھا جس پر نائف نے مجھے کہا کہ میں
سے تمہارے ساتھ جاؤں اور وہاں ہونے والی تمام کارروائی
رٹ کروں"...... کلر نے کہا۔

س کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

وہ کانسگ کے ہوٹل فروٹی کے کمرہ نمبر بارہ میں موجود
...... کلر نے بتایا اور ساتھ ہی اس نے ہوٹل کا فون نمبر بھی بتا

س کے ساتھ وہاں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

چھ آدمی وہ ساتھ لے گیا تھا"...... کلر نے جواب دیا۔

جولیا۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو"...... عمران نے کہا تو
تیزی سے اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر ایک طرف موجود ڈسٹر
اٹھایا اور اسے کلر کے منہ میں ٹھونس دیا تو عمران نے پاس
ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

یڈسٹن سے کانسگ کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا

تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور
ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فروٹی ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا
دی۔

"میرا نام کلر ہے اور میں کمرہ نمبر بارہ میں مسٹر نائف سے با
کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کلر کی آواز اور لہجے میں کہا تو سا
بیٹھے ہوئے کلر کے مسخ شدہ چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آ
لیکن منہ میں کپڑا ہونے کی وجہ سے وہ بول نہ سکا تھا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ نائف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤد
آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں کلر بول رہا ہوں۔ برسٹن سے"۔ عمران نے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... نائف نے کہا۔

"باس۔ انہوں نے یہاں ایک کالونی میں کوٹھی لے لی ہے
وہاں موجود ہیں اور وہ آپس میں ایسی کوئی گفتگو نہیں کر رہے
میں کوئی نئی بات سامنے آسکے۔ لگتا ہے کہ وہ یکلخت محتاط ہو
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں انہوں نے تمہیں چیک تو نہیں کر لیا"...... نا
نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے باس۔ ویسے میں نے اپنے طور پر تو یہ خیال رکھا

لہ میں تو براڈم سسٹم سے ان کی نگرانی کر رہا ہوں"۔ عمران نے

"وہ انتہائی شاطر اور خطرناک لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا
کہ راجر کو ان کی نشاندہی کرا دو اور خود پیچھے ہٹ جاؤ"۔ نائف
ہا۔

"راجر کہاں ہے باس"...... عمران نے کہا۔

"وہ اپنے دو ساتھیوں سمیت برسٹن پہنچ رہا ہے یا پہنچ گیا ہو گا۔
ہوٹل ریجنٹ میں تم اس سے رابطہ کر سکتے ہو"...... نائف نے
دیا۔

"ٹھیک ہے باس"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے
ختم ہونے پر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
یس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

"ہوٹل ریجنٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
ر بتا دیا گیا اور عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون
اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریجنٹ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔

"میرا نام کلر ہے۔ یہاں مسٹر راجر ہوں گے۔ ان سے بات کرا

دیں"...... عمران نے کہا۔
"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے
گیا۔
"ہیلو۔ راجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آ
سنائی دی۔
"راجر۔ میں کلر بول رہا ہوں۔ ابھی میں نے باس نائف
بات کی ہے تو انہوں نے تمہارے بارے میں بتایا کہ میں تم
پاکیشیائی ایجنٹوں کی نشاندہی کرا کے خود پیچھے ہٹ جاؤں اس
میں نے تمہیں کال کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہم ابھی یہاں پہنچے ہیں۔ کیا ہوا۔ کہاں ہیں وہ لوگ"۔ دو
طرف سے پوچھا گیا۔
"میں خود آ رہا ہوں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... عمران
کہا۔
"اوہ۔ کوئی خاص بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آجاؤ"۔ راجر نے کہ
"ہاں۔ ایک نہیں بہت سی باتیں کرنی ہیں"۔ عمران نے کہا
"ٹھیک ہے آجاؤ۔ میں یہاں کمرہ نمبر دو میں ہوں"...... دو
طرف سے کہا گیا۔
"او کے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"جولیا۔ جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ"...... عمران نے کہا تو
اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی د

اور چوہان اندر آگئے اور پھر باقی ساتھی بھی اندر آگئے۔
تم چاروں کار میں جاؤ اور ہوٹل ریجنٹ کے کمرہ نمبر دو میں
کا خاص آدمی راجر موجود ہے۔ اس کے دو ساتھی بھی اس کے
ہیں۔ میں نے کلر کی آواز میں اس سے بات کی ہے۔ تم ان
کو اغوا کر کے یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔
آپ نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہو گی"...... صدیقی نے کہا۔
ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔
ہمیں بتائیں آپ نے کیا پوچھنا ہے۔ ہم پوچھ لیں گے ورنہ
ہوٹل میں انہیں اغوا کر کے یہاں لے آنا خاصا مسئلہ بن
گا"...... صدیقی نے کہا۔
تو پھر میں اور جولیا چلے جاتے ہیں۔ تم یہیں رک جاؤ۔ اس کلر
ل رکھنا فی الحال اسے زندہ رہنا چاہئے"...... عمران نے اٹھتے
ے کہا۔
میرا یہ مطلب نہیں تھا عمران صاحب کہ ہم یہ کام نہیں کر
میں نے تو ایک تجویز دی تھی"...... صدیقی نے پریشان ہوتے
ے کہا۔
تم نے ان سے کیا پوچھ گچھ کرنی ہے۔ وہ تو خود کہہ رہے ہیں کہ
ہی کانسگ سے یہاں پہنچے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے
چونکہ وہ عمران کے ساتھ رہی تھی اس لئے وہ بھی گفتگو سنتی رہی

"انہیں لازماً نائف نے بریف کر کے بھیجا ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ان کا مقصد صرف ہمیں ہلاک کرنا ہے اور بس اس لئے ان کو فوراً ہلاک کر دیا جائے اس کلر سمیت"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اس طرح نائف چونک پڑے گا اور پھر جب تک نائف ختم نہیں ہوتا ہم یہاں اپنا مشن مکمل ہی نہیں کر سکیں گے۔ ابھی تو ہم نے اس سینڈیکیٹ سے نمٹنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس سینڈیکیٹ سے عمران صاحب۔ آپ ہمیں بتائیں یہ کام ہم آپ سے زیادہ آسانی سے کر لیں گے"...... اس بار چوہان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ دوسروں کو ہلاک کرنے میں تم مجھ سے زیادہ تیز ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا واقعی یہی مطلب تھا۔ ہمیں معلوم ہے کہ اب آپ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں اور بوڑھوں کی طرح آپ کے دل میں بھی اب رحم اور ہمدردی بھرتی جا رہی ہے۔ اب آپ خوفناک مجرموں پر بھی رحم کھانا شروع کر دیتے ہو"...... چوہان نے کہا۔

"سنا تم نے جولیا۔ عبرت پکڑو اس وقت سے جب چوہان کا کہنا واقعی سچ ثابت ہونا شروع ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو میں کیا کروں۔ کیا گزرتے ہوئے وقت کو روک لوں"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم آخر ڈپٹی چیف ہو۔ صفدر کو حکم دے سکتی ہو لیکن تم اس سے کہتی ہی نہیں اور میری بات وہ مانتا نہیں"...... عمران نے بڑے

ے لہجے میں کہا۔

اکیلے یہاں رہو۔ ہم وہاں ہوٹل جا رہے ہیں اور جو ہماری ئے گی کریں گے۔ آؤ صدیقی اور ساتھیو"...... جولیا نے منائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی گئی۔

حکم ہے عمران صاحب"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے

اری ڈپٹی چیف ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران و صدیقی مسکراتا ہوا مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل کے پیچھے باقی ساتھی بھی چلے گئے تو عمران خود آگے بڑھا اور کلر کے منہ میں ٹھونسا ہوا کپڑا کھینچ لیا۔ کلر نے زور زور سے لینا شروع کر دیں۔

انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ لیکن یہ تمہارے ہاری بات ہی نہیں مانتے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم بچ گئے تم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو موت کا شکار ہو جاتے"۔ کلر

ا۔ وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

ر انتہائی تیز اور ہوشیار آدمی ہے۔ وہ نائف کا دست راست نے اس سے خاص باتوں کا ذکر کیا ہے اور اب وہ لامحالہ ا اور جب وہ چوکنا ہو جائے تو پھر وہ انتہائی بے رحم قاتل بن

جاتا ہے"...... کلر نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ چوکنا یعنی چار کانوں والا ہو جائے گا جبکہ میرے ساتھیوں کی تعداد پانچ ہے اس لئے ان سب کے کان ملا کر دس بنتے ہیں اس طرح تم خود بتاؤ کہ چوکنا دس گنا کے مقابلے میں کیا کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ کبھی تو تم دنیا کے سب سے بڑے احمق بن جاتے ہو اور کبھی انتہائی عقل مند"...... کلر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھ لو یا عقل مند۔ میں تمہیں یہ بات بتا دوں کہ میرے پاس ایک مشین پسٹل موجود ہے اور اس میں میگزین بھ ہے اور میرے جسم میں اتنی طاقت بھی ہے کہ میں ٹریگر دبا سکوں ا یہ بھی بتا دوں کہ نشانہ بازی میں مجھے عالمی ایوارڈ مل چکا ہے کیونکہ نشانہ بازی کے مقابلے میں جب میں نے فائرنگ کی تو گولیاں بجائے سامنے موجود ٹارگٹ کو لگنے کے سائیڈ پر کھڑے ممتحن کو لگیں اور وہ بے چارہ میرے بہترین نشانے کی داد دیتا ہوا راہی ملک عد ہو گیا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے سا ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے چھوڑ دو۔ میں یہاں سے جاؤں گا"...... کلر نے عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سفاکی گھبراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنے ساتھیوں کو جان بوجھ کر وہاں بھیجا ہے کیو

ے ایک سودے بازی کرنا چاہتا ہوں جس کی اجازت شاید ہاتھی نہ دیتے۔ میں تمہیں خاموشی سے آزاد کر سکتا ہوں تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ نائف خود یہاں کیوں نہیں آ رہا۔ تمہیں کیوں بھیج دیا ہے اور اب راجر اور اس کے ساتھیوں یا ہے لیکن وہ خود وہیں کانسگ میں موجود ہے۔ کیوں"۔ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ے کیا معلوم۔ باس نائف کو معلوم ہو گا"...... کلر نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ پھر تم فارغ ہو۔ میں خود ہی نائف سے پوچھ لوں عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

ل جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ تم مجھ سے یہ بات کیوں پوچھ رہے .. کلر نے کہا۔

ں لئے کہ میں نے تمہارے لہجے اور تمہاری آواز میں اس سے ا ہے اور اس نے جو لہجہ اختیار کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے ے اس سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں اور تم اس کے دست ہو۔ تمہیں اس کی ہر بات کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

یا تم مجھے واقعی آزاد کر دو گے"...... کلر نے چند لمحے خاموش ے بعد کہا۔

ں"...... عمران نے جواب دیا۔

س لئے کہ باس نائف کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کانسگ میں یہاں صرف ڈاج دینے کے لئے مشینری کو سٹور کرنے کے

گودام بنائے گئے تھے لیکن یہاں سے مشینری خاموشی سے واپس کانسگ پہنچا دی جاتی تھی۔ یہ انتظام اسرائیل نے کیا تھا تاکہ لیبارٹری ہر لحاظ سے خفیہ رہے اس لئے نائف کو معلوم ہے کہ اگر تم لوگ برسٹن میں ہلاک ہو گئے تو ٹھیک ورنہ لامحالہ تم واپس کانسگ پہنچو گے"...... کلر نے کہا۔

"کیا نائف کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ لیبارٹری کانسگ میں ہے اور بس"...... کلر نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا اور تمہیں اس نے کیوں بتایا ہے یہ سب کچھ"...... عمران نے کہا۔

"میں سراگ میں تھا جب مجھے باس نائف نے حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ فلائٹ میں سوار ہو کر برسٹن جاؤں اور تمہاری نگرانی کروں تاکہ راجر اور اس کے ساتھی کانسگ سے وہاں پہنچ کر تمہارا خاتمہ کر سکیں اور اس نے کہا کہ وہ خود کانسگ میں ہی رہے گا۔ میں نے پوچھ لیا کہ جب لیبارٹری برسٹن میں ہے اور دشمن بھی برسٹن پہنچ رہے ہیں تو وہ خود کیوں کانسگ میں ٹھہرے گا تو اس نے بتایا کہ اس نے رسالڈن سے معلوم کر لیا ہے کہ اصل لیبارٹری کانسگ میں ہی ہے برسٹن میں نہیں اس لئے اگر تمہارا گروپ یہاں ناکام ہو گیا تو لامحالہ گھوم پھر کر وہ واپس کانسگ ہی آئے گا اس لئے وہ خود وہاں

ہے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ برسٹن پہنچ جائے اور تم لوگ
کر کانسگ پہنچ جاؤ اور مشن مکمل کر لو"...... کلر نے
ہوئے کہا۔

تم نے یہ بات کیوں کی ہے کہ اسے لیبارٹری کا درست
معلوم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

لئے کہ میں نے اس سے پوچھا تھا لیکن اس نے بتایا کہ
نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ یہ نہیں بتائے گا اور اس نے نہیں
ف کی وجہ سے وہ اسے مجبور نہیں کر سکتے"...... کلر نے

الڈن کون ہے"...... عمران نے کہا۔

ب کا سب سے بڑا بدمعاش، غنڈہ، گینگسٹر اور مخبر۔ باس
بہت گہرا دوست ہے ورنہ وہ کسی سے سیدھے منہ بات
طرف کسی سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ پورے کانسگ
دہشت طاری رہتی ہے"...... کلر نے جواب دیتے ہوئے

مین ٹھکانہ کون سا ہے"...... عمران نے کہا۔

ڈن کلب"...... کلر نے جواب دیا تو عمران نے آگے بڑھ
منہ سے نکلا ہوا کپڑا اٹھایا اور پھر ہاتھ سے اس کے جبڑے
نے کپڑا دوبارہ کلر کے منہ میں ٹھونس دیا اور پھر فون کا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رسالڈن کلب کا نمبر دیں اور اگر رسالڈن کا کوئی خاص نمبر ہو
وہ بھی بتا دیں "...... عمران نے کہا۔

" کلب کا نمبر ہے جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سا
ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے
اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

" رسالڈن کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آ
سنائی دی لیکن لہجہ چیختا ہوا اور انتہائی کرخت تھا۔

" نائف بول رہا ہوں۔ رسالڈن سے بات کراؤ "...... عمران
نائف کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے موجود کر
آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم
میں کہا گیا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن انتہائی کرخت آ
سنائی دی۔

" نائف بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" اب کیا ہوا ہے نائف۔ ابھی چند منٹ پہلے تو تم نے بات
ہے "...... اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اخ
چونک پڑا۔

پھر کیا ہوا۔ کیا دوبارہ بات نہیں کی جا سکتی "...... عمران نے
ے لہجے میں بے تکلفانہ انداز میں کہا۔

ں نے تمہیں کئی بار بتایا ہے کہ میں نے حلف لیا ہوا ہے کہ
رٹری کا محل وقوع کسی کو نہ بتاؤں اور حلف بھی بیت
کا لیا ہے اور تم ہو کہ مسلسل اس بات پر اصرار کر رہے
رسالڈن نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

ھے اس لئے فکر ہے کہ تمہارے اسرائیل کی انتہائی قیمتی
دشمن تباہ کر دیں گے "...... عمران نے نائف کے لہجے میں

نہیں۔ جب لیبارٹری کا چیف سیکورٹی انچارج اسرائیل کا
ایجنٹ کرونی ہو تو کس کی جرأت ہے کہ وہاں وہ دوسرا
ی لے سکے۔ تم بے فکر رہو اور سنو۔ اب مجھے فون نہ کرنا۔
ے اہم میٹنگ میں مصروف ہوں "...... رسالڈن نے انتہائی
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران
ے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے باہر سے
ی آوازیں ابھریں اور عمران چونک کر مڑا لیکن دوسرے لمحے
ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے
در آنے والے جولیا اور اس کے ساتھی تھے۔

ا۔ تو شکاریوں نے شکار کھیلا ہے یا نہیں "...... عمران نے
تے ہوئے کہا۔

"ہم نے راجر اور اس کے دو ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے" صدیقی نے کہا۔

"مبارک ہو۔ یہ تو بڑی زبردست کامیابی ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا۔

"تم نے یہاں کیا جھک ماری ہے"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے میک اپ تبدیل کر لو اور لباس بھی۔ ہم نے فوری طور کانسنگ پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ تمہارے بعد میں نے اس کلر سے پوچھ گچھ کی اس کے مطابق لیبارٹری واقعی کانسنگ میں ہے اور ایک گینگ رسالڈن اس کا محل وقوع بھی جانتا ہے اور اب ہم نے وہاں پہنچ اس رسالڈن کو گھیرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر اسے معلوم تھا تو تم نے خواہ مخواہ ہمیں راجر وغیرہ سے کچھ کرنے کی ہدایت کر دی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"میں دراصل تم لوگوں کو وہاں بھیجنا چاہتا تھا کہ تم ان کا خاتمہ کر دو اور تمہیں کل کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ تم سے کام نہیں لیا جاتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کلر کے منہ میں موجود کپڑا باہر کھینچ کر ایک طرف ڈال دیا۔

"تم۔ تم نے راجر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ مکن ہے۔ راجر تو انتہائی شاطر اور ہوشیار آدمی ہے"۔ کلر نے سانس لینے کے بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ں نے واقعی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تھی۔ اس نے یوں کو علیحدہ چھپایا ہوا تھا اور اس کے دونوں ساتھی انتہائی ین لوگ تھے۔ ان دونوں کے پیر پردوں کے نیچے سے صاف ے تھے اور پھر اس راجر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل کی کوشش کی جس کے نتیجے میں وہ خود اور پردے کے پیچھے ں کے دونوں ساتھی چند لمحوں میں ختم ہو گئے اور ہماری پوچھ سرت ہمارے دل میں ہی رہ گئی"...... صدیقی نے کہا۔

لدی کرو لباس وغیرہ تبدیل کرو۔ اب اس کا خاتمہ بھی کریں ں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کا رخ کلر کی طرف کر دیا۔

م۔ تم نے مجھے آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا"...... کلر نے بری برائے ہوئے لہجے میں کہا۔

ں دنیا سے آزاد ہو رہے ہو۔ ویسے شاید میں تمہیں چھوڑ دیتا نے خود دیکھا ہے کہ میرے ساتھیوں نے میری رحم دلی کو کی نشانی سمجھنا شروع کر دیا ہے اور میں ابھی کنوارہ ہوں اس پے کی بات میں برداشت نہیں کر سکتا ورنہ صاف انکار بھی ہے۔ کیوں جولیا"...... عمران نے کہا۔

"تم عمر کے لحاظ سے نہ سہی جذبات کے لحاظ سے بہرحال بوڑھے
ہو"...... جولیا نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی جولیا کی بات پر
کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا
تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کلر ہلکی سی چیخ مار کر چند لمحے تڑپا
پھر ساکت ہو گیا۔

"اب تو میں نے تمہاری ڈیمانڈ پوری کر دی ہے۔ بندھے ہو
بے بس پر فائر کھول دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسی بات پر تو مس جولیا کو آپ سے گلہ ہے کہ آپ انتہائی
رحم اور سفاک واقع ہوئے ہیں۔ کیوں مس جولیا"...... صدیقی
کہا۔

"تم شاید مذاق کر رہے ہو جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عمران انتہا
سفاک اور سنگدل آدمی ہے۔ اس کے دل میں کوئی جذبہ سرے
پیدا ہی نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب۔ اب آپ واقعی اپنی سنگدلی کو پھول دل
تبدیل کر ہی دیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور پھول بھی بغیر کانٹے کے"...... چوہان نے کہا تو کمرہ
اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں موجود نائف نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ نائف بول رہا ہوں"...... نائف نے کہا۔

"تھامسن بول رہا ہوں نائف"...... دوسری طرف سے چیف کی
سنائی دی۔

"اوہ۔ باس آپ۔ آپ نے یہاں کا نمبر کیسے معلوم کر لیا"۔ نائف
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے نائف کہ اس بار تم نے غفلت کی انتہا کر
مجھے تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم سیکرٹ سروس کے ارکان کا
لاپرواہی سے خاتمہ کراتے چلے جاؤ گے"...... تھامسن نے انتہائی
لہجے میں کہا تو نائف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف"...... نائف نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم نے لاپرواہی کی حد کر دی ہے۔ جب تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے مقابلے پر انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ کام کر رہے ہیں تو تم نے اپنے آدمیوں کو اس طر آگ میں جھونک دیا ہے اور خود ایک طرف بیٹھے صرف تماشہ دیکھ رہے ہو"...... تھامسن کے لہجے میں بے حد غصہ تھا۔

" چیف۔ آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ پلیز آپ کھل کر با کریں"...... نائف نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ اسے شا چیف کی ان باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔

" تم نے راجر سمیت تین افراد کو برسٹن بھیجا تھا اور اس ساتھ ہی تم نے کلر کو بھی بھیجا تھا۔ بولو۔ بھیجا تھا ناں"۔ تھام نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ بھیجا تھا"...... نائف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" وہ سب مارے جا چکے ہیں"...... دوسری طرف سے تھامسن کہا تو نائف بے اختیار اچھل پڑا۔

" مارے جا چکے ہیں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ کیسے مارے سکتے ہیں"...... نائف کے لہجے میں انتہائی بے یقینی تھی۔

" ہاں۔ راجر اور اس کے دو ساتھی ریجنٹ ہوٹل میں ہلاک ہو ہیں۔ ان کی خصوصی جیبوں سے پولیس کو ان کے سیکرٹ کارڈ گئے۔ اسی طرح ایک اور لاش ایک رہائشی کوٹھی سے ملی ہے۔

صی جیب سے بھی سیکرٹ کارڈ پولیس کو مل گیا جس پر کے اعلیٰ حکام نے براہ راست مجھ سے رابطہ کیا۔ جب انہوں کارڈوں کے نمبر بتائے تو میں سمجھ گیا کہ ہوٹل میں ہلاک الوں میں سے ایک راجر ہے اور باقی اس کے دو ساتھی ہوں رہائش گاہ میں ہلاک ہونے والا کلر تھا۔ اس پر میں سمجھ گیا نے انہیں برسٹن بھیجا ہو گا جس پر میں نے تمہارے سیکشن ے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ تم کانسگ میں ہو اور فروٹی یں ہو۔ چنانچہ میں نے یہاں کال کی ہے"...... تھامسن نے ف کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

سب کیسے ہو گیا چیف۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میری کلر سے ئی ہے۔ کلر تو براڈم سسٹم سے عمران اور اس کے ساتھیوں نی کر رہا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کی لاش ایک کوٹھی سے ملی ہے"...... نائف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

ائف اب مزید حیرت وغیرہ چھوڑو اور کام کرنے کے موڈ میں آ نہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ سلاکیہ کی پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ گے"...... تھامسن نے تیز لہجے میں کہا۔

یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھ سے واقعی بھیانک غلطی ہے کہ میں نے راجر اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیج دیا تھا یہاں رک گیا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اول تو کلر جیسا آدمی

کسی صورت سامنے نہیں آسکے گا اور راجر اور اس کے ساتھی آسانی سے ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میرے اپنے ساتھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے"...... نائف نے کہا۔

" تم خود کانسگ کیوں گئے تھے"...... تھامسن نے کہا۔

" چیف۔ مجھے یہاں ایک حتمی اطلاع مل گئی تھی کہ لیبارٹری کانسگ میں ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ اطلاع ملی تھی کہ مشینری برسٹن لے جائی گئی تھی لیکن مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ صرف ڈاج دینے کے لئے کیا گیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ اول راجر ان کا خاتمہ کر دے گا اور اگر نہ کر سکا تو لامحالہ یہ لوگ یہاں واپس آئیں گے اور یہاں میں ان کا خاتمہ کر دوں گا ورنہ ایسا بھی سکتا ہے کہ میں ان کے پیچھے وہاں جاؤں اور یہ وہاں سے کانسگ آکر اپنا مشن مکمل کر لیں لیکن یہ بات میرے ذہن میں بھی نہ تھی کہ راجر، اس کے ساتھی اور کلر ہلاک ہو جائیں گے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ میں اب ان لوگوں کو انتہائی عبرتناک موت ماروں گا" نائف نے کہا۔

" کیا راجر یا کلر کو اس بات کا علم تھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری کانسگ میں ہے"...... تھامسن نے پوچھا۔

" صرف کلر کو معلوم تھا۔ راجر کو نہیں"...... نائف نے جواب دیا۔

" تو پھر سن لو کہ انہوں نے لامحالہ کلر سے یہ بات معلوم کر

اور اب وہ سیدھے تمہارے پاس پہنچ جائیں گے"...... تھامسن ہا۔

آجائیں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب جلد ہی آپ کو خوشخبری لی"...... نائف نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن ئف نے کریڈل دبا دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ راجر اور کلر واقعی اس کے دست ت تھے اور اسے ان دونوں پر بے حد اعتماد تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا تا رہا پھر بے اختیار چونک پڑا۔ چونکہ اس نے رسیور نہ رکھا تھا ے کریڈل دبایا تھا اس لئے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے ع کر دیئے۔

" رسالڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز ی دی۔

" نائف بول رہا ہوں۔ رسالڈن سے بات کراؤ"...... نائف نے

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ رسالڈن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسالڈن کی سنائی دی لیکن اس کا لہجہ سن کر نائف بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا۔ یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو رسالڈن"۔ نائف قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے بھی تو میرا ناطقہ بند کر دیا ہے نائف۔ ہزار بار کہا ہے کہ

میں حلف کی وجہ سے تمہیں لیبارٹری کا محل وقوع نہیں بتا سکتا لیکن تم بازہی نہیں آرہے۔ بار بار فون کر رہے ہو"...... رسالڈن نے کہا۔

" میں نے تو تمہیں بس ایک بار کہا تھا۔ پھر تو نہیں کہا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں بار بار فون کر رہا ہوں۔ کیا مطلب"...... نائف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تمہارا تیسرا فون ہے"...... رسالڈن نے کہا۔

" تیسرا نہیں دوسرا۔ تیسرا کیسے"...... نائف نے کہا۔

" ابھی ایک گھنٹہ پہلے تمہارا دوسری بار فون آیا تھا اور یہی بات ہوئی تھی"...... رسالڈن نے کہا تو نائف بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ ایک گھنٹہ پہلے۔ اوہ نہیں۔ میں نے تو فون نہیں کیا تمہیں"...... نائف نے کہا۔

" اور کس نے کیا تھا۔ کیا اب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں تمہاری آواز نہیں پہچانتا"...... رسالڈن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ سنو رسالڈن۔ میری بات سنو۔ اب میرے ذہن میں ساری بات آگئی ہے۔ ایک گھنٹہ پہلے میں نے تم سے بات نہیں کی تھی بلکہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے میرے لہجے اور آواز میں بات کی ہو گی"...... نائف نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب تم بھی میرے ساتھ مذاق کرو گے"...... رسالڈن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

میں درست کہہ رہا ہوں۔ تمہاری بات سن کر مجھے یاد آگیا ہے کیشیائی ایجنٹ علی عمران دوسروں کی آواز نقل کرنے کا انتہائی ہے اور اب تمہاری بات سن کر مجھے اس بات پر یقین ہو گیا ہے میں نے واقعی دو گھنٹے ہو گئے ہیں تمہیں فون نہیں کیا"۔ نے کہا۔

لیکن وہ مجھے کیوں فون کرے گا۔ اس کا مجھ سے کیا تعلق"۔ ڈن نے کہا۔

سنو۔ وہ لوگ لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اطلاع ملی تھی کہ لیبارٹری برسٹن میں ہے لیکن چونکہ مجھے تم بتا دیا تھا اور میں نے اپنے دست راست کلر کو بتا دیا تھا۔ چونکہ لاش اس کی رہائش گاہ سے ملی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کلر سے معلوم کیا اور پھر اس نے پہلے مجھ سے کلر کے لہجے اور آواز بات کی اور پھر میرے لہجے میں تم سے بات کی اور اس طرح وہ م ہو گیا کہ لیبارٹری برسٹن میں نہیں بلکہ یہاں کانسگ میں ...... نائف نے کہا۔

لیکن میں نے تو اسے یہ نہیں بتایا کہ لیبارٹری کا محل وقوع کیا ...... رسالڈن نے کہا۔

" انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں لیبارٹری کا محل وقوع م ہے اور اب وہ لازماً تم پر ریڈ کریں گے اور اب ہم زیادہ آسانی ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ کیا تم اس معاملے میں دلچسپی لو

گے"...... نائف نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں خود یہودی ہوں اور اسرائیل کے لئے یہ انتہائی اہم لیبارٹری ہے۔ میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ اس کی طرف کوئی ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھے اس لئے تم بے فکر رہو۔ مجھے صرف ان لوگوں کے بارے میں تفصیل بتا دو پھر میں جانوں اور یہ لوگ۔ تمہیں ان کی لاشیں مل جائیں گی"...... رسالڈن نے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے کلب کے باہر پکٹنگ کروں گا۔ اگر تو یہ لوگ شناخت ہو گئے تو میں انہیں باہر ہی ختم کر دوں گا ورنہ تم ان کا خاتمہ کر دینا"...... نائف نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح میری توہین ہو گی۔ تم ایک سائیڈ پر رہو۔ میں ان سے نمٹ لوں گا"...... رسالڈن نے کہا۔

"لیکن سوچ لو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں"...... نائف نے کہا۔

"تم بار بار یہ بات کر کے میری توہین کر رہے ہو۔ البتہ اگر تم چاہو تو میرے کلب میں آکر بیٹھ جاؤ پھر اپنی آنکھوں سے تماشہ دیکھنا"...... رسالڈن نے کہا۔

"لیکن تم کیا کرو گے۔ مجھے بتاؤ تو سہی"...... نائف نے کہا۔

"جیسے ہی یہ لوگ کلب میں داخل ہوں گے چاروں طرف سے ان پر فائرنگ شروع ہو جائے گی اور کیا کرنا ہے میں نے"۔ رسالڈن نے کہا۔

تم ان کی شناخت کیسے کرو گے"...... رسالڈن نے کہا۔
اؤ گے۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... رسالڈن نے

ہی تو اہم مسئلہ ہے۔ وہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ وہ
یک اپ میں آسکتے ہیں۔ البتہ صرف اتنی اطلاع ملی ہے کہ
یک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ ان کے لیڈر کا
علی عمران اور اس کا فرضی نام مائیکل ہے اور سنا ہے کہ
یں وہ ہمیشہ اپنا نام مائیکل ہی رکھتا ہے"...... نائف نے

ال وہ کلب میں آکر میرے بارے میں پوچھیں گے۔ پھر
ت وہیں موقع پر ہی واقع ہو جائے گی"...... رسالڈن نے

ل ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہیں موجود رہوں گا اور
ے کوئی کمی رہی تو وہ میں پوری کر دوں گا۔ بہرحال ان کا
ورت میں ہونا چاہئے"...... نائف نے کہا۔
مداخلت نہ کرنا نائف ورنہ میرے آدمی تم پر بھی فائر کھول
"...... رسالڈن نے کہا۔
۔ پھر تو واقعی مجھے سائیڈ پر رہنا چاہئے کیونکہ غلط فہمی بھی پیدا
ہے"...... نائف نے کہا۔
۔ تم سائیڈ پر رہو۔ البتہ میرا وعدہ کہ تمہیں ان کی لاشیں

ل جائیں گی۔ تم فروٹی میں رہ رہے ہو ناں"...... رسالڈن نے

" نہیں۔ اب میں اس ہوٹل کو چھوڑ دوں گا۔ تم میری ٹر
فریکونسی لکھ لو اس پر میرا تمہارا رابطہ رہے گا اور تم مجھے اپنی فریک
بتا دو"...... نائف نے کہا۔

" ٹرانسمیٹر پر بات کرنے سے بہتر ہے کہ تم مجھے ہوٹل فو
دینا اور تم اپنا پورا نام بتانا۔ اس طرح تمہاری شناخت ہو جا
تاکہ اگر وہ عمران تمہاری آواز میں بات کرنے کی کوشش کر
چیک کر لیا جائے"...... رسالڈن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن تم مجھے کس نمبر پر کال کرو گے"......
نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ میں تمہیں ایک کوٹھی دے دیتا ہوں۔ د
فون نمبر مجھے معلوم ہے۔ تم وہیں شفٹ ہو جاؤ۔ وہاں تم
مطلب کی ہر چیز موجود ہو گی"...... رسالڈن نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ"...... نائف نے کہا۔

" برکلے اسکوائر کوٹھی نمبر پینتیس۔ وہاں میرا آدمی ولیم مو
گا۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ وہ کوٹھی تمہارے حوالے کر
گا۔ اگر تم چاہو تو وہ وہیں رہے گا اور چاہو تو وہ واپس چلا
گا"...... رسالڈن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس سے ملنے کے بعد ہی فیصلہ ہو سکے گا"۔
نے کہا۔

ے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ہو گیا تو نائف نے رسیور رکھ دیا۔

گ رسالڈن کے بس کا روگ نہیں ہیں اور رسالڈن مجھے
ے بارے میں بتائے گا نہیں۔ تو کیوں نہ انہیں لیبارٹری
ے میں رسالڈن سے پوچھ گچھ کر لینے دی جائے اور پھر ان سے
لیا جائے"...... نائف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے
اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع
۔

الڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیختی ہوئی آواز سنائی

یڈو بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ براکٹ سے بات کراؤ"۔
ے لہجہ بدل کر کہا۔

ڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی

ف بول رہا ہوں براکٹ۔ کسی محفوظ فون کا نمبر بتا دو"۔
ے کہا۔

اچھا"...... براکٹ نے چونک کر کہا اور ایک نمبر بتا دیا۔
ے بغیر مزید کچھ کہے رسیور کریڈل پر رکھا اور پانچ منٹ بعد
دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے براکٹ کے بتائے ہوئے

نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" .... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے براکر
آواز سنائی دی۔

"نائف بول رہا ہوں براکٹ" .... نائف نے کہا۔

"یس سر۔ کیا حکم ہے میرے لئے" .... براکٹ نے مؤدبانہ
میں کہا۔

"میری بات غور سے سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گر
جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں رسالڈن کلب میں
رسالڈن کو کور کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان لوگوں نے رسالڈن کو کو
لیا تو پھر وہ اس سے میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کریں
اور اگر یہ رسالڈن کے ہاتھوں مارے گئے تو مسئلہ ختم ہو جائے
میں خود ان کے مقابل آنا چاہتا تھا لیکن رسالڈن نے مجھے روک
ہے۔ تم ایسا کرو کہ رسالڈن کے خصوصی فون کو ٹیپ کراؤ او
کے ساتھ ساتھ ایس ایس ون رسالڈن کے آفس میں نصب
تاکہ اگر رسالڈن انہیں لیبارٹری کا محل وقوع بتائے تو تم یہ
وقوع مجھے بتا سکو۔ تمہیں تمہارا خصوصی انعام بھی مل جائے
آئندہ تم یہاں سلاکیہ سیکرٹ سروس کے ایجنٹ بھی بن جاؤ
نائف نے کہا۔

"اوہ باس۔ آپ کی مہربانی ہے۔ لیکن باس اس کی ضرورت
پڑے گی کیونکہ چیف نے ابھی کلب کے ہر آدمی کو اطلاع بھجوا

وپ ان کے بارے میں معلوم کر کے کلب میں پہنچے اسے
وں سے اڑا دیا جائے اس لئے وہ لوگ تو یہاں آتے ہی ہلاک
گے" .... براکٹ نے کہا۔

یہ بات چھوڑو۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو۔ ضروری
وہ یہاں کلب میں داخل ہوں۔ وہ کسی خفیہ راستے سے براہ
رسالڈن کے سر پر بھی پہنچ سکتے ہیں اس لئے جیسا میں کہہ رہا
یسے کرو" .... نائف نے کہا۔

باس" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

سنو۔ اگر یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو تم نے مجھے اطلاع
ے۔ میری سپیشل فریکونسی نوٹ کر لو" .... نائف نے کہا اور
اس نے فریکونسی بتا دی۔

کے باس" .... براکٹ نے کہا تو نائف نے رسیور رکھ دیا۔
ن کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا
کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے اپنا سامان اٹھا کر وہ کوٹھی پر
ئے جس کا پتہ رسالڈن نے دیا تھا تاکہ وہاں کی صورت حال
ر وہ اپنے ساتھیوں کو وہاں کال کر سکے۔

کانسگ کی ایک کوٹھی میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت مو
تھا۔ وہ ایک خصوصی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے برسٹن سے وا
کانسگ پہنچے تھے اور یہاں پہنچ کر ایئرپورٹ پر موجود اشتہاری
سے انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر کا پتہ چلایا اور پھر وہ سیدھے وہاں
گئے۔ عمران نے کیش سیکورٹی دے کر کوٹھی حاصل کی۔ جس
دو کاریں بھی موجود تھیں۔

"یہاں سے اسلحہ بھی مل سکتا ہے کیونکہ اب تو یہ طے ہو گیا
کہ لیبارٹری یہاں موجود ہے اور اب تک یقیناً نائف کو بھی اطلا
مل چکی ہو گی کہ اس کے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اس لئے وہ
پاگلوں کی طرح ہمیں تلاش کرے گا جبکہ ہم نے اس رسالڈن
لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے اور پھر وہاں ریڈ بھی
ہے"...... عمران نے کہا۔

چوہان جا کر اسلحہ لے آتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔
ہے۔ تم دونوں اسلحہ لے آؤ یہاں میں اور جولیا جا کر
معلومات حاصل کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
ن کو آپ ہم پر چھوڑ دیں عمران صاحب۔ ہمیں اب ان
بدمعاشوں سے نمٹنے کا خاصا تجربہ ہو گیا ہے۔ البتہ آپ
جولیا کے ساتھ نائف کے خلاف کام کریں"...... صدیقی

اصل مسئلہ رسالڈن سے معلومات حاصل کرنا ہے
ف اور اس کے ساتھی تو اگر مقابلے پر آئے تو ان کا خاتمہ
ہے۔ ویسے ہم خواہ مخواہ الجھ نہیں سکتے ورنہ ہم اصل ٹارگٹ
جائیں گے"...... عمران نے کہا۔
پ جیسا کہیں۔ ہم سب اکٹھے وہیں کلب چلتے ہیں"۔ صدیقی

منٹ"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی
ں کرنے شروع کر دیئے۔
لڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی
ز سنائی دی۔
بول رہا ہوں۔ رسالڈن سے بات کراؤ"...... عمران نے
واز اور لہجے میں کہا۔
کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ رسالڈن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد رسالڈن
آواز سنائی دی۔

" نائف بول رہا ہوں رسالڈن "...... عمران نے کہا۔

" تو تم پاکیشیائی ایجنٹ عمران بول رہے ہو۔ سنو۔ چونکہ تم اپنا پورا نام نہیں لیا اس لئے میں تمہیں پہچان گیا ہوں کیونکہ نائ سے میری تفصیلی بات ہو چکی ہے اور اب کانسک تمہارے لئے بنا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں گیا۔

" اچھا۔ تم جہنم کے چوکیدار ہو شاید"...... عمران نے مسکرا ہوئے کہا۔

" اب تمہارے سانس گنے چنے رہ گئے ہیں"...... دوسری ط سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ر رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ نائف نے رسالڈن سے تفصیلی بات ک ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں اور اب اس رسالڈن کو اس کے کلب سے اغوا کرنا ہو پھر اس کا کوئی اور اڈا معلوم کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ اس بات کو ہم پر چھوڑ دیں عمران صاحب۔ آپ رہیں۔ آپ کو معلومات مل جائیں گی"...... صدیقی نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں یہاں بیٹھا بس اونگھتا رہوں

ے منہ بناتے ہوئے کہا۔

بات نہیں ہے عمران صاحب۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ کام ہم ں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ے۔ پھر ہم سب اکٹھے چلتے ہیں۔ رسالڈن کو چونکہ سب کچھ چکا ہے اس لئے اب رسالڈن کلب میں ہمارے لئے باقاعدہ جال پھیلائے گئے ہوں گے۔ اب ہمیں کوئی ایسا خفیہ ش کرنا ہو گا جس کے ذریعے ہم خاموشی سے اس رسالڈن ہنچ جائیں"...... عمران نے کہا۔

یہ راستہ آپ کسی ویٹر سے پوچھیں گے"...... صدیقی نے

رہے اور کسے معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

پ اور مس جولیا یہ راستہ تلاش کریں اور رسالڈن تک نہ ہم کلب میں داخل ہو کر رسالڈن تک پہنچنے کی کوشش "...... صدیقی نے کہا۔

ب ہے کہ تم بہرحال شوٹنگ کرنا چاہتے ہو۔ اوکے پھر آ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور سب مسکراتے ہوئے اٹھ ئے۔

اور جولیا علیحدہ کار میں رسالڈن کلب جائیں گے اور ہم وہاں وقت تک تماشہ دیکھیں گے جب تک تمہاری جانوں کو خطرہ نہ پیدا ہو جائے"...... عمران نے باہر آتے ہوئے

کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ وہاں پہنچیں۔ ہم مارکیٹ سے اسلحہ خرید وہاں پہنچ جائیں گے"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں آگے پیچھے چلتی ہوئیں کوٹھی گیٹ سے نکلیں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر چوہان تھا اور عقبی سیٹ پر خا اور صدیقی بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ عمران تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

" یہ صدیقی وغیرہ ضرورت سے زیادہ ہی پرجوش ہو ر ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" وہ دراصل کام کرنا چاہتے ہیں اور تم دیکھنا کہ وہ کس طرح ک کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا وہ وہاں تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کر گے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" یہ تو شاید کریں یا نہ کریں رسالڈن کے آدمی ضرور کر گے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو معاملات بے حد بگڑ جائیں گے"...... جولیا تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" فکر مت کرو۔ یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور وہ غنڈ اور بدمعاش ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

تو پھر تم نے ان کا ساتھ کیوں نہیں دیا"...... جولیا نے کہا۔

میں نے رسالڈن سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ جب تک یہ لڈن تک پہنچیں گے رسالڈن اس دوران شاید کانسگ سے واپس ت پہنچ چکا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار پڑی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ رسالڈن غائب بھی سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے وہ کیسے غائب ہو سکتا ہے"۔ ن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" رسالڈن ایک گینگسٹر ہے جولیا اور یہ لوگ خوبصورت لڑکیوں غلام ہوتے ہیں۔ باقی تم سمجھ دار ہو"...... عمران نے مسکراتے ئے کہا۔

" نہیں۔ رسالڈن کو چونکہ معلوم ہو چکا ہے اس لئے وہ اب ہر ح سے محتاط ہو گا"...... جولیا نے کہا اور اسی لمحے عمران نے کار کا خ موڑا اور اسے ایک سائیڈ پر ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ دیا۔

" یہ۔ یہ تو رسالنڈن کلب نہیں ہے بلکہ یہ تو سٹینلے ہوٹل ے"...... جولیا نے چونک کر عمارت پر موجود نیون سائن کو دیکھتے ئے کہا۔

" یہاں سے رسالڈن کے بارے میں ضروری معلومات مل جائیں

گی"...... عمران نے کہا اور پھر کار پارکنگ میں چھوڑ کر وہ نیچے اترا تو جولیا بھی نیچے اتر آئی۔

"آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل کا ہال خاصا وسیع تھا اور اس وقت وہاں رش بھی خاصا تھا لیکن ہال میں موجود افراد کا تعلق کاروباری دنیا سے واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔

"مسٹر بلوفن کہاں ملیں گے"...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر وہاں موجود ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سائیڈ پر راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے۔ آپ کا نام"۔ لڑکی نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پرنس ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہا ہوں باس۔ ایک خاتون اور ایک صاحب آئے ہیں۔ صاحب کا نام پرنس ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ باس سے مل لیں"...... لڑکی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

"یہ کون ہے اور تم اسے کیسے جانتے ہو"...... جولیا نے حیرت

ے لہجے میں کہا۔

"سراگ سے یہاں کے بارے میں اطلاع ملی تھی۔ یہ یہاں کا باخبر آدمی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا
تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازہ کھول کر ایک خاصے شاندار انداز سجے ہوئے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ میز کے پیچھے ایک بھاری کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ کر کرسی سے اٹھ کر ہو گیا۔

"خوش آمدید جناب۔ میرا نام بلوفن ہے اور میں یہاں کا مینجر ں"...... بلوفن نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پرنس ہے اور مجھے آپ کے بارے میں سراگ کے ریڈ کلب کے فالکر نے ٹپ دی تھی"...... عمران نے مصافحہ کرتے ئے کہا جبکہ جولیا ویسے ہی سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ بلوفن چونک کر کہا۔ فالکر کا نام سن کر اس کا لہجہ یکلخت بے حد نرم ہو تھا۔

"فالکر نے مجھے بتایا تھا کہ آپ یہاں کے خاصے باخبر آدمی ہیں۔ چند معلومات چاہئیں جن کا باقاعدہ آپ کو معاوضہ دیا جائے گا آپ کا نام کسی طرح بھی سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے

"ٹھیک ہے۔ کیسی معلومات"...... بلوفن نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہم رسالڈن کلب میں رسالڈن سے اس انداز میں ملنا چاہتے ہیں کہ رسالڈن کو آخری لمحے تک ہمارے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ میرا مطلب ہے کہ خفیہ راستے کے بارے میں آپ ہمیں بتا دیں"....... عمران نے کہا تو بلوفن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکسر بدل گیا تھا۔

"آپ کون ہیں اور کیوں رسالڈن سے ملنا چاہتے ہیں"۔ بلوفن کے لہجے میں سختی تھی۔

"ہم نے اس سے ایک بڑا سودا کرنا ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے دشمنوں تک یہ اطلاع پہنچ جائے کہ ہم رسالڈن کو ملے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری جناب۔ رسالڈن کے خلاف مخبری کرنے کا مطلب ہے کہ میں اپنے خاندان سمیت قبر میں اتار دیا جاؤں۔ آپ جا سکتے ہیں"....... بلوفن نے کہا۔

"مطلب ہے کہ آپ کو معلوم تو ہے لیکن آپ بتانا نہیں چاہتے۔ آپ منہ مانگا معاوضہ وصول کر سکتے ہیں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھ سے کیا چیز چھپی ہوئی ہے لیکن میں بتا نہیں سکتا۔ آئی ایم سوری"....... بلوفن نے جواب دیا۔

چھا یہ بتا دیں کہ یہاں کانسگ میں حکومت نے ایک میزائل
ی قائم کی ہے۔ وہ کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔
میزائل لیبارٹری اور یہاں۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایسی تو کوئی
ی یہاں نہ تھی اور نہ موجود ہے"....... بلوفن نے کہا اور اس
داز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اسے واقعی
رے میں علم نہیں ہے۔
اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس ہمارا آنا بے کار ثابت ہوا
.... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی نہ صرف
اٹھ کھڑی ہوئی بلکہ بلوفن بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
رسالڈن کے خلاف مخبری کر ہی نہیں سکتا۔ یہ میری
ی ہے"....... بلوفن نے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔
ن نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے بلوفن
ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران
اس کی گردن پر پیر رکھ کر مخصوص انداز میں گھما دیا اور بلوفن کا
کراٹھتا ہوا جسم یکلخت دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے منہ سے
راہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں جبکہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے
ازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر
تھا۔
"بولو۔ کہاں ہے وہ خفیہ راستہ۔ بولو"....... عمران نے پیر کو
ذرا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"ہٹ ۔ ہٹاؤ یہ عذاب ۔ یہ ۔ یہ میری روح کو کچل رہا ہے ہٹاؤ"...... بلوفن نے رک رک کر کہا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے پیر کے دباؤ کو مزید بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔ وہ رسالڈن کلب کے شمال کی طرف ایک اور چھوٹا کلب ہے جس کا نام کنٹری کلب ہے ۔ اس کے مینجر ٹائلر کے آفس سے ایک خفیہ راستہ سیدھا رسالڈن کے سپیشل آفس میں نکلتا ہے رسالڈن اس راستے سے اکثر آتا جاتا رہتا ہے"...... بلوفن نے رک رک کر اور ایک ایک لفظ علیحدہ علیحدہ بول کر فقرہ مکمل کیا تھا۔

"ٹائلر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ۔ وہ رسالڈن کا ماتحت ہے ۔ یہ کلب بھی رسالڈن کی ملکیت ہے"...... بلوفن نے جواب دیا تو عمران نے اس سے راستے کی پوری تفصیل معلوم کی اور پھر پیر کو پوری قوت سے دبا کر آگے کی طرف موڑ دیا۔ بلوفن کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور پھر ڈھیلا پڑتا چلا گیا اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے اس کی لاش کو گھسیٹ کر میز کے عقب میں کر دیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کیا اب تم اس کنٹری کلب کے راستے سے رسالڈن تک پہنچو

...جولیا نے کہا۔

ں"...... عمران نے کہا۔

پھر صدیقی وغیرہ کو روک لینا تھا۔ وہ خواہ مخواہ وہاں لڑتے
گے"...... جولیا نے کہا۔

ہیں کام کرنے کا شوق ہے اس طرح یہ شوق پورا ہو جائے
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیے ہی خواہ مخواہ لڑنے بھڑنے کا فائدہ ۔ تم کار رسالڈن کلب
۔ صدیقی وغیرہ اگر وہاں ہوں تو انہیں روکا جا سکتا ہے"۔ جولیا
۔

م بے فکر رہو۔ ان کا وہاں ایکشن کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ
ں خوفزدہ ہو کر اپنے کلب کے مینجر کے آفس میں پہنچ جائے اور
ں سے آسانی سے پوچھ گچھ ہو سکے گی"...... عمران نے کہا تو
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب عمران کا پلان اچھی
جھ گئی تھی۔

صدیقی نے کار رسالڈن کلب کی دو منزلہ عمارت کے سامنے
کچھ فاصلے پر ایک طرف کر کے روک دی۔ وہ مارکیٹ سے اسلحہ خ
کر سیدھے یہاں پہنچے تھے۔

"اب تمہارا پروگرام کیا ہے صدیقی"...... چوہان نے کہا۔

"رسالڈن تک پہنچنا اور اس سے لیبارٹری کے بارے
معلومات حاصل کرنا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"لیکن اگر وہ کلب میں موجود نہ ہوا تب"...... عقبی سیٹ
بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

"پھر یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ وہ کہاں ہے"...... صدیقی
جواب دیا۔

"تم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہے ہو صدیقی۔ ہم اگر اس طرح جذبا
اقدامات کرتے رہے تو پھر معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"...... خاور

مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... صدیقی نے چونک کر
ے لہجے میں کہا۔

ان صاحب نے فون کیا اور رسالڈن نے انہیں پہچان لیا اور
سامنے آ گئی کہ نائف اور رسالڈن میں تعلقات موجود ہیں۔
نے یقیناً کلب میں ہمارے خلاف انتظامات کر رکھے ہوں
دھر ہو سکتا ہے کہ نائف اور اس کے ساتھی بھی ہمارے شکار
پوری طرح تیار ہوں اور ہم جیسے ہی رسالڈن کے آدمیوں
گے وہ ہم پر فائر کھول دیں گے اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے
کر کرنا ہو گا"...... خاور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

تو عمران صاحب کی بات درست تھی کہ ہمیں خفیہ راستہ
کے اس کے سر پر پہنچ جانا چاہئے"...... نعمانی نے کہا۔

پریشان کیوں ہو گئے ہو۔ کیا ہم ان غنڈوں اور بدمعاشوں
نمٹ سکتے۔ اگر ہم پلاننگ کرتے رہ گئے تو ہمارے خلاف
ور اس کے ساتھی محاذ کھول لینے میں کامیاب ہو جائیں
...... صدیقی نے کہا۔

نارک کے ڈیتھ سینڈیکیٹ کے آدمی بن کر وہاں جائیں اور
الڈن سے ملاقات کریں اور کوشش کریں گے کہ ہمارا کسی
اؤ نہ ہو سکے"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ۔ کوشش تو یہی ہو گی کہ ٹکراؤ نہ ہو"

صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔ ان س
جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسالڈن ک
کے ہال میں داخل ہوئے۔ کلب عام سے غنڈوں اور بدمعاشو
بھرا ہوا تھا۔ وہاں منشیات وغیرہ کا عام استعمال ہو رہا تھا۔ البتہ
میں مشین گنوں سے مسلح آٹھ افراد موجود تھے اور وہ بے حد چوکن
آ رہے تھے۔ جیسے ہی صدیقی اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہو
ان سب کی نظریں ان پر اس طرح جم گئیں جیسے لوہا مقناطیس
چمٹ جاتا ہے لیکن صدیقی اور اس کے ساتھی اطمینان سے چلتے ہو
ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔
پر دو پہلوان نما آدمی اور چار لڑکیاں موجود تھیں جبکہ کاؤنٹر کے
ہی ایک مشین گن بردار بھی موجود تھا۔

"یہاں تو واقعی حالات ٹائٹ ہیں"...... چوہان نے آہستہ کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری یہاں آمد کا باقاعدہ انتظار کیا ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"ہیلو مسٹر۔ ہم ناراک سے آئے ہیں اور ہم نے یہاں سیمن ملنا ہے"...... صدیقی نے کاؤنٹر کے قریب جا کر ایک پہلوان نما سے کہا۔

"سیمن۔ وہ کون ہے۔ یہاں تو اس نام کا کوئی آدمی موجود

پہلوان نما آدمی نے چونک کر کہا۔ وہ اب غور سے ان
کھ رہا تھا۔

تو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ رسالڈن کلب میں مل سکتا
دیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

یہاں اس نام کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے"۔ پہلوان
کہا۔

کے مینجر کا کیا نام ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

ام ناتھن ہے"...... پہلوان نما آدمی نے جواب دیا۔

ے ہمیں ملوا دو۔ شاید وہ جانتا ہو"...... صدیقی نے کہا۔

طرف راہداری کے آخر میں اس کا آفس ہے۔ چلے جاؤ"۔
می نے کہا۔

"...... صدیقی نے کہا اور اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔
اقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس
طرف بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک
و تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ اس دروازے سے اندر داخل
ب وسیع کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک طرف صوفے
تھے جبکہ دوسری طرف ایک دروازے کے پاس کاؤنٹر تھا
ے ایک خوبصورت لڑکی فون سامنے رکھے بیٹھی ہوئی
ی تھا۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر لڑکی بے اختیار چونک

"مسٹر ناتھن سے ملنا ہے۔ ہم ناراک سے آئے ہیں"۔
نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا نام"...... لڑکی نے پوچھا۔

"میرا نام مارکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... صدیقی
جواب دیا تو لڑکی نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس
دیئے۔

"باس۔ چار صاحبان آئے ہیں۔ مارکس اور ان کے ساتھی۔
کہنا ہے کہ وہ ناراک سے آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں"۔
نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے
رکھا اور پھر اٹھ کر سائیڈ میں موجود دروازہ کھول دیا۔

"تشریف لے جائیں جناب"...... لڑکی نے کہا۔

"شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ درواز
داخل ہوا تو دوسری طرف ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جس
ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن
وصورت سے وہ خالصتاً کاروباری آدمی لگ رہا تھا۔

"آیئے جناب۔ میرا نام ناتھن ہے اور میں یہاں مینجر
ناتھن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... صد
کہا تو ناتھن نے باری باری سب سے مصافحہ کیا۔

فرمایئے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... مینجر
نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔

کلب ویسے تو غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ لگتا ہے لیکن
شخصیت ان سے بے حد مختلف ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا
مجبوری کی وجہ سے یہاں کام کر رہے ہیں"...... صدیقی نے
بے بسی کے انداز میں ہنس پڑا۔

ان مجھے بھاری معاوضہ ملتا ہے جناب"...... مینجر نے جواب
صدیقی اس کے جواب سے ہی سمجھ گیا کہ وہ کس مجبوری کے
کام کر رہا ہے۔

کے۔ اب آپ یہ بتا دیں کہ رسالڈن کہاں مل سکتا
... صدیقی نے کہا تو مینجر بے اختیار چونک پڑا۔

پ چیف رسالڈن کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اس کلب
کے بارے میں"...... مینجر ناتھن نے ہونٹ چباتے ہوئے

ں۔ کیوں اس کے بارے میں پوچھنا جرم ہے جو آپ اس قدر
ور رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

ہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل ان سے ملنے بہت کم لوگ
ں اور ویسے بھی وہ کسی سے نہیں ملتے لیکن آپ ناراک سے
ں اس لئے میں پوچھتا ہوں لیکن اگر کلب کے سلسلے میں کوئی
د مجھے بتا دیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... مینجر نے کہا۔

"کام تو کلب کے بارے میں ہے لیکن بات رسالڈن سے ہی ہو سکتی ہے"...... صدیقی نے کہا تو مینجر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے پڑے ہوئے چار رنگوں کے فونوں میں سے سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"ناتھن بول رہا ہوں چیف۔یہاں میرے پاس چار صاحبان تشریف لائے ہیں۔ان کے لیڈر کا نام مارکس ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ناراک سے تشریف لائے ہیں اور آپ سے کلب کے سلسلے میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... مینجر ناتھن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ان کی تعداد چار ہے اور ایکریمین ہیں جناب"۔مینجر ناتھن نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا۔

"یس سر"...... مینجر نے کہا اور پھر رسیور اس نے صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔

"چیف سے آپ خود بات کر لیں جناب"...... مینجر ناتھن نے کہا۔

"ہیلو۔مارکس بول رہا ہوں"...... صدیقی نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"رسالڈن بول رہا ہوں۔آپ نے مجھ سے کس سلسلے میں ملنا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

ایک کاروباری سلسلے میں۔ہمارا تعلق ناراک کے ڈیتھ ہٹ سے ہے"...... صدیقی نے کہا۔

ہ اچھا۔ٹھیک ہے۔آپ رسیور مینجر ناتھن کو دیں"۔دوسری سے چونک کر کہا گیا تو صدیقی نے مسکراتے ہوئے رسیور مینجر ی طرف بڑھا دیا۔

ں سر"...... مینجر ناتھن نے کہا۔

ٹیک ہے سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر مینجر ناتھن اور سیور رکھ دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے ٹن پریس کر دیا۔دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ل ہوا۔

نی ۔ان صاحبان کو چیف کے آفس لے جاؤ"...... مینجر نے کہا۔

یے جناب"...... نوجوان نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی ے ہوئے ۔صدیقی نے مینجر کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس کے پیچھے واپس ہال میں آئے اور پھر ایک لفٹ کی طرف بڑھ جوان نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے کا کہا۔آخر ہی اندر آیا اور اس نے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے بٹنوں کیا تو لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔صدیقی اور اس کے ھ گئے کہ رسالڈن کا آفس نیچے کسی تہہ خانے میں ہے۔ ر بعد لفٹ رک گئی۔اس نوجوان نے دروازہ کھولا اور باہر آ

گیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے ۔ یہ ایک ہال کمرہ
جہاں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں بڑے بھرپور انداز میں
جوا کھیلا جا رہا تھا۔ ہال میں دس کے قریب مسلح افراد بھی موجود تھے
انہیں لے آنے والا نوجوان انہیں ایک راہداری میں لے آیا جس
آخر میں ایک دروازہ تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

" تشریف لے جائیے "...... نوجوان نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا
اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے لیکن یہ آفس
خالی پڑا ہوا تھا۔ سب سے آخر میں وہ نوجوان اندر داخل ہوا۔

" آپ تشریف رکھیں میں چیف کو اطلاع دیتا ہوں "۔ نوجوا
نے کہا اور میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے
دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" ٹونی بول رہا ہوں چیف۔ مینجر ناتھن نے چار صاحبان کو آ
کے آفس میں پہنچانے کا کہا تھا۔ یہ صاحبان یہاں موجود ہیں "۔ ٹو
نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے بات سن کر نوجوان نے کہا
رسیور رکھ دیا۔

" چیف ابھی آ رہے ہیں۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے "۔ نوجو
نے کہا۔

" کچھ نہیں "...... صدیقی نے جواب دیا تو نوجوان واپس مڑا
دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی
داخل ہوئی۔

میرا نام ریتا ہے "...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے صدیقی
ں کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور خود میز کے پیچھے
پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

مگر "...... صدیقی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

مگر کیا۔ میں واقعی ریتا ہوں۔ اس کلب کا مالکہ "...... لڑکی نے

لیکن ہمارا تو خیال تھا کہ رسالڈن مالک ہے "...... صدیقی نے

اوہ۔ تو آپ مسٹر رسالڈن سے ملنا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں
بھجواتی ہوں "...... لڑکی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑی اور
روازے میں غائب ہو گئی جس سے وہ باہر آئی تھی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے مسٹر مارکس "...... نعمانی نے حیرت
لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ صدیقی کوئی جواب دیتا
ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس
م پر جینز اور جیکٹ تھی اندر داخل ہوا۔ وہ واقعی اپنے انداز سے
وا غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں
چمک تھی۔ وہ اطمینان سے آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

میرا نام رسالڈن ہے "...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

" میرا نام مارکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور ہمارا تعلق ناراک کے ڈیتھ سینڈیکیٹ سے ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" لیکن میرا خیال ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم اس لئے یہاں آئے ہو کہ مجھ سے میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکو"...... رسالڈن نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا۔

" یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سلاکیہ سیکرٹ سروس کے ایجنٹ نائف نے۔ تمہارے ساتھ ایک عورت اور ایک مرد نہیں ہے اس لئے تم یہاں مجھ تک پہنچ بھی گئے ہو ورنہ وہیں ہال میں ہی تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جاتا۔ البتہ اب تم خود بتاؤ گے کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں"...... رسالڈن نے کہا تو صدیقی نے بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ اس کا جسم کرسی کے ساتھ چپک گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں سے چپکے ہوئے تھے۔

" یہ کیا ہو گیا ہے"...... صدیقی نے چونک کر کہا تو رسالڈن بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب تم میری مرضی کے بغیر حرکت نہ کر سکو گے۔ ابھی رینا آئی تھی۔ وہ تمہیں چیک کرنے آئی تھی اور اس نے مجھے بتایا کہ تمہارے

ن پر ماسک میک اپ ہے۔ وہ میک اپ پہچاننے میں ماہر ہے۔
نے ہی میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے کرسیوں کو
ے لئے میگنٹ بنا دیا ہے"...... رسالڈن نے تفصیل بتاتے
ے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل بھی نکال لیا۔
اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں تاکہ ان کی آمد تک
زندہ رکھا جا سکے ورنہ دوسری صورت میں تمہیں ہلاک کر کے
لاشیں نائف کو بھجوا دی جائیں گی اور جب تمہارے ساتھی
ئیں گے تو انہیں بھی اسی طرح کور کر لیا جائے گا"۔ رسالڈن
۔

لیا تمہارا تعلق بھی سلاکیہ سیکرٹ سروس سے ہے"۔ صدیقی
۔

نہیں۔ میں یہ سب کچھ صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ لیبارٹری
ودیوں کے مفادات وابستہ ہیں اور میں بھی یہودی ہوں اور
ے اسرائیل کا ایجنٹ بھی ہوں"...... رسالڈن نے جواب دیتے
کہا۔

ب ظاہر ہے تم نے تو ہمیں ہلاک کر ہی دینا ہے۔ کیا تم ہمیں
ے نہیں کہ لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے"...... صدیقی نے کہا
لڈن بے اختیار چونک پڑا۔

تم۔ تم اس حالت میں بھی پوچھ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم
یگنٹ سے آزادی حاصل کر لی ہے۔ لیکن کیسے"...... رسالڈن

نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہم تو ویسے ہی چپکے ہوئے ہیں۔ میں تو یہ سب کچھ صرف اپنی ذہنی تسکین کے لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ مرنے سے پہلے ہمیں تسلی رہے کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں "...... صدیقی نے کہا تو رسالڈن بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ البتہ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔

" تم مشرق کے لوگ واقعی عجیب ہو۔ لیکن ایک شرط پر بتا دیتا ہوں کہ تم بھی جواب میں اپنے دونوں ساتھیوں کے بارے میں بتا دو گے "...... رسالڈن نے کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ "...... صدیقی نے کہا۔

" نہیں۔ پہلے تم بتاؤ اور یہ سن لو کہ جب وہ دونوں بھی پکڑے جائیں گے تب میں تمہیں لیبارٹری کے بارے میں بتاؤں گا کیونکہ میں نے حلف دیا ہوا ہے اور حلف کی وجہ سے میں نے نائف کو بھی حدود اربعہ نہیں بتایا۔ تمہیں اس لئے بتا دوں گا کہ تم نے بہرحال ہلاک ہو جانا ہے "...... رسالڈن نے کہا۔

" وہ ابھی تمہارے کلب میں آئیں گے۔ وہ ہم سے علیحدہ یہاں پہنچیں گے "...... صدیقی نے کہا۔

" اوکے۔ پھر تم یہیں رہو۔ جب وہ یہاں آئیں گے تو پھر بات ہو گی "...... رسالڈن نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور دروازے کے اندر چلا گیا۔

کیا ہو گیا۔ یہ تو ہم واقعی پھنس گئے ہیں "...... نعمانی نے

۔ یہ کرسیاں لوہے کی ہیں لیکن ان پر پینٹ ایسا کیا گیا ہے
ی کی کرسیاں لگتی ہیں "...... صدیقی نے کہا۔
ن ہمارے جسموں پر تو لباس ہے۔ پھر ہمارے جسم کیسے
ے چپک سکتے ہیں "...... چوہان نے کہا۔
لوم نہیں۔ بہرحال اب ہمیں اس حالت سے نجات حاصل
"...... صدیقی نے کہا۔
تم کہو تو میں کوشش کروں "...... خاور نے کہا تو سب بے
نک پڑے۔
کوئی ترکیب تمہارے ذہن میں ہے "...... صدیقی نے کہا۔
ں۔ بڑی آسان سی ترکیب ہے۔ اگر کامیاب ہو گئی تو "۔ خاور
راتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو
ں کے سارے ساتھی اسے اس طرح حیرت سے دیکھنے لگے
وئی شعبدہ باز ہو اور وہ سب سکول کے طالب علم۔
ے کیا ہوا۔ کیسے ہوا یہ "...... سب نے بیک آواز ہو کر کہا
را نہیں کوئی جواب دینے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے اس
ی کی طرف بڑھ گیا جس دروازے میں رسالڈن غائب ہوا
س کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی تو رسالڈن اس کے
پر لدا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ خاور نے اسے کرسیوں کے

سامنے قالین پر ڈال دیا اور خود تیزی سے مڑا اور جا کر اس نے میز ک
کنارے پر موجود بہت سے بٹن یکے بعد دیگرے سب پریس کر دی
اور دوسرے لمحے صدیقی اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل ک
کھڑے ہو گئے۔

"تم کیسے رہا ہو گئے تھے ۔پہلے یہ بتاؤ"...... صدیقی نے کہا۔

"میں چپکا ہی نہ تھا۔ شاید وہ لڑکی میری کرسی کا بٹن پریس کر
بھول گئی تھی"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیا
ہنس پڑے۔

"اسے کہاں سے اٹھا لائے ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ اندر کمرے میں اس لڑکی کے ساتھ خوش فعلیوں م
مصروف تھا۔ اس لڑکی نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو میں۔
اس کی گردن توڑ دی اور اس کو بے ہوش کر کے یہاں لے آیا ہوں
مجھے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں یہ اچانک یہاں نہ آ جائے"...... خا
نے کہا۔

"اب اس سے پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"...... صدیقی نے کہا۔

"اگر تم چاہو تو اسے یہاں سے نکالا جا سکتا ہے جس کمرے میں
لوگ موجود تھے وہاں سے ایک راستہ کلب کی عقبی طرف نکا
ہے"...... خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ اسے ۔لیکن ہماری کار تو سامنے کے رخ
ہے"...... صدیقی نے کہا۔

ے لے آؤ۔ میں کار عقبی طرف لے آتا ہوں"...... خاور
صدیقی نے جیب سے چابی نکال کر اس کو دے دی اور پھر
جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے رسالڈن کو اٹھایا اور اسے
لادا اور پھر وہ سب اندر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

نائف اپنی نئی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے آدمی نہ صرف کانسگ میں بلکہ رسالڈن کلب میں بھی موجود تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس لامحالہ رسالڈن سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کرے گی۔ اب دو صورتیں ہو سکتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ رسالڈن کے آدمیوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے اور دوسری صورت یہ کہ وہ رسالڈن تک پہنچ جائیں اور اس سے محل وقوع معلوم کر لیں اس لئے دونوں صورتوں میں اس نے بندوبست کر رکھا تھا۔ پہلی صورت میں تو معاملہ ہی ختم ہو جاتا اور وہ ان لوگوں کی لاشیں لے جا کر چیف تھامسن کے سامنے رکھ دے گا۔ دوسری صورت میں البتہ عمران کو محل وقوع معلوم ہو جائے گا اور وہ خود اپنے ساتھیوں سمیت لیبارٹری پہنچ جائے گا اور پھر جیسے ہی وہ لوگ وہاں پہنچیں گے وہ ان کا

ے گا۔ اس کے لئے اس نے رسالڈن کے اسسٹنٹ ہ دیا تھا جس نے رسالڈن کے آفس میں باقاعدہ سپیشل یں ایس ون نصب کر دیا تھا اور فون کی بھی چیکنگ ا تھی لیکن کسی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہ آئی نائف بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ اب تک کوئی نہ کوئی چاہئے تھی کہ عین اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس ر رسیور اٹھا لیا۔

نائف بول رہا ہوں"...... نائف نے تیز لہجے میں کہا۔

ک بول رہا ہوں رسالڈن کلب سے"...... دوسری طرف ی تشویش سے پر آواز سنائی دی۔

کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... نائف نے ی وجہ سے چونک کر کہا۔

۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد رسالڈن کلب میں ونکہ ہمیں یہی بتایا گیا تھا کہ وہ گروپ ایک عورت اور ر مشتمل ہے اس لئے یہاں کسی نے انہیں کچھ نہیں کہا نے پہلے مینجر ناتھن سے ملاقات کے لئے کہا۔ چنانچہ کاؤنٹر انہیں مینجر ناتھن کے پاس بھیج دیا۔ وہاں انہوں نے ے ملاقات کی بات کی تو ناتھن نے چیف رسالڈن سے ں نے انہیں سپیشل آفس بھجوانے کا کہہ دیا اور یہ لوگ ں پہنچ گئے۔ وہاں چیف رسالڈن کی گرل فرینڈ رینا موجود

تھی۔ رینا میک اپ کی ماہر ہے۔ اس نے چیک کر لیا کہ یہ چا
افراد ماسک میک اپ میں ہیں۔ چنانچہ اس نے کرسیوں کا
آن کر دیا۔ اس کے بعد چیف رسالڈن ان سے ملا۔ وہاں یہ
سامنے آئی کہ ان کے باقی دو ساتھی بھی یہاں پہنچنے والے ہیں۔
چیف انہیں اس طرح کرسیوں سے چپکا چھوڑ کر رینا کے پاس
گیا۔ چونکہ میں ایک ضروری کام کی وجہ سے اپنے آفس سے با
اس لئے جب میں واپس آیا اور میں نے چیکنگ شروع کی تو م
نوٹس میں یہ ساری باتیں آگئیں۔ میں فوراً وہاں پہنچا تو معلوم ہو
رینا کو اس کے کمرے میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی گردن توڑ
گئی ہے اور وہ چاروں چیف رسالڈن سمیت غائب ہیں۔ عقبی
راستے کا دروازہ کھلا ہوا ملا ہے"...... براکٹ نے کہا تو نائف
اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ رسالڈن کو کلب سے اغوا کر کے
گئے ہیں"...... نائف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اور اب پورے کلب میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ میں
پورے کانسگ میں چیف کی تلاش کا حکم دے دیا ہے۔ جیسے ہی
لوگ ملے میں آپ کو اطلاع کر دوں گا"...... براکٹ نے کہا۔

"کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ وہ کس کار میں آئے تھے"۔ نائف
نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ اس طرف تو میرا دھیان ہی نہیں گیا

جواب دیا۔

معلوم کر کے مجھے فون پر بتاؤ۔ میں خود انہیں تلاش کروں
تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"۔ نائف

ہے۔ میں ابھی دس منٹ بعد فون کرتا ہوں"۔ براکٹ
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نائف نے رسیور رکھ

خود میدان میں اترنا پڑے گا۔ اب یہ معاملات ہاتھ سے نکلتے
ں۔ حیرت ہے۔ رسالڈن جیسے آدمی کو انہوں نے اس انداز
سے اغوا کر لیا کہ کلب میں موجود سینکڑوں مسلح افراد کو
خبر ہی نہ ہوئی"...... نائف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر
منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو نائف نے
ر رسیور اٹھا لیا۔

۔ نائف بول رہا ہوں"...... نائف نے کہا۔

ٹ بول رہا ہوں جناب۔ اس کار کا پتہ چل گیا ہے جس
وں افراد آئے تھے"...... براکٹ نے کہا۔

تفصیل ہے اس کی"...... نائف نے پوچھا تو براکٹ نے کار
ن نمبر، ماڈل اور کلر وغیرہ کی تفصیل بتا دی۔

"...... نائف نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے
انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آوا
دی۔

"آٹو موبائل رجسٹریشن آفس کا نمبر دیں"...... نائف نے
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو نائف نے کریڈل دبایا اور
آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"آٹو موبائل رجسٹریشن آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں سراگ سے چیف پولیس کمشنر آفس سے بول رہا
نائف نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے
گیا۔

"ایک کار کا نمبر بتا رہا ہوں۔ اس بارے میں بتائیں ک
کس کے نام رجسٹرڈ ہے"...... نائف نے کہا اور ساتھ ہی ا
براکٹ کا بتایا ہوا رجسٹریشن نمبر دوہرا دیا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوبا
آواز سنائی دی۔

"یس"...... نائف نے کہا۔

"جناب۔ کمپیوٹر کے مطابق آخری بار یہ کار کانسگ
سینڈیکیٹ کے نام رجسٹرڈ کرائی گئی تھی"...... دوسری طرف

ے۔ شکریہ"...... نائف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ں دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے
کر دیئے۔

۔انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

گ پراپرٹی ڈیلر کا نمبر دیں"...... نائف نے کہا تو دوسری
نمبر بتا دیا گیا۔ نائف نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر
کوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

گ پراپرٹی ڈیلر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
نسوانی آواز سنائی دی۔

یں چیف آفس سے بول رہا ہوں"...... نائف نے سخت
ہا۔

سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ے کار آپ کی فرم کے نام رجسٹرڈ ہے۔ مجھے یہ معلوم کرنا
کار اس وقت کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے"۔ نائف

ڈ کریں میں آپ کی بات مینجر صاحب سے کرا دیتی ہوں
.... دوسری طرف سے کہا گیا۔

۔ مینجر مرفی بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں پولیس چیف آفس سے بول رہا ہوں"...... نائف
ایک بار پھر کہا۔

" یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبا
لہجے میں کہا گیا۔

" ایک کار آپ کی فرم کے نام رجسٹرڈ ہے۔ میں جاننا چاہتا ہو
کہ یہ کار اس وقت کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے"...... نائف
نے کہا۔

" کون سی کار جناب"...... مینجر نے چونک کر پوچھا تو نائف
کار کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔ دوسر
طرف سے کہا گیا اور فون پر خاموشی چھا گئی۔

" ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد مینجر کی آوا
سنائی دی۔

" یس"...... نائف نے کہا۔

" جناب۔ یہ کار ہماری کوٹھی سیٹلائٹ ٹاؤن نمبر اٹھارہ میں کرا
داروں کو دی گئی ہے لیکن جناب پولیس آفس کیوں اس بارے م
معلوم کر رہا ہے۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے جناب"...... دوسری طرف
کہا گیا۔

" پہلے آپ کرایہ داروں کے بارے میں تفصیل بتا دیں۔ پھر آ

کا جواب بھی دے دیا جائے گا"...... نائف نے کہا۔

اب۔ کیش سیکورٹی پر یہ کوٹھی مسٹر مائیکل نے حاصل کی
ن دو کاریں بھی ہیں"...... مینجر نے کہا۔

ہ اچھا۔ دوسری کار کا کیا نمبر ہے اور کیا تفصیلات ہیں"۔
نے پوچھا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں۔

ب میں آپ کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔ اس کار کے
یں سراغ پولیس ہیڈ کوارٹر سے معلومات طلب کی گئی ہیں۔
ہاں سے معلوم ہو سکے گا کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔ لیکن آپ یہ
کہ اگر آپ نے اپنے کرائے داروں کو اس بارے میں کوئی
ی تو پھر آپ جانتے ہیں کہ آپ کے خلاف کیا ایکشن لیا جا سکتا
...... نائف نے کہا۔

ن سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ اگر آپ کہیں تو ہم ان کرایہ
کو کوٹھی خالی کرنے کا نوٹس دے دیں"...... مینجر نے کہا۔

یں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے انہیں کسی قسم
اطلاع نہیں دینی"...... نائف نے کہا۔

ن سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نائف نے رسیور رکھا
تیزی سے اس نے میز پر ایک طرف پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور
یک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

یلو۔ ہیلو۔ نائف کالنگ۔ اوور"...... نائف نے بار بار کال
ے کہا۔

"یس باس۔ میں ہمفرے بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہمفرے۔ تم سمتھ کے ساتھ سیٹلائٹ ٹاؤن کی کوٹھی نمبر اٹھارہ پہنچ جاؤ اور باقی تمام ساتھیوں کو ایک کار کی تلاش پر لگا دو اور جہاں بھی یہ کار موجود ہو اس کی نگرانی کراؤ۔ اوور"...... نائف نے کہا۔

"یس باس۔ کیا تفصیل ہے اس کار کی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نائف نے وہ تفصیل بتا دی جو اسے پراپلی سینڈیکیٹ کے مینجر نے بتائی تھی۔

"اوکے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود سیٹلائٹ ٹاؤن پہنچ رہا ہوں۔ پہلے چوک پر رک جانا۔ اوور اینڈ آل"...... نائف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران، جولیا سمیت کنٹری کلب کے ہال میں موجود تھا۔ عمران معلوم کر لیا تھا کہ ہوٹل کا مینجر ٹائگر اپنے آفس میں موجود نہیں۔ وہ کسی کام سے گیا ہوا تھا اس لئے آفس بند تھا۔ ویسے یہ آفس راہداری میں تھا وہاں سے ہال میں گزر کر ہی کوئی باہر جا سکتا س لئے عمران جولیا کے ساتھ ہال کی اس میز پر بیٹھ گیا تھا جہاں وہ اس راہداری سے باہر آنے والوں کو اچھی طرح چیک کر سکتا

"کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس راستے سے ہی آئے گا"...... جولیا اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے ارکان نے جب وہاں ہنگامہ کرنا ہے تو اسے ا جان بچانے کے لئے فرار ہونا پڑے گا اور فرار ہونے کا راستہ یہی "...... عمران نے کہا۔ عمران نے ایپل جوس منگوالئے تھے اور وہ

دونوں اب اسے سپ کرنے میں مصروف تھے۔

"یہاں سے رسالڈن کلب کتنی دور ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دور نہیں ہے۔ اس عمارت کے ساتھ ملحقہ ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہیں وہاں بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلنے لگے۔

"اب تک کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ کیا مطلب"...... عمران نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ مین گیٹ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا کیونکہ آنے والے کے انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کوئی خاص خبر لے کر آیا ہے اور عمران اس بارے میں تفصیل جاننا چاہتا تھا۔ البتہ کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر وہ جھکا اور اس نے اپنے بوٹ کے تسمے کھول کر انہیں دوبارہ باندھنا شروع کر دیا۔

"غضب ہو گیا۔ سنو رالف۔ غضب ہو گیا۔ چیف رسالڈن کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... اس آدمی نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے آدمی سے کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ کیسے"...... کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے کہا۔

"چار افراد نے انہیں اغوا کیا ہے۔ وہ چیف کے سپیشل آفس میں پہنچے اور انہوں نے رینا کو ہلاک کر دیا اور چیف سمیت غائب ہو گئے

کو اطلاع کر دو"...... آنے والے آدمی نے کہا اور تیزی سے
گیا تو عمران بھی سیدھا ہوا اور واپس اپنی میز پر آ گیا۔
ولیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے حیرت انگیز کام دکھایا
.. عمران نے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھا اور تیزی سے
وازے کی طرف بڑھ گیا۔
ہوا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... باہر آ کر جولیا نے پوچھا تو
نے اسے اس آدمی کی دی ہوئی اطلاع کی تفصیل بتا دی۔
ن وہ خفیہ راستہ تو یہاں سے باہر جاتا ہے۔ پھر وہ اسے کہاں
گئے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔ وہ دونوں اب کار کی
ھے چلے جا رہے تھے۔
یہ تو ان سے ملاقات پر ہی معلوم ہو سکے گا کہ انہوں نے کیا
ہے کہ پورے کلب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر وہ
کو لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... عمران نے
نے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
لیا اب تم واپس کوٹھی پر جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔
ہر ہے۔ وہ اسے وہیں لے گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا
کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔
ڑی دیر بعد وہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں اس کوٹھی تک پہنچ گئے
ی کی رہائش تھی۔ عمران نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو

کوٹھی کا پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ پھاٹک کھولنے والا چوہان تھا۔

"ارے سنا ہے تم لوگوں نے جادو سیکھ لیا ہے۔ رسالڈن کو اس کے کلب سے اس طرح اغوا کر لائے ہو کہ کسی کو کانوں کان خبر ہی نہیں ہو سکی"...... عمران نے کار سے اترتے ہی کہا تو پھاٹک بند کر کے واپس آتا ہوا چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم سب تو آپ کے شاگرد ہیں عمران صاحب"...... چوہان نے کہا اور پھر وہ جولیا اور عمران سمیت کوٹھی کے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں واقعی رسالڈن ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا اور صدیقی سمیت باقی ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ رسالڈن کی حالت بے حد خراب نظر آ رہی تھی۔ اس کے پورے جسم پر زخم تھے اور ایک آنکھ بھی نکال دی گئی تھی۔ البتہ اب اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور وہ بے ہوش تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا اس نے کچھ بتایا ہے یا نہیں"...... عمران نے اس کی حالت دیکھ کر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"خاصا سخت جان ثابت ہوا ہے یہ۔ بہرحال اس نے بتا دیا ہے کہ لیبارٹری کانسگ کے مشہور صنعتی علاقے بارلے میں ہے اور بظاہر وہ ٹیلی فون بنانے کی فیکٹری ہے لیکن نیچے میزائل لیبارٹری ہے۔ بس اس سے زیادہ یہ نہیں جانتا"...... صدیقی نے کہا۔

"تم اسے یہاں تک کیسے لے آئے"...... عمران نے کہا تو

، پوری تفصیل بتا دی۔
واہ مخواہ وہاں کنٹری کلب میں بیٹھے مکھیاں مارتے رہے۔
ب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے مزید تفصیلی پوچھ گچھ
...... عمران نے کہا۔
مزید کچھ نہیں جانتا عمران صاحب۔ ورنہ لازماً بتا چکا
. صدیقی نے کہا۔
سے ہوش میں تو لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے
ر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند
ب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے
چھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
ر خاصا زیادہ تشدد کیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔
۔ اس کے بغیر یہ زبان ہی نہ کھول رہا تھا"...... صدیقی نے
ے رسالڈن نے کراہتے ہوئے ایک آنکھ کھول دی۔ اس کی
ا گردن سیدھی ہو گئی تھی اور اس کے منہ سے مسلسل
ا رہی تھیں۔
ن۔ لیبارٹری کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔
ری۔ کون سی لیبارٹری"...... رسالڈن نے رک رک کر

ا لیبارٹری"...... عمران نے کہا۔
نہیں معلوم۔ مجھے گولی مار دو۔ اب میرے زندہ رہنے کا

کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کاش میں باقی دو آدمیوں کے انتظار میں نہ بیٹھتا تو تم رسالڈن کو اس طرح اغوا نہ کر سکتے تھے"...... رسالڈن نے کہا۔

"سنو رسالڈن۔ ہمیں لیبارٹری سے کچھ نہیں لینا اور نہ ہی ہم اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس فارمولے کی کاپی واپس لینے آئے ہیں جو پاکیشیا سے چرا کر یہاں لائی گئی ہے۔ اگر تم یہ کاپی واپس کر دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں ہم اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا تو رسالڈن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا تم لیبارٹری کو تباہ نہیں کرو گے"...... رسالڈن نے کہا۔

"اگر سلاکیہ یا اسرائیل سٹار میزائل تیار کر لے تو پاکیشیا کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن چونکہ پاکیشیا کے حکام اس فارمولے کی اس کاپی میں دلچسپی رکھتے ہیں جو وہاں سے چرائی گئی ہے اس لئے ہمیں صرف کاپی چاہئے جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس کاپی کی اب تک سینکڑوں کاپیاں کی جا چکی ہوں گی لیکن تم حکومتوں کے معاملات سمجھتے ہو۔ ان کی سوئی ایک جگہ پر اٹک جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کاپی لا دوں گا۔ وعدہ رہا"...... رسالڈن نے کہا۔

ہمیں یقین دلاؤ کہ تم ایسا کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

یقین کرو۔ میں واقعی یہ کام کر سکتا ہوں۔ لیبارٹری انچارج ن کو میں جیسے کہوں گا وہ ویسے ہی کرے گا۔ وہ میرا اس میں اسرائیلی حکومت کی طرف سے پابند ہے"...... رسالڈن

ن میں نے تو سنا ہے کہ سائنس دان کافرستانی ہیں"۔ عمران

افرستانی بھی ہیں لیکن انچارج ڈاکٹر ہلٹن ہے"...... رسالڈن

اب دیا۔

وکے۔ پھر تم پہلے اپنی بات کنفرم کراؤ کہ واقعی تمہارا تعلق لٹن سے ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ۔ میں فون پر تمہاری اس سے کراتا ہوں"...... عمران نے کہا تو رسالڈن نے اثبات میں سر ہلا

ٹھیک ہے۔ لیکن یہ سن لو کہ تم چاہے میرے ٹکڑے کیوں نہ میں تمہیں لیبارٹری کا محل وقوع نہیں بتاؤں گا کیونکہ میں نے سلسلے میں خصوصی حلف لے رکھا ہے۔ البتہ فون پر میں رے سامنے بات کر لیتا ہوں تاکہ تمہیں یقین آسکے۔ اس کے تم مجھے آزاد کر دینا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کاپی تم تک پہنچ جائے ...... رسالڈن نے کہا۔

"ہمیں محل وقوع پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے رسالڈن۔ جب

ہمارا کام ہو رہا ہے تو ہمیں پڑ گننے سے کیا مطلب"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھا ہوا فون پیس اٹھا کر اس میز پر رکھ دیا جو رسالڈن کے قریب تھی۔

"اب نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا تو رسالڈن نے نمبر بتا دیا اور عمران نے رسیور اٹھا کر رسالڈن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔ صدیقی نے رسیور عمران کے ہاتھ سے لے کر رسالڈن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رسالڈن کلب سے رسالڈن بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ہلٹن سے بات کرائیں"...... رسالڈن نے کہا۔

"سپیشل کوڈ"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

"زیرو ون"...... رسالڈن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ہلٹن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں ڈسٹرب کیا ہے تم نے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ قدرے تلخ تھا۔

"ڈاکٹر ہلٹن۔ کیا ہوا ہے۔ آپ گزشتہ ہفتے معمول کے مطابق

ں آئے"...... رسالڈن نے کہا۔

، میں تقریباً فارغ تھا کیونکہ لیبارٹری میں مشینری نصب کی جا
لیکن اب چونکہ فارمولا بھی پہنچ گیا ہے اور مشینری بھی نصب
ہے اس لئے اب میں مصروف ہو گیا ہوں اس لئے اب شاید
صے تک کلب نہ آ سکوں"...... ڈاکٹر ہلٹن نے جواب دیا۔

اگر اسرائیل سے کوئی خاص حکم آ گیا تو پھر کیسے بات ہو
ی فون پر"...... رسالڈن نے کہا۔

ں۔ ظاہر ہے اور کیسے رابطہ ہو سکتا ہے۔ ویسے میں کوشش
کہ وقت نکال کر کلب آ سکوں۔ بہرحال فی الحال تو چند روز
ا ممکن نہیں ہے اور آپ بھی مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گے۔
"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
گیا تو صدیقی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

ں بات چیت سے پتہ چلتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے کہ
ولے کی کاپی ڈاکٹر ہلٹن سے لے سکتے ہو"...... عمران نے منہ
ہوئے کہا۔

م مجھے چھوڑ دو۔ میں واقعی کاپی لے آؤں گا"...... رسالڈن نے

وری رسالڈن۔ تم ایک چھوٹے سے مہرے ہو اور ایسے
بہرحال شطرنج کی چالوں میں پٹتے ہی رہتے ہیں"۔ عمران نے
اس سے پہلے کہ رسالڈن عمران کی بات سمجھ کر کوئی جواب

دیتا صدیقی کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی تہہ خانہ رسالڈن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ سیٹلائٹ فون نمبر ہے اس لئے فون ایکس چینج سے تو اس بارے میں معلومات نہیں مل سکتیں۔ البتہ یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ سلاکیہ پر کس ٹائپ کا مواصلاتی سیٹلائٹ کام کر رہا ہے۔ پھر ہی اس بارے میں کوئی پیش رفت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ظاہر ہے جب لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے تو پھر اس کے فون نمبر کو بھی خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں گے اور پھر ابھی عمران اپنے ساتھیوں سمیت تہہ خانے سے نکل کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک نامانوس سی بو اس کی ناک سے ٹکرائی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن انتہائی تیزی سے تاریک ہوتا چلا گیا اور پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں وقفے وقفے سے روشنی کا نقطہ چمکنے لگا اور پھر یہ روشنی پھیلتی

چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ
نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی لیکن
ے لمحے اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے
ں کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔ ویسے اس نے
تھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو رسیوں
ھا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اسے احساس ہوا کہ اس
لت کر سکتا تھا۔ سائیڈ پر اس کے سارے ساتھی بھی کرسیوں
ں سے بندھے ہوئے موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ڈھلکی
یں۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ سامنے ہی چند کرسیاں پڑی
ور اس بڑے کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے
سوچ رہا تھا کہ وہ کس کی قید میں پہنچ گئے ہیں اور پھر اچانک
ے ذہن میں ایک جھماکا ہوا اور وہ سمجھ گیا کہ وہ یقیناً سلاکیہ
سروس کے چیف ایجنٹ نائف کی قید میں ہیں کیونکہ نائف
لنگ میں موجود تھا اور اس کا اور رسالڈن کا آپس میں گہرا
اور یقیناً رسالڈن کے اغوا کا اسے علم ہو گیا ہو گا اور وہ کسی
راغ لگا کر اس رہائش گاہ تک پہنچ گیا لیکن عمران اب یہ سوچ
ہ نائف نے انہیں صرف بے ہوش کیوں کیا ہے۔ انہیں
ں رکھا ہے لیکن ظاہر ہے اس سوال کا جواب اسے نائف ہی
تا تھا اور نائف تو کیا اس کا کوئی آدمی بھی یہاں موجود نہیں
ن نے گردن گھمائی اور رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا

اور پھر رسیوں کی مخصوص ترتیب سے ہی اسے اندازہ ہو گ
رسیاں واقعی تربیت یافتہ افراد کی طرز پر باندھی گئی ہیں لیکن
اس کا جسم مکمل طور پر بے حس تھا اس لئے ظاہر ہے وہ صرف
ہی سکتا تھا۔ اس کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے
عمران سمجھ گیا تھا کہ اسے ہوش اس کی مخصوص ذہنی ورزشوں کی
سے خود بخود آ گیا ہے لیکن اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس حالت
نجات کیسے حاصل کی جائے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ
تھی کہ اچانک اسے دروازے کی دوسری طرف تیز تیز قدموں
آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران چونک کر دروازے کی ط
دیکھنے لگا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ا
دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر دا
ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے چار آ
تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

" اوہ۔ اسے خود بخود ہوش آ گیا۔ کیسے "...... سب سے پہلے آ
والے نے کہا تو عمران اس کی آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہی نا
ہے۔

" آخر سلاکیہ سیکرٹ سروس کے چیف ایجنٹ کے استقبال
لئے کسی نہ کسی کو تو ہوش میں آنا ہی چاہئے تھا"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان چونک کر عمران کی طرف د
لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

اوہ۔ تو تم ہو وہ علی عمران جسے پوری دنیا میں سب سے
ل سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... نائف نے کہا اور کرسی
گیا جبکہ اس کے ساتھی سائیڈ پر قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔

یہ ہوائی دشمنوں نے اڑائی ہو گی۔ میری ناک تو خطرے کی بو
ہی نہیں سکتی ورنہ میں اتنی آسانی سے کیسے بے ہوش ہو
...... عمران نے کہا۔

ل۔ تم ہی ہو عمران کیونکہ اس عمران کی نشانی یہی ہے کہ وہ
کی سچویشن میں مذاق کرنے سے باز نہیں آتا۔ بہرحال اب تم
ں بھی آ گئے ہو اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم ہی علی
ہو تو اب تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لے آنے کی
نہیں ہے۔ انہیں گولی مار دینی چاہئے۔ راسٹر"۔ نائف نے
تے کرتے اچانک گردن موڑ کر راسٹر سے مخاطب ہوتے
لہا۔

یں باس"...... ایک مشین گن بردار نے چونک کر کہا۔
س عمران کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دو"...... نائف نے

یک منٹ رک جاؤ۔ یہ بے ہوش ہیں کہیں بھاگ تو نہیں
پہلے یہ بتاؤ کہ تم مجھے کیوں ہوش میں لانا چاہتے تھے"۔ عمران

ل لئے کہ میں تم سے پوچھ سکوں کہ رسالڈن سے تم نے

لیبارٹری کے بارے میں کیا معلومات حاصل کی ہیں کیونکہ جب
وہاں پہنچا تو تم رسالڈن کو ہلاک کر چکے تھے"...... نائف نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اچھا ہوا کہ میں نے تمہیں عین آخری لمحات
روک لیا ورنہ تم ہمیشہ کے لئے ان معلومات سے محروم رہ جاتے
عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... نائف نے چونک کر کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ رسالڈن کو میرے ساتھیوں نے اس
کلب سے اغوا کیا ہے اور وہ اسے وہاں سے لے گئے تھے جبکہ میں
میری ساتھی علیحدہ تھے۔ پھر جب ہمیں اطلاع ملی کہ ہمارے ساتھی
نے رسالڈن کو اغوا کر لیا ہے تو ہم واپس رہائش گاہ پر پہنچے۔
وقت تک یہ رسالڈن سے پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک بھی کر چکے
پھر اچانک بے ہوش کر دینے والی گیس میری ناک سے ٹکرائی
میں بے ہوش ہو گیا اس لئے رسالڈن سے جو کچھ معلوم ہوا
مجھے نہیں بلکہ میرے ساتھی ہی بتا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی یہی اطلاع ملی تھی کہ چار آدمیوں نے رسالڈن
اغوا کیا ہے لیکن پھر تمہاری ضرورت نہیں رہی اس لئے تمہیں
مار دی جائے۔ راسٹر"...... نائف نے ایک بار پھر بات کرتے ہوئے
راسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... راسٹر نے کہا۔

"اس عمران کو گولی سے اڑا دو"...... نائف نے کہا۔

ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ تم تو بڑے جلد باز قسم کے
ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے ساتھی تمہیں ایک لفظ بھی
بتائیں گے۔ البتہ میں چاہوں تو انہیں حکم بھی دے سکتا ہوں
سب کچھ بتا دیں ورنہ چاہے تم ان کے جسموں کے ٹکڑے کر دو
یہ کچھ نہیں بتائیں گے"...... عمران نے کہا۔

تو تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھیوں کو ہوش دلایا جائے۔ کیا
خیال ہے کہ تمہارے ساتھی تمہاری یا اپنی کوئی مدد کر سکیں
...... نائف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میرا جسم مکمل طور پر بے حس ہے۔ اسی طرح میرے ساتھیوں
پوزیشن ہو گی اس لئے ہوش میں آ کر انہوں نے کوئی تیر نہیں
"...... عمران نے کہا تو نائف بے اختیار ہنس پڑا۔

مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ خالی رسیوں کو کھول سکتے ہو اس لئے
نے تمہیں بے حس کر دینے والے انجکشن لگوا دیئے۔ راسٹر انہیں
میں لے آؤ"...... نائف نے راسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

یس باس"...... راسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
گن کو کاندھے سے لٹکایا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر وہ
کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

کیا تم مجھے اجازت دو گے نائف کہ میں مرنے سے پہلے مخصوص
ت کر سکوں"...... عمران نے کہا تو نائف بے اختیار چونک پڑا۔

کیسی عبادت۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... نائف نے چونک کر

کہا۔

" بے حس جسم کے ساتھ میں کیا کر سکتا ہوں۔ صرف اتنا کروں گا کہ آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں مقدس الفاظ پڑھوں گا اور بس"...... عمران نے کہا تو نائف بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے تمہیں"۔ نائف نے کہا۔

" اس لئے کہ جب تک میں عبادت مکمل نہ کر لوں تم مجھے گولی نہ مارو"...... عمران نے کہا تو نائف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا"...... نائف نے کہا تو عمران نے آنکھیں بند کیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ذہن کی پوری طاقت اعصابی نظام پر ڈالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح اس کے جسم میں کچھ نہ کچھ حرکت پیدا ہو جائے گی اور وہ اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو باہر نکال کر ان سے اپنی کلائی پر کٹ لگا کر نہ صرف اپنی بے حسی کو دور کر لے گا بلکہ ان بلیڈوں کی مدد سے رسی بھی کاٹ لے گا۔ چنانچہ اس نے ذہن کو بلینک کر کے اپنی پوری قوت ایک نقطے پر لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ذہن کو اس نقطے سے ہٹایا اور آنکھیں کھول دیں تو اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں معمولی سی حرکت موجود ہے جبکہ سامنے بیٹھا ہوا نائف غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم کسی ذہنی ورزش میں مصروف تھے"...... نائف نے

ا کے آنکھیں کھولتے ہی اس سے پوچھا۔

"ظاہر ہے عبادت تو تب ہی ہو سکتی ہے جب دل و دماغ اور تینوں کو عبادت میں شامل کر لیا جائے"...... عمران نے اتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ حرکت نے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے معمولی سی کوشش سے بلیڈ ں سے باہر نکال لئے۔ چونکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر اور رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اس لئے ظاہر ہے سامنے بیٹھے ے نائف کو اس کی حرکت کا اندازہ ہی نہ ہو سکتا تھا۔

"تمہارے ساتھی ہوش میں آ گئے ہیں اور انہوں نے کچھ بتانے انکار کر دیا ہے"...... نائف نے سرد لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اس طرح کیسے کچھ بتا سکتے ے تم خود تربیت یافتہ ہو۔ تم اس بات کو زیادہ اچھی طرح سمجھ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے بلیڈ دوسے اپنی کلائی پر کٹ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم جیسے توانائی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ لیکن ظاہر ہے وہ کوئی ت نہ کر سکتا تھا کیونکہ نائف کی پوری توجہ اس کی طرف تھی۔ اس نے بلیڈوں کی مدد سے ایک رسی کو کاٹنے کی غیر محسوس سی شش شروع کر دی تھی۔

"دیکھو عمران۔ مجھے حکم ملا تھا کہ تمہیں بغیر کسی توقف کے ں سے اڑا دوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری کا محل

وقوع معلوم کر لوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ صرف چند افراد پر مشتمل نہیں ہو گی۔ ظاہر ہے تمہاری موت تمہاری سروس کا کوئی دوسرا گروپ آجائے گا اس لئے مجھے محل جاننے کی ضرورت ہے تاکہ میں وہاں نگرانی کرا کر تمہار گروپوں کا خاتمہ کر سکوں"...... نائف نے کہا۔

" تم اپنے باس تھامسن سے پوچھ لو"...... عمران نے منہ ہوئے کہا۔

"چیف تھامسن کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے علم صرف پرائم منسٹر، ڈیفنس سیکرٹری اور صدر صاحب کسی کو نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ان سے پوچھ سکتا ہے"...... نے کہا۔

" حیرت ہے۔ ایک کلب کے بدمعاش اور غنڈے کو علم سیکرٹ سروس کے چیف ایجنٹ بلکہ چیف کو اس کا عل ہے"...... عمران نے کہا۔

" رسالڈن کا تعلق اسرائیل سے ہے اور وہ بظاہر غنڈہ اور بنا ہوا تھا ورنہ وہ اسرائیلی ایجنٹ تھا"...... نائف نے جواب اس دوران عمران دو رسیوں کو اس حد تک کاٹ لینے میں کام چکا تھا کہ ایک ہی جھٹکے سے یہ رسیاں کھولی جا سکتی تھیں ا انہیں تکلفاً باندھا گیا تھا اس لئے رسیاں صرف اس کے سینے تھیں باقی جسم ویسے ہی رسیوں سے آزاد تھا۔

" اب بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم اس بارے میں جانتے ہو تو بتا دو ورنہ پھر مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں رہے گی"...... اچانک نائف نے سرد لہجے میں کہا۔ شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ عمران جان بوجھ کر وقت ضائع کر رہا ہے۔

" اگر تم یقین کرو کہ رسالڈن نے اس سلسلے میں ہمیں کچھ نہیں بتایا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ مقدس حلف لے چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر میں خواہ مخواہ وقت ضائع کرتا رہا"...... نائف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راسٹر کی طرف گردن گھما دی۔

" صرف ایک منٹ"...... اچانک عمران نے کہا تو نائف نے گردن سیدھی کر لی۔

" اب کیا کہنا چاہتے ہو"...... نائف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہیں آخر ہم سے کیا خطرہ ہے۔ ہم بے حس اور رسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں لیکن تم اس انداز میں بات کر رہے ہو کہ جیسے تم کسی خطرے کی زد میں ہو"...... عمران نے کہا۔

" بہت وقت ضائع ہو گیا ہے اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... نائف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اپنے باس تھامسن سے میری بات کرا سکتے ہو"۔ عمران

نے کہا تو نائف بے اختیار چونک پڑا۔

" تم ان سے کیا بات کرنا چاہتے ہو"...... نائف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ان سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ فوراً اس سودے پر تیار ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" کس قسم کا سودا۔ مجھے بتاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... نائف نے کہا۔

" دیکھو نائف۔ تمہیں خود معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس ہم پانچ چھ افراد پر مشتمل نہیں ہو سکتی اور اگر ہم ہلاک ہو گئے تو پھر دوسرے آنے والے اس طرح کام نہیں کریں گے جس طرح ہم کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مشن صرف فارمولے کی کاپی حاصل کرنا ہے۔ لیبارٹری کو تباہ نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی سلاکیہ کی کسی اور تنصیب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہماری ہلاکت کے بعد جو گروپ یہاں آئے گا وہ انتقام سے بھرا ہوا ہو گا اور پھر اسے پرواہ نہیں ہو گی کہ یہاں کے ڈیم، یہاں کے بجلی گھر اور یہاں کی اہم تنصیبات اور لیبارٹری سب کچھ بچتا بھی ہے یا نہیں۔ وہ ہر چیز کو تباہ کر کے رکھ دیں گے اس لئے میں تمہارے باس سے صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کر کے فارمولے کی صرف ایک کاپی ہمیں دے دیں تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور پھر حکومت پاکیشیا بھی مطمئن ہو جائے گی حالانکہ حکومت

پاکیشیا کو بھی علم ہے کہ اس کاپی سے سینکڑوں کاپیاں ہو سکتی ہیں لیکن سرکاری معاملات ایسے ہی چلتے ہیں۔ اس کے بعد اگر سلاکیہ سٹار میزائل تیار کرے یا اسرائیل اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا اور مجھے یقین ہے کہ تمہارا چیف اس سودے پر آمادہ ہو جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سوری عمران۔ آنے والوں سے ہم خود نمٹ لیں گے لیکن تم اب بچ کر نہیں جا سکتے"...... نائف نے کہا اور کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" مشین گن مجھے دو راسٹر"...... نائف نے کہا تو ساتھ کھڑے راسٹر نے کاندھے سے مشین گن اتاری اور نائف کے ہاتھ میں دے دی لیکن اس سے پہلے کہ نائف مشین گن لے کر سیدھا ہوتا اچانک تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی عمران یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے کمرہ نائف کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے گو اپنی طرف سے زوردار جھٹکا دے کر رسیاں توڑ ڈالی تھیں لیکن اس کے باوجود باقی ماندہ رسیاں فوری طور پر نہ کھل سکی تھیں اس لئے عمران کرسی سمیت اچھل کر نائف سے ٹکرایا تھا۔ البتہ جب وہ نائف سے ٹکرایا تو اس وقت رسیاں کھل گئیں اور کرسی نیچے جا گری جبکہ عمران نائف سمیت اس کرسی پر گر کر الٹ کر پیچھے جا گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا عمران نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور چند

لمحوں بعد جب تڑتڑاہٹ کی آوازیں بند ہوئیں تو کمرے میں
سمیت اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں۔ وہ سب گولیو
چھلنی ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے
دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہی وہ
آ گیا کیونکہ یہ ایک زرعی فارم تھا اور باہر دو بڑی جیپیں تو موجو
لیکن آدمی کوئی نہ تھا جبکہ فارم کے باہر چاروں طرف دور دو
کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ عمران جب کمرے میں واپس داخل
مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کے ایک
میں پانی سے بھری ہوئی بوتل تھی کیونکہ بے حس کر دینے وا
توڑ پانی ہی تھا۔ عمران نے پانی کی بوتل کھولی اور اسے جولیا
سے لگا دیا۔ جب چند گھونٹ پانی اس کے حلق سے نیچے اترا تو
نے بوتل ہٹائی اور صدیقی سے منہ سے لگا دی۔ تھوڑی دیر
کے سارے ساتھی پانی پی چکے تھے۔ عمران نے پہلے جولیا کی کر
عقب میں جا کر رسیوں کی گانٹھ کھولی اور پھر اس کی رسیا
دیں تو جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر اس نے عمران کے ساتھ
باقی ساتھیوں کو بھی رسیوں سے نجات دلا دی۔

" آپ نے حیرت انگیز کام کیا ہے عمران صاحب۔ کیا
حس نہیں تھے "...... صدیقی نے کہا۔

" بے حس تھا۔ اسی لئے تو مجھے اتنی مغز ماری کرنا پڑی
عمران نے کہا اور پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک کی

ا۔

" یہ رسیاں پہلے پوری نہیں کھل سکی تھیں پھر آخری لمحے میں
یاں پوری طرح کھل گئیں اور کرسی نیچے گر گئی "...... عمران نے
ا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس نائف کے اور ساتھی بھی تو ہوں گے "...... صدیقی نے
ا۔

" ہاں۔ ضرور ہوں گے لیکن پہلے یہ تو معلوم ہو کہ ہم ہیں کہاں۔
ہاں تو ہر طرف کھیت پھیلے ہوئے ہیں اور اس فارم میں فون بھی
ہیں ہے "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ پھر نائف ہمیں یہاں کیوں لے آیا تھا۔ یہ کارروائی
وہاں کانسگ میں بھی کر سکتا تھا "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے
یں کہا۔ وہ سب اب باہر کھلے صحن میں پہنچ چکے تھے جہاں دو بڑی
یپیں موجود تھیں۔

" میرا خیال ہے کہ یہ ہمیں وہاں سے یہاں اس لئے لایا تھا کہ ہم
رسالڈن کے آدمیوں سے بچ جائیں اور ہماری موت کا کریڈٹ وہ خود
اپنے چیف کے سامنے لے سکے ورنہ رسالڈن کے آدمی لامحالہ ہم تک
پہنچ جاتے تو پھر وہ نائف کا لحاظ بھی نہ کرتے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہی ہو گا لیکن اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ اس لیبارٹری
کا محل وقوع تو ہمیں معلوم ہو ہی گیا ہے لیکن اب کانسگ میں
رسالڈن کے لوگ ہمیں پاگلوں کی طرح تلاش کر رہے ہوں گے "۔

جولیا نے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ ہمیں کانسگ جانے کی بجائے اس
گاؤں ویسٹ فیلڈ چلے جانا چاہئے۔ وہاں ہم اطمینان سے نئے
اپ بھی کر سکتے ہیں اور لیبارٹری کے بارے میں چھان بین بھی
کے بعد مشن کو فائنل کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ ہم موجودہ ویسٹ فیلڈ میں ہیں کیونکہ
نے پڑھا تھا کہ سلاکیہ کا علاقہ ویسٹ فیلڈ اپنی زراعت کی پیداوا
لئے پورے سلاکیہ میں مشہور ہے"...... عمران نے کہا۔
" اوہ۔ پھر تو اور بھی آسانی ہو جائے گی"...... جولیا نے کہا
وہ سب ایک ہی جیپ میں سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد جب
جیپ ایک پختہ سڑک پر پہنچی تو انہیں جلد ہی معلوم ہو گیا
واقعی ویسٹ فیلڈ میں ہی موجود ہیں اور پھر شمال کی طرف تقریب
کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے وہ ویسٹ فیلڈ قصبے میں داخل ہو گئے
کانسگ کی نسبت بہت چھوٹا قصبہ تھا اور اس کا ماحول بھی
دیہاتی تھا۔ عمران جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ اس نے
ایک سائیڈ پر موڑی اور اسے آگے بڑھاتا چلا گیا۔
" ادھر کیا ہے"...... ساتھ بیٹھی جولیا نے چونک کر پوچھا۔
" بورڈ لگا ہوا ہے کہ ادھر امپیریل ہوٹل ہے"...... عمران
تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عم
کے سامنے پہنچ گئے جس پر واقعی امپیریل ہوٹل کا بورڈ موجود تھ

ہیں بہرحال لوگ آجا رہے تھے۔ عمران نے جیپ ایک طرف
اور پھر نیچے اتر کر وہ ہوٹل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر
کمرے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
"یہاں اس قصبے میں تو میک اپ کا سامان بھی نہیں ملے
...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب ایک ہی کمرے میں
ہوئے تھے۔
"میرا خیال ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کو کانسگ جا کر سامان
لباس وغیرہ لانے پڑیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے
کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو
چونک پڑے۔ نعمانی نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو وہ بے اختیار
ہٹ گیا کیونکہ دروازے پر ایک نوجوان لڑکی کھڑی مسکرا رہی

"کیا آپ مجھے اندر آنے کی اجازت دیں گے"...... لڑکی نے کہا۔
"تشریف لائیے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ
کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ایشیائی واقعی بہت تکلف کرتے ہیں"...... آنے
نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک
ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر
وہ ایکریمین میک اپ میں تھے۔ شاید میک اپ نائف نے صاف

نہ کئے تھے یا ہو سکتا ہے کہ اس نے اسے واش کرنے کی ض
نہ سمجھی ہو۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... عمران نے ہونٹ چبا
کہا۔ وہ سب واپس کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"پہلے تعارف ہو جائے۔ میرا نام جولی ہے اور میں س
ویسٹرن کارمن کی ٹیم کی سربراہ ہوں اور یہ امپیریل ہو
ملکیت ہے۔ میں یہاں رہتی ہوں جبکہ میری ٹیم پورے س
کام کرتی ہے۔ آپ جس جیپ میں یہاں پہنچے ہیں یہ جیپ
ملکیت ہے اور جہاں تک قومیت کا تعلق ہے تو یہ بتا دوں
آپ سب افراد کو بے ہوشی کے عالم میں کانسگ سے اٹھا کر
تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ ہر قسم کی مداخلت سے بچ کر آپ
تشدد کر کے آپ سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکے
مجھے بتایا تھا کہ آپ سب کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
میں نے اسے یہاں ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اسے اس
تک پہنچا دیا جہاں سے آپ آئے ہیں۔ نائف نے مجھے بتایا
لوگوں میں علی عمران نامی ایک صاحب بھی شامل ہیں
سب سے خوفناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ نائف
دوست ہے اور وہ اکثر یہاں کئی کئی روز امپیریل ہوٹل
ساتھ رہتا ہے اس لئے اس کے اور میرے درمیان کسی
پردہ نہیں ہے۔ سلاکیہ میں میرا اور میری ٹیم کا کام ایسا

ف یہاں ویسٹرن کارمن کے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہم
لاکیہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے اس لئے ہماری دوستی
تی رہی۔ میرے پوچھنے پر نائف نے بتایا کہ تم لوگ یہاں ایک
یہ میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہو اور اس نے تمہیں گیس
ے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد نائف اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ
ری جیپوں میں بیٹھ کر زرعی فارم چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد
ں نے ویسٹرن کارمن رابطہ کیا اور وہاں اپنے چیف سے جب میں
نے تمہارے بارے میں ذکر کیا تو چیف بے اختیار چیخ پڑا۔ اس نے
ھے حکم دیا کہ میں فوراً تم لوگوں کو نائف کے ہاتھوں سے بچاؤں۔
ں نے چیف کے لہجے کی وجہ سے وعدہ تو کر لیا لیکن ظاہر ہے میں
کیسے کر سکتی تھی۔ نائف اور اس کے ساتھی مسلح تھے جبکہ میں
ا اکیلی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ جب نائف واپس آئے گا تو
یں چیف سے بات کر کے اسے کہہ دوں گی کہ جب میں وہاں
ں تو نائف تم سب کو ہلاک کر چکا تھا اور پھر مجھے اطلاع ملی کہ
ں ایک جیپ واپس آ رہی ہے تو میں چونک پڑی۔ لیکن جب
پ سے نائف اور اس کے ساتھیوں کی بجائے تم لوگ اترے تو
ا حیران رہ گئی۔ چنانچہ میں نے ایک بار پھر چیف سے رابطہ کیا اور
ہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جس پر چیف نے مجھے حکم دیا کہ
ں خود جا کر عمران سے ملوں اور چیف کی بات عمران سے کراؤں۔
ے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ سب یہاں اس کمرے میں موجود ہیں اس

لئے میں یہاں چلی آئی"...... جولی نے پوری تفصیل بتاتے
جبکہ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے سب کچھ سنتے ر
"آپ کے چیف کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"چیف کا نام بیلے ہے"...... جولی نے جواب دیا۔
"لیکن اس سے رابطہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا تو
جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت
رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔
"آپ کا نام علی عمران ہے"...... جولیا نے پوچھا۔
"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو جولی نے ا
سر ہلایا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ جولی کالنگ فرام ویسٹ فیلڈ۔ اوور"......
بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی
دی۔
"مسٹر عمران سے بات کیجئے چیف۔ میں نے آپ کے حک
پوری تفصیل بتا دی ہے۔ اوور"...... جولی نے مؤدبانہ لہج
"کراؤ بات۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن
ہوں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو

آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ شاید وہ عمران کی آواز سن کر حیران ہو رہی تھی۔
"بیلے بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اوور"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔
"تم شاید بہت کھانے لگ گئے ہو۔ اتنا نہ کھایا کرو۔ اوور"۔ عمران نے کہا تو جولی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جبکہ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"ظاہر ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے تمہارا جسم پھیلتا جا رہا ہے اور بیلا سے بیلے بن گئے ہو۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ میں پہلے بھی بیلے تھا اور اب بھی بیلے ہوں۔ آپ کس چکر میں پھنس گئے ہیں۔ مجھے جولی نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق آپ کسی میزائل لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں حالانکہ سلاکیہ تو میزائل سازی کے دور میں شامل ہی نہیں ہوا۔ اوور"...... بیلے نے ہنستے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ دور میں داخل ہونے سے پہلے اخبارات میں اشتہارات شائع کراتا۔ البتہ یہ بات دوسری ہے کہ اس

کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے میزائل کا ایک فارمولا چرایا لے آئے اور ہمیں مجبوراً یہاں آنا پڑا۔ ویسے میرا خیال ہے ک یہ خوبصورت اور نوجوان ایجنٹ بلکہ ایجنٹوں کی چیف ص لیبارٹری کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہے۔ اوور"...... ع کہا تو جولی نے اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیس کی بات سن کر حیران ہو رہی ہو۔

" جولی جانتی ہے۔ اوہ نہیں۔ اگر وہ جانتی ہوتی تو رپورٹ دیتی۔ ویسے عمران صاحب۔ میں نے جولی سے کہہ وہ آپ کی ہر طرح مدد کرے۔ اوور"...... بیلے نے جواب د کہا۔

" بہتر ہے کہ میرے سامنے اسے ہدایت کرو تاکہ بعد فکر نہ رہے کہ تمہاری خوبصورت اور طرح دار ایجنٹ بلکہ ا چیف صاحبہ کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ اوور"...... کہا۔

" ارے۔ ارے عمران صاحب۔ جولی آپ کے مقابل نہیں ہے۔ یہ بے چاری تو صرف مخبری کی حد تک کام کرت سلاکیہ میں ویسٹرن کارمن کے مفادات کو کوئی نقصان نہ آپ اس پر مہربانی کریں۔ اوور"...... بیلے نے کہا۔

" ظاہر ہے اب تمہارا نام آنے کے بعد سوائے مہربانی ہو سکتا ہے۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ کہ تم نے ہمارا خ

ویسے تم نے وعدہ کیا تھا کہ پاکیشیا آؤ گے لیکن پھر آئے نہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ بس مصروفیات نے مجھے یہاں جکڑ رکھا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ حاضر ہو سکوں اور خود بہرحال میں یہی دعائیں مانگ سکتا ہوں کہ آپ ویسٹرن کارمن نہ آئیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی آمد ویسٹرن کارمن کے لئے انتہائی تباہ کن ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ اوور"...... بیلے نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسٹرن کارمن میں جب تم جیسے دوست رہتے ہوں تو پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ بہرحال ایک بار پھر شکریہ۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

" آپ نے میرے بارے میں کیوں ایسی باتیں کی ہیں"۔ جولی نے انتہائی ناگوار سے لہجے میں کہا۔

" مس جولی۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ رسالڈن کے بے حد قریب رہی ہیں اور یہ ہوٹل بھی رسالڈن نے آپ کو تحفہ میں دیا تھا۔ رسالڈن اسرائیلی ایجنٹ تھا اور رسالڈن کے مفادات کی بھی آپ یہاں نگرانی کرتی رہتی ہیں اور رسالڈن کا لیبارٹری سے انتہائی گہرا تعلق رہا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر اس کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" آپ۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا مطلب"...... جولی کی

آنکھیں خوف سے پھٹ سی گئی تھیں۔ اس کے چہرے پر خوف
تاثرات ابھر آئے تھے۔
" بے فکر رہیں۔ رسالڈن ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب وہ آ
کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... عمران نے کہا تو جولی بے اختیار ایک
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔
" رسالڈن ہلاک ہو چکا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے تو اط
ہی نہیں مل سکی۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرا تعلق رسالڈن
ہے"...... جولی کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔
" مس جولی۔ ابھی تو میں نے بیلے کو یہ نہیں بتایا کہ یہ لیبار
ویسٹ فیلڈ میں ہے اور آپ رسالڈن کی طرف سے اس کی نگران
ورنہ یقیناً بیلے آپ کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیتا۔ میں اس کی فط
کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... عمران نے کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ آپ تو۔ آپ تو۔ میں جا رہی ہوں۔ آئی ایم سو
میری طبیعت خراب ہو رہی ہے"...... جولی نے انتہائی بوکھلا
ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا
واپس مڑنے لگی۔
" نعمانی دروازہ بند کر دو اور مس جولی اگر تم زندہ رہنا چاہ
تو خاموشی سے بیٹھ جاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا
لمحے نعمانی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے دوڑ کر کمرے کا د
اندر سے بند کر دیا۔

" تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"۔
لی نے رک رک کر کہا۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی۔
" بیٹھ جاؤ اور میری بات سنو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
ں کہا تو جولی اسی کیفیت میں ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔
" اگر ہم نائف اور اس کے چار مسلح ساتھیوں کا خاتمہ اس حالت
ں کر سکتے ہیں کہ اس نے ہمیں بے حس کر دینے والی دوا کے
جکشن لگوا دیئے تھے اور اس کے باوجود ہمیں کرسیوں سے باندھ دیا
یا تھا تو تم تو بہرحال ایک معصوم سی خاتون ہو اور بیلے نے تمہیں
ہرحال ہمارے ساتھ تعاون کے لئے کہا ہے۔ تم بے فکر ہو۔ بیلے کو
ہارے اس پہلو کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں پہنچے گی"۔
ران نے کہا تو جولی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر
یئے۔
" تم۔ تمہیں آخر کس طرح یہ سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اس بارے
ں تو نائف کو بھی علم نہ تھا"...... جولی نے کہا۔
" رسالڈن سے ہم نے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی
وشش کی تھی لیکن رسالڈن نے باوجود کوشش کے بتانے سے اس
لئے انکار کر دیا تھا کہ وہ مقدس حلف اٹھا چکا ہے لیکن اس نے
بارٹری کے انچارج ڈاکٹر ہلٹن سے فون پر بات کی تھی اور اسے کلب
نے کے لئے کہا تھا۔ اس نے جس فون پر ڈاکٹر ہلٹن سے بات کی تھی
اس فون نمبر تمہارے ہوٹل کے بورڈ پر درج ہے"...... عمران نے

کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر"...... جولی عمران کی بات سن کر ا
بوکھلا گئی کہ اس سے کوئی لفظ بھی کہا نہ جا سکا۔

" مجھے بیلے کی فطرت کا اندازہ ہے۔ وہ اپنے ایجنٹوں کو خفیہ
کے لئے ایسے کام کرتا ہے اس لئے تمہیں خفیہ رکھنے کے لئے ا
یہ سیٹلائٹ فون نمبر تمہارے لئے ریزرو کرا دیا ہو گا اور تم
نمبر رسالڈن کے ذریعے لیبارٹری میں شفٹ کرا دیا اور خود
بیلے کو کچھ کہہ کر مطمئن کر دیا ہو گا۔ ویسے باہر لگا ہوا بورڈ پر
اس لئے اس پر وہی نمبر درج رہ گیا ہے اور اس فون نمبر کو
میں ساری بات سمجھ گیا تھا کہ اس ہوٹل کا تعلق رسالڈ
لیبارٹری سے ہے اور ابھی میں یہاں پہنچ کر سوچ ہی رہا تھا
بارے میں کیا کیا جائے کہ تم خود بنفس نفیس یہاں پہنچ
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولی نے بے اختیا
طویل سانس لیا۔

" آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ میرے ذہن میں بھی یہ
رہی تھی کہ فون نمبر باہر بورڈ پر موجود ہے اور نہ ہی میں سو
تھی کہ اس فون نمبر کا آپ کو علم ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا عا
رسالڈن کو یا مجھے تھا اور ایسا بندوبست کر دیا گیا تھا کہ اگر ک
یہ نمبر ڈائل کرتا تو اس کا رابطہ لیبارٹری سے نہ ہو سکتا تھا"
نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ کیا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے
زیرو لگا دیا گیا ہے اور یہ زیرو سیٹلائٹ کا ڈبل ٹائم نمبر لینے سے لگتا
ہے۔ سیٹلائٹ والوں کو اس کا ڈبل معاوضہ ملتا ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ حیرت ہے۔ آپ کو ایسی باتوں کا علم آخر کیسے ہو جاتا
ہے"...... جولی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس سے زیادہ ایسی ویسی بات مت کرو جولی ورنہ اس عمران
نے تمہاری گزشتہ سات پشتوں کے حالات بتانے شروع کر دینے
ہیں اس لئے اتنا ہی کافی ہے"...... اچانک خاموش بیٹھی جولیا نے کہا
تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب مجھے اجازت ہے"...... جولی نے کہا۔

" تم نے لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کہ وہ کہاں
ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ عمران صاحب۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس کا علم نہیں
ہے"...... جولی نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ بیلے کو بہرحال شکایت پہنچانی ہی پڑے
گی"...... عمران نے کہا تو جولی بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا۔ کیا مطلب"...... جولی نے کہا۔

" دیکھو جولی۔ بیلے کی وجہ سے میں اور میرے ساتھی تمہاری عزت
کر رہے ہیں ورنہ تمہارا یہ خوبصورت چہرہ کسی بھی لمحے مسخ ہو سکتا

ہے۔ یہ میری ساتھی جولیا اس کام میں مہارت کا درجہ رکھتی لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم ہمیں لیبارٹری کے میں بتا دو اور پھر خاموشی سے اپنے آفس چلی جاؤ۔ تمہیں ڈ ضرورت نہیں کیونکہ رسالڈن اب ہلاک ہو چکا ہے"...... عم کہا۔

" رسالڈن کی ہلاکت سے اسرائیل تو ختم نہیں ہو گیا او اسرائیلی ایجنٹ ختم ہو سکتے ہیں"...... جولی نے کہا تو عمرا اختیار چونک پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ لیبارٹری کی حفاظت اسرائیلی ایج رہے ہیں اور انہیں بھی علم ہے کہ رسالڈن کے علاوہ تم ب بارے میں جانتی ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں اور میں نے بھی اس کے لئے حلف لیا ہوا ہے اس۔ مجبور ہوں"...... جولی نے کہا۔

" مس جولیا۔ تم جولی کو اپنے کمرے میں لے جاؤ اور ا اونچ نیچ سمجھا دو۔ میں نہیں چاہتا کہ جولی کو کوئی تکلیف پہنچے گ بیلے کی ایجنٹ ہے اور بیلے سے میرے گہرے دوستانہ تعلقات عمران نے کہا۔

" آؤ جولی"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" جب میں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے نہیں معلوم تو پھر"۔ جولی نے اٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" تم آؤ تو سہی۔ ہم دونوں مل کر یقیناً کوئی نہ کوئی ایسا راستہ تلاش کر لیں گی جس سے نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ ہمیں"۔ جولیا نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا اور پھر بڑے بے تکلفانہ انداز میں جولی کا بازو پکڑ کر اسے دروازے کی طرف لے گئی۔

" خیال رکھنا جولیا۔ ہم لیبارٹری تو خود بھی تلاش کر لیں گے لیکن جولی کو کوئی تکلیف نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

" بالکل خیال رکھوں گی"...... جولیا نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ جولی سمیت باہر چلی گئی۔

" عمران صاحب۔ آپ کا مشاہدہ حیرت انگیز ہے۔ ہم بھی یہاں آپ کے ساتھ ہی آئے ہیں لیکن ہمارا خیال اس فون نمبر کی طرف گیا ہی نہیں"...... صدیقی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ایسی باتیں پرانے دور کے ایجنٹ سوچا کرتے تھے۔ شرلاک ہومز ٹائپ کے بے چارے پسماندہ عہد کے، جبکہ تم فور سٹارز کے چیف ہو۔ نئے عہد کے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ کیا مس جولیا اس جولی سے لیبارٹری کا پتہ پوچھ لے گی"...... نعمانی نے کہا۔

" جولیا ڈپٹی چیف ہے۔ تم دیکھنا کہ جولی خود ہی سب کچھ فخر سے جولیا کو بتا دے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ جولی خود ہی ان اسرائیلی ایجنٹوں کو آگاہ نہ کر

دے گی"...... صدیقی نے کہا۔

"ابھی دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے پراسرار سے
میں کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور جولیا اندر د
ہوئی۔

"جولی ٹرانس میں آنے کے لئے تیار ہو چکی ہے"...... جولیا
کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف
گیا تو صدیقی اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ اب
تھے کہ عمران اس جولی کے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے لیکن انہیں ح
تھی کہ عمران نے جولیا کو ہدایات تو ان کے سامنے دی تھیں
جولیا اس کی ہدایات کو سمجھ گئی تھی جبکہ وہ اس بارے میں سمجھ
سکے تھے۔ جولیا کا کمرہ ساتھ ہی تھا اس لئے وہ سب جب اس کمرے
پہنچے تو وہاں بیڈ پر جولی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں
چہرہ بالکل نارمل تھا جیسے گہری نیند سو رہی ہو۔

"کس طرح تیار کیا ہے تم نے اسے"...... عمران نے آگے ب
ہوئے کہا۔

"کچھ زیادہ کوشش نہیں کرنا پڑی۔ صرف یہاں ریک میں م
شراب اسے پینے کے لئے کہا۔ وہ خود بھی اس کی طلب محسوس کر
تھی۔ البتہ شراب میں، میں نے ایک گولی جو نشے کو تیز کر دیتی
ڈال دی تھی۔ جولی اس دوران باتھ روم میں تھی۔ میں نے ا

یہاں آتے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ فکر مت کرے۔ میں عمران کو کہہ
دوں گی اس لئے وہ تمہیں تعاون پر مجبور نہیں کرے گا کیونکہ میں
پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہوں اور عمران میرا ماتحت
ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے باری باری اس کی دونوں آنکھیں
کھولیں اور انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

"ابھی دس پندرہ منٹ انتظار کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا
تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"مس جولیا۔ آپ کو کیسے یہ بات سمجھ میں آئی کہ عمران صاحب
جولی کو ٹرانس میں لانا چاہتے ہیں۔ ہمیں تو آپ کے درمیان ہونے
والی بات چیت کے دوران ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا تھا"...... صدیقی
نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم لوگ عمران کے ساتھ کم کام کرتے ہو جبکہ میں نے عمران
کے ساتھ بہت سے کیسز میں کام کیا ہے اس لئے اس کے کوڈ میں
زیادہ بہتر انداز میں سمجھتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"خاک سمجھتی ہو۔ اگر سمجھ سکتی تو اب تک میں ایسے ہی کنوارہ
پھرتا نظر آتا۔ تم سے زیادہ بہتر میرے کوڈ تو یہ جولی سمجھ گئی ہے کہ
فوراً ٹرانس میں آنے کے لئے تیار ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا تو
سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن جولیا کے چہرے پر یکلخت غصے کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو تم نے اس لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اسے اس
سے دیکھ سکو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں تو آنکھیں بند کر کے عمل کروں
بھی ایک چہرہ دیکھ کر کسی دوسرے چہرے پر نظر ہی نہیں
عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا کا ستا
بے اختیار کھل اٹھا اور پھر عمران نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر
دونوں آنکھیں باری باری کھولیں اور انہیں غور سے دیکھتا

"ہاں۔ اب اس کا شعور پوری طرح سو گیا ہے"...... عم
کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ جب تک یہ جاگے گی نہیں اسے ا
ٹرانس میں لے آئیں گے"...... صدیقی نے حیرت بھرے
کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اسے غور سے دیکھوں اور ج
ہاتھوں شہید ہو جاؤں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بہرحال ایسا تو کرنا ہی پڑے گا"...... صدیقی نے ہنس
کہا۔ جولیا بھی اب مسکرا رہی تھی۔ شاید عمران کی باتیں اس
کو خاصا سکون پہنچا رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر مسرت
پھوٹ رہے تھے۔

"صرف آواز سے ہی اسے ٹرانس میں لایا جا سکتا ہے۔
سب نے خاموش رہنا ہے۔ دروازہ اندر سے بند کر دو"......

نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر اس نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

"جولی۔ جولی۔ جواب دو جولی"...... عمران نے عجیب سے سرسراتے ہوئے لہجے میں جولی کو پکارتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... اچانک جولی کے منہ سے آہستہ سے نکلا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خواب میں بول رہی ہو۔

"جولی۔ میرا نام عمران ہے۔ میرا نام دوہراؤ"...... عمران نے ایک بار پھر کہا لیکن جولی نے کوئی جواب نہ دیا تو عمران مسلسل یہی فقرہ دوہراتا چلا گیا۔

"عمران"...... اچانک جولی کے منہ سے ایسے عمران کا نام نکلا جیسے خود بخود اس کے اندر سے پھسل کر باہر آ گیا ہو۔

"جولی تم نے اپنا ذہن مکمل طور پر میرے کنٹرول میں دے دیا ہے۔ جواب دو"...... عمران نے کہا اور پھر اسے کئی بار مسلسل یہ فقرہ دوہرانا پڑا۔

"ہاں"...... اچانک جولی کے منہ سے نکلا۔

"جولی۔ اب جو کچھ میں پوچھوں گا تم اس کا درست اور واضح جواب دو گی۔ جواب دو"...... عمران نے کہا اور اس بار بھی کئی بار یہ فقرہ دوہرانے کے بعد جولی کے منہ سے ہاں کا لفظ نکلا۔

"جولی۔ عمران تم سے پوچھتا ہے کہ میزائل لیبارٹری کہاں ہے۔ تفصیل سے جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"میزائل لیبارٹری امپیریل ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں
ہے"...... جولی نے جواب دیا تو عمران تو عمران اس کے ساتھ
جولی کا یہ جواب سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"تفصیل بتاؤ۔ یہ لیبارٹری کیسے تیار ہوئی اور کب تیار
امپیریل ہوٹل تو پرانا ہے جبکہ لیبارٹری ابھی حال ہی میں تیار
ہے"...... عمران نے کہا۔

"امپیریل ہوٹل جب بنایا گیا تھا تو اس کے نیچے ایک
لیبارٹری کے لئے تہہ خانے اور ہال بنائے گئے تھے۔ یہ لیب
ویسٹ کارمن اور سلاکیہ کے درمیان ایک معاہدے کے تحت
تھی لیکن پھر کسی وجہ سے یہ معاہدہ نہ ہو سکا اور اسرائیل نے
ایک خفیہ لیبارٹری کے لئے یہ جگہ حاصل کر لی اور یہاں
جراثیموں پر ریسرچ کی لیبارٹری بنائی گئی۔ پھر کافی عرصہ
لیبارٹری اس لئے بند کر دی گئی کہ یہاں جراثیموں کے لئے خ
آب و ہوا موجود نہیں تھی۔ تب سے یہ لیبارٹری خالی پڑی تھی
اس کا انچارج رسالڈن تھا۔ پھر سلاکیہ، اسرائیل اور کافرستان
درمیان میزائل لیبارٹری بنانے کا معاہدہ ہو گیا اور پھر اسرائیل
مشینری لائی گئی جو برسٹن میں سٹور کی گئی اور پھر برسٹن سے خا
سے یہاں لائی گئی اور رسالڈن نے اسے لیبارٹری میں نصب
پھر چار کافرستانی سائنس دان یہاں پہنچ گئے اور اسرائیل
سائنس دان یہاں آئے اور سلاکیہ کے سائنس دان بھی یہاں

اس کے بعد رسالڈن نے بتایا کہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کر لیا گیا
ہے اور پھر اس لیبارٹری میں خفیہ طور پر کام شروع کر دیا گیا جو اب
تک ہو رہا ہے"...... جولی نے اس بار تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور
پھر عمران نے یکے بعد دیگرے سوالات کر کے اس سے مزید
تفصیلات معلوم کر لیں۔

"کیا تم ویسٹ کارمن کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی ایجنٹ
ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں تین ملکوں کی ایجنٹ ہوں۔ ویسٹ کارمن، اسرائیل
اور سلاکیہ"...... جولی نے جواب دیا۔

"رسالڈن کی ہلاکت کے بعد اب کون انچارج بنے گا"۔ عمران
نے پوچھا۔

"رسالڈن کا نائب یہاں رہتا ہے کرسٹوفر۔ وہی لیبارٹری سے
ڈیل کرتا ہے۔ میرا لیبارٹری سے براہ راست کوئی تعلق نہیں
ہے"...... جولی نے کہا۔

"کرسٹوفر کہاں ہے اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ رسالڈن کی ہلاکت کی اطلاع ملتے ہی فوری طور پر کانسگ گیا
ہے اور آج رات واپس آجائے گا"...... جولی نے جواب دیا۔

"کیا تم یہودن ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں یہودن ہوں"...... جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نائف کو معلوم تھا کہ لیبارٹری یہاں ہے"...... عمران نے

پوچھا۔

" نہیں۔ میرے رینالڈن اور کرسٹوفر کے علاوہ اور کسی
معلوم نہیں تھا۔ سلاکیہ کے صرف اعلیٰ ترین حکام کو اس کا علم
اسرائیل نے اس سلسلے میں باقاعدہ معاہدہ کیا تھا اور ہم سب
مقدس حلف اٹھائے ہوئے ہیں"...... جولی نے جواب دیتے
کہا۔

" کیا تم کبھی لیبارٹری کے اندر گئی ہو"...... عمران نے پوچھا

" نہیں۔ میں کبھی نہیں گئی۔ کرسٹوفر جاتا رہتا ہے"......
نے جواب دیا۔

" کرسٹوفر کے آنے پر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے با
میں اسے کیا کہو گی"...... عمران نے کہا۔

" میں اسے بتا دوں گی کہ یہ لوگ پاکیشیا کے خطرناک
ایجنٹ ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہیں اور پوری رپورٹ
انہوں نے یہاں کیا کیا ہے۔ پھر کرسٹوفر خود ہی انہیں ہلاک کر
گا"...... جولی نے جواب دیا۔

" وہ اکیلا کیسے سب کو ہلاک کر دے گا"...... عمران نے پوچھا

" اس نے پورے ہوٹل میں خفیہ انتظامات کئے ہوئے ہیں
جولی نے جواب دیا۔

" جب نائف، عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لے کر آ
تو کیا اس وقت کرسٹوفر یہاں موجود تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ وہ موجود نہیں تھا ورنہ وہ خود ہی انہیں ہلاک کر دیتا اور
کو بھی۔ وہ انتہائی خطرناک انسان ہے۔ وہ اسرائیل کا گریڈ
ایجنٹ ہے"...... جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جولی نے اس کا
بتا دیا۔

" اب تمہارا ذہن عمران کے کنٹرول سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ بولو
"...... عمران نے کہا تو اس بار اس کے دو تین بار یہ فقرہ
رانے کے بعد جولی نے ہاں کا لفظ کہہ دیا۔

" اب تم خود ہی دس منٹ بعد نیند سے بیدار ہو جاؤ گی۔ بولو
"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے کئی بار یہی فقرہ دوہرانے
بعد جولی نے ہاں کہہ دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل
ن لیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

" آؤ۔ اب ہم اپنے کمرے میں چلیں۔ جولیا اب تم اسے خود ہی
مال لینا"...... عمران نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ لیکن اس لیبارٹری کا کیا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

" اس کرسٹوفر کو پکڑے بغیر لیبارٹری کے خصوصی حفاظتی نظام
ریک نہیں کیا جا سکتا اس لئے صدیقی اور اس کے ساتھی اس
ٹوفر کے خلاف کام کریں گے"...... عمران نے کہا اور دروازے
طرف مڑ گیا۔

کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی
اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ یہ کرسٹوفر تھا۔ رسالڈن
تو۔ وہ رسالڈن کی ہلاکت کے بارے میں سن کر ویسٹ فی
کانسگ پہنچا تھا اور پھر جب اسے بتایا گیا کہ رسالڈن کو کس
چار ایکریمیز نے کلب سے اغوا کیا اور اس کے بعد اس کی
سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں پڑی ہوئی ملی تو وہاں پہنچ
پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ اس کو
پہلے ایک عورت اور پانچ مرد رہتے تھے۔ پھر اچانک ایک سٹیش
آئی۔ اس میں سے چار آدمی نیچے اترے اور سائیڈ گلی سے اندر د
گئے۔ اس کے بعد بڑا پھاٹک کھولا گیا اور سٹیشن ویگن اندر چ
کچھ دیر بعد سٹشین ویگن باہر آئی اور واپس چلی گئی۔ پھاٹک و
کھلا رہا تو قریبی کوٹھی کے چوکیدار نے پھاٹک کھلا دیکھ کر اند

ر کوٹھی خالی دیکھ کر وہ اندر گیا تو اسے تہہ خانے میں رسالڈن کی
اش نظر آ گئی۔ وہ چوکیدار چونکہ رسالڈن کلب میں بطور چوکیدار
ویل عرصہ تک کام کر چکا تھا اس لئے وہ رسالڈن کو پہچانتا تھا۔ اس
رسالڈن کلب اطلاع دی جس پر رسالڈن کے آدمی ہاں پہنچے اور
کرسٹوفر بھی یہاں پہنچ گیا۔ اس نے خود اس چوکیدار سے بات
ت کی اور اس سے اس سٹیشن ویگن کے بارے میں معلومات
ل کر کے وہ کلب واپس آ گیا اور اس نے نہ صرف کانسگ بلکہ ارد
کے تمام قصبوں سے رسالڈن کلب سے منسلک لوگوں کو اس
ن ویگن کی تلاش کے احکامات دے دیئے اور اس وقت کلب کے
ایک کمرے میں بے چینی اور اضطراب کے عالم میں اس لئے ٹہل
ھا کہ کہیں سے بھی اس سٹیشن ویگن کے بارے میں کوئی اطلاع
ئی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس
جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ کرسٹوفر بول رہا ہوں"...... کرسٹوفر نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہارڈی بول رہا ہوں باس۔ ویسٹ فیلڈ سے"...... ایک مردانہ
سنائی دی تو کرسٹوفر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ہارڈی ویسٹ فیلڈ
اس کا نائب تھا۔ وہ خود بھی ویسٹ فیلڈ کے امپیریل ہوٹل میں
تھا اور رسالڈن کی ہلاکت کا سن کر یہاں آیا ہوا تھا۔
"تم۔ کیا بات ہے"...... کرسٹوفر نے چونک کر کہا۔
"باس۔ جس سٹیشن ویگن کی آپ کو تلاش ہے وہ یہاں امپیریل

ہوٹل کے سپیشل گیراج میں موجود ہے"...... دوسری طرف
ہارڈی نے کہا تو کرسٹوفر بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے چہر
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"کیا مطلب۔ کیا چیف رسالڈن کے قاتل امپیریل ہوٹل
ہیں"...... کرسٹوفر نے کہا۔
"نہیں باس۔ یہ لمبا کیس ہے۔ البتہ میں نے اس کی تف
معلوم کر لی ہیں اس لئے مجھے کال کرنے میں دیر ہو گئی"۔ ہار
کہا۔
"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... کرسٹوفر نے کرسی
ہوئے کہا۔
"باس۔ اس سٹیشن ویگن پر سلاکیہ سیکرٹ سروس
ایجنٹ نائف اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ ایک عورت ا
مردوں کو جو بے ہوش تھے، لاد کر امپیریل ہوٹل پہنچا۔ نا
مادام جولی کے درمیان آپ بھی جانتے ہیں کہ بہت گہرے
ہیں۔ چنانچہ نائف نے مادام جولی کو بتایا کہ یہ بے ہوش افرا
سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ انہوں نے رسالڈن کو اس
سے اغوا کیا تھا تاکہ اس سے میزائل لیبارٹری کا محل وقوع
سکیں۔ نائف کو جب رسالڈن کے اغوا کی اطلاع ملی تو
آدمیوں نے ان لوگوں کو سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کوٹھی
کر لیا۔ پھر نائف اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا اور باہر

فائر کر کے انہوں نے اندر موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگوں کو بے ہوش کر دیا لیکن اس سے پہلے یہ لوگ چیف رسالڈن سے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک کر چکے تھے اور نائف انہیں اس لئے اٹھا کر یہاں امپیریل ہوٹل لے آیا تاکہ کانسنگ میں رسالڈن کلب کے آدمی مداخلت نہ کریں۔ وہ ان لوگوں سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا تھا جس پر مادام جولی نے اسے یہاں ہوٹل کی بجائے انہیں زرعی فارم پر لے جانے کا کہا اور اپنی دو جیپیں اس کو دیں اور نائف اور اس کے ساتھی ان بے ہوش افراد کو اٹھا کر ان جیپوں میں لاد کر زرعی فارم پر لے گئے جبکہ مادام جولی نے ان کی سٹیشن ویگن سپیشل گیراج میں چھپا دی"۔ ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا مادام جولی نے اس نائف کو لیبارٹری کے بارے میں تو نہیں بتا دیا"...... کرسٹوفر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تو مادام نے انہیں زرعی فارم بھجوا دیا تھا تاکہ یہاں کسی قسم کا شک نہ پڑے"۔ ہارڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب جب یہ نائف اور اس کے ساتھی آئیں تو تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے"...... کرسٹوفر نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا کیونکہ اب ایک طرح سے مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ سالڈن کے نہ صرف قاتل مل گئے تھے بلکہ وہ نائف کے ہاتھ بھی

لگ چکے تھے اور نائف لامحالہ انہیں ہلاک کر دینے میں کامیاب ر گا کیونکہ وہ بے ہوش تھے اور نائف کے بارے میں کرسٹوفر بھ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی ہوشیار، تیز اور منجھا ہوا ایجنٹ ہے اسے صرف ایک خطرہ تھا کہ رسالڈن نے اگر ان پاکیشیائیوں لیبارٹری کے بارے میں بتا دیا ہو گا تو اس طرح نائف کو بھی اس علم ہو جائے گا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا کیونکہ سلاکیہ بھی لیبارٹری کے مشن میں شامل تھا اور نائف بہرحال سرکاری آدمی اس نے رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر کے کلب کے ایک آدمی بلایا تاکہ اسے تفصیل سے ہدایات دے سکے اور پھر اسے تقریباً ا گھنٹے ان کاموں میں لگ گئے۔

" ہارڈی نے ابھی تک اطلاع نہیں دی۔ کیا مطلب"۔ ہدا دینے اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر کرسٹوفر نے سوچا اور پھ نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی کرسٹوفر نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کرسٹوفر بول رہا ہوں"...... کرسٹوفر نے کہا۔

" ہارڈی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ہار آواز سنائی دی۔

" کیا ہوا ہارڈی۔ تم نے اطلاع دینے میں بہت دیر کر وجہ"...... کرسٹوفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس یہاں واقعات حیرت انگیز طور پر پیش آئے ہیں"

نے کہا تو کرسٹوفر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... کرسٹوفر نے چونک کر پوچھا۔

" باس۔ ایک جیپ امپیریل ہوٹل میں پہنچی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس جیپ میں نائف اور اس کے ساتھیوں کی بجائے وہ لوگ اترے جنہیں نائف اور اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں جیپ میں ڈال کر زرعی فارم لے گئے تھے"...... ہارڈی نے کہا تو کرسٹوفر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرسٹوفر نے کہا۔

" اسی پر تو میں حیران ہوں باس۔ ان لوگوں نے امپیریل ہوٹل میں کمرے لئے اور پھر مادام جولی خود چل کر ان کے کمرے میں گئی تو میں سمجھ گیا کہ وہ انہیں ہلاک کرنے گئی ہے۔ چنانچہ میں اس دوران کار لے کر زرعی فارم گیا تاکہ نائف اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کر سکوں اور باس۔ جب میں زرعی فارم پہنچا تو وہاں نائف اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور ہماری دوسری جیپ بھی وہاں موجود تھی۔ میں بے حد حیران ہوا اور پھر میں نے وہاں کا جائزہ لیا تو میں نے محسوس کیا کہ نائف اور اس کے ساتھیوں نے ان بے ہوش افراد کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا تھا لیکن بعد میں کوئی ایسا چکر چل گیا کہ انہوں نے رسیاں کھول لیں اور نائف اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے وہ جیپ لے کر امپیریل ہوٹل آ گئے۔ میں نے نائف اور اس کے آدمیوں کی لاشیں اٹھا کر

جیب میں ڈالیں اور پھر انہیں ویسٹ فیلڈ لے آیا۔ وہاں سے میں انہیں آپ کے پاس کانسگ بھجوا دیا ہے تاکہ آپ انہیں مناسب سمجھیں بھجوا دیں۔ روجر انہیں جیپ میں آپ کے پاس ہے۔ اس کے بعد میں واپس زرعی فارم ایک آدمی کے ساتھ پہنچ پھر میں کار لے کر امپیریل ہوٹل پہنچا تو وہاں میں نے مادام جو دیکھا کہ وہ اپنے آفس میں موجود تھی۔ میں نے انہیں ساری بتائی تو انہوں نے بتایا کہ وہ آپ کا انتظار کر رہی ہیں تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کیا جا سکے"...... ہارڈی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں کہ ا نے نائف اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیا لیکن ان خطر لوگوں کی امپیریل ہوٹل میں واپسی ہمارے لئے بھی خطرناک ثا ہو سکتی ہے۔ ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اپنے پو گروپ کو زیرو پوائنٹ پر اکٹھا کر لو کیونکہ میں زیرو پوائنٹ ہی ہوں۔ میں ان سب کو وہاں خصوصی ہدایات دے کر اپنے امپیریل ہوٹل لے جاؤں گا تاکہ ان لوگوں کا یقینی طور پر خاتمہ سکے"...... کرسٹوفر نے کہا۔

"یس باس"...... ہارڈی نے کہا۔

"سنو۔ ابھی مادام جولی کو میرے بارے میں کچھ نہ بتانا ور سکتا ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو اطلاع مل جائے"...... کر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرسٹوفر نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہو گا"۔ کرسٹوفر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صدیقی اپنے ساتھیوں سمیت امپیریل ہوٹل سے کچھ
موجود تھا۔ یہ جگہ امپیریل ہوٹل سے تقریباً چار پانچ سو گز کے
تھی۔ یہاں درختوں کا ایک جھنڈ تھا اور وہ لوگ یہاں اس
تھے کہ بہرحال کرسٹوفر نے اسی راستے سے ہی واپس آنا تھا ا
نے انہیں اس کرسٹوفر کو پکڑنے کا ٹاسک دیا تھا کیونکہ کر
لیبارٹری کا اصل آدمی تھا۔ جب تک وہ ہاتھ نہ آجاتا تب
لیبارٹری میں داخل نہ ہوا جا سکتا تھا۔

" صدیقی۔ عمران صاحب اس کرسٹوفر سے کیا حاصل
ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

" وہ اس لیبارٹری میں داخل ہو کر وہ فارمولا واپس حا
چاہتے ہیں اور راستہ اور انتظامات کے بارے میں بھی کر
جانتا ہے اور ویسے وہ خود بھی ایجنٹ ہے"...... صدیقی

دیا۔

" پھر ہم یہاں کیوں رکے ہوئے ہیں۔ وہ تو کار میں آئے گا اور جب تک ہم اسے روکیں گے وہ ہوٹل پہنچ بھی جائے گا"...... چوہان نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے مین روڈ پر روکنا چاہئے"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

" اور اگر اسے یہاں سے پیشگی اطلاع مل گئی تو"...... خاور نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" پیشگی اطلاع۔ کیا مطلب"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کرسٹوفر یہاں کا خاص آدمی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے یہاں اس کا کوئی ساتھی موجود نہ ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اب تک کی ساری اطلاعات وہاں بیٹھے ہی مل چکی ہوں"...... خاور نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی۔ کمال ہے اس قدر اہم پہلو ہمارے ذہن میں بھی نہیں آسکا۔ ویری سیڈ"...... صدیقی نے کہا۔

" خاور کی بات سننے کے بعد میرے ذہن میں ایک اور پہلو آیا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو بڑے پراسرار انداز میں فون بوتھ پر بات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس وقت میں نے خیال نہ کیا تھا لیکن اب مجھے خیال آرہا ہے"...... چوہان نے کہا۔

" پراسرار انداز میں۔ کیا مطلب ہے تمہارا"...... صدیقی نے کہا۔

"وہ فون کرنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے ادھر ادھر چیکنگ بھی کر رہا تھا"...... چوہان نے کہا تو صدیقی سمیت ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا مشاہدہ واقعی شاندار ہے چوہان۔ لیکن وہ آد تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں ہوٹل جا کر اس کے بارے میں حاصل کروں کیونکہ پھر وہ مجھے نظر نہیں آیا"...... چوہان نے ک

"خاور تم چوہان کے ساتھ جاؤ اور اسے اغوا کر کے کسی لے جا کر اس سے پوچھ گچھ کرو"...... صدیقی نے کہا۔

"آؤ چوہان"...... خاور نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی ہوئے واپس چلے گئے۔

"عمران صاحب تو یہاں آ کر اس طرح مطمئن ہو گئے ہیں سارا مشن مکمل ہو گیا ہو"...... نعمانی نے کہا۔

"عمران صاحب کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں لیبارٹری ہے وہ کرسٹوفر کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد کارروائی شروع ہو گی"...... صدیقی نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھ آدھے گھنٹے بعد چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دی

"کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صدیقی نے کہا تو نعما اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی چوہان ان کے قریب پہنچ

"کیا ہوا چوہان۔ کوئی خاص بات"...... صدیقی نے کہا۔

"اس آدمی نے زبان کھول دی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ ٹوفر کو اس نے پوری تفصیل بتا دی ہے اور اب کرسٹوفر نے گروپ کے آٹھ افراد کو زیرو پوائنٹ پر کال کیا ہے۔ وہ خود بھی گ سے وہاں پہنچے گا اور پھر وہ لوگ باقاعدہ ہماری ہلاکت کے لئے ل میں کام کریں گے"...... چوہان نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے یہ زیرو پوائنٹ"...... صدیقی نے کہا۔

"اس آدمی نے بتایا ہے کہ زیرو پوائنٹ یہاں سے تقریباً دو کلومیٹر فاصلے پر کانسگ کی طرف ایک چھوٹا سا احاطہ ہے"۔ چوہان نے ا۔

"اس آدمی نے کرسٹوفر کے آدمیوں کو اطلاع کر دی ہے"۔ یقی نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے فکسڈ ٹرانسمیٹر پر انہیں لاع دی ہے اور وہ لوگ زیرو پوائنٹ کے لئے روانہ ہو چکے ں"...... چوہان نے کہا۔

"لیکن ہم تو یہاں موجود ہیں۔ یہاں سے تو کوئی نہیں گزرا"۔ یقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شہر کی طرف سے ایک اور راستہ بھی جاتا ہے۔ وہ لوگ ادھر ے آتے جاتے ہوں گے"...... چوہان نے کہا۔

"اب کہاں ہے وہ آدمی"...... صدیقی نے پوچھا۔

"وہ خاصا سخت جان ثابت ہوا تھا اس لئے ہلاک ہو گیا ہے۔ میں

خاور کو اس کی لاش اس طرح ٹھکانے لگانے کا کہہ کر
کسی کو فوری طور پر اس کا علم نہ ہو سکے"...... چوہان نے

"میرا خیال ہے کہ اب عمران صاحب کو اس سارے
رپورٹ دے دینی چاہئے۔ معاملات خاصے سیریس ہو
نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں خود اس کرسٹوفر کو پکڑنا ہے۔ آؤ میر
ہمیں اس کرسٹوفر کو گھیرنا ہو گا"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن وہ خاور۔ وہ تو پیچھے رہ جائے گا"...... چوہان نے

"میں نعمانی کو ساتھ لے کر وہاں جا رہا ہوں۔ تم خا
لے کر وہاں پہنچو۔ تمہارے آنے پر ہی ہم کوئی کارروائی کر
سنو۔ مشین گنیں جیپ میں موجود ہیں وہ اٹھا لانا۔ ہمار
مشین پسٹل ہیں"...... صدیقی نے کہا تو چوہان نے اثبا
ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی اور نعمانی
ہوئے کانسگ کی طرف بڑھتے چلے گئے اور تقریباً دو کلو میٹر
انہیں دور سے ایک چھوٹا سا احاطہ نظر آ گیا۔ لیکن اس احا
ہر طرف کھلا میدان تھا۔ احاطے کے گیٹ کے سا
اور دو بڑی جیپیں موجود تھیں جبکہ دو مسلح افراد بھی ان
ساتھ موجود تھے۔

"اوہ۔ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... صدیقی نے
ہوئے کہا۔

"ہاں"...... نعمانی نے کہا۔

"کس قسم کی میٹنگ کر رہے ہیں۔ آؤ"...... صدیقی نے چند
ے بعد کہا۔

"ہمیں ہلاک کرنے کی اور انہوں نے کیا کرنا ہے"...... نعمانی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ معلوم نہیں کہ وہ کرسٹوفر بھی پہنچ چکا ہے یا نہیں"۔
یقی نے کہا۔

"چوہان اور خاور آ جائیں پھر آگے بڑھیں گے۔ تب ہی پتہ چل
گا"...... نعمانی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس
کرنی چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس گیس پسٹل بھی
ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ بس فائر کھول دیں"...... نعمانی نے

"اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کرسٹوفر کو زندہ پکڑنا ہے"۔ صدیقی
نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ مسئلہ تو ہے"...... نعمانی نے کہا اور پھر
ای دیر بعد انہوں نے سڑک سے ایک سرخ رنگ کی کار کو مڑ کر
اطے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک
موجود تھا۔ باقی کار خالی تھی۔

" میرے خیال میں یہی کرسٹوفر ہے۔ اس کا حلیہ و
صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ یہ وہی ہے"...... نعمانی نے جواب دیا اور پھر ا
عقبی طرف آہٹ محسوس ہوئی تو وہ چونک کر مڑے اور دو
ان کے حلق سے طویل سانسیں نکل گئیں کیونکہ آنے وا
اور خاور تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں تھیں اور ا
کاندھوں پر بھی مشین گنیں لٹکا رکھی تھیں۔

" کرسٹوفر ابھی آیا ہے سرخ رنگ کی کار میں"...... صد
انہیں بتایا۔

" تو پھر ایکشن شروع کیا جائے"......چوہان نے مسکرا
کہا۔

" تم دونوں یہاں رکو میں اور نعمانی جائیں گے۔ ہم نے
سے ان دونوں آدمیوں کا خاتمہ کرنا ہے جو باہر موجود ہیں۔
یہاں سے کور کرنا"...... صدیقی نے کہا تو چوہان اور خاور دو
اثبات میں سر ہلا دیئے تو وہ دونوں محتاط انداز میں سائیڈ میں
کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ چوہان اور خاو
وہیں رک گئے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو اس انداز میں ایڈ
لیا کہ ضرورت پڑنے پر وہ صدیقی اور نعمانی کی فوری طور
سکیں۔

" تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے صدیقی"...... نعما

ہا۔

" بس یہی کہ کرسٹوفر کو زندہ پکڑنا ہے اور باقی افراد کا فوری خاتمہ
رنا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" لیکن جیسے ہی ہم نے باہر فائر کھولا اندر موجود لوگ فوراً ہی باہر
جائیں گے اور مقابلہ شروع ہو جائے گا"...... نعمانی نے کہا۔

" تو پھر تم بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے"...... صدیقی نے کہا۔ وہ دونوں
ب اس جگہ پر تھے جہاں سے وہ خالی میدان کراس کر کے ہی اس
احاطے تک پہنچ سکتے تھے لیکن انہیں معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ آگے
بڑھے باہر موجود مسلح محافظوں کی نظروں میں آجائیں گے۔

" ہمیں دونوں بلکہ چاروں اطراف سے انہیں گھیرنا چاہئے۔ تم
یہاں رکو۔ میں واپس جا کر چوہان اور خاور کو بلا لاتا ہوں۔ پھر لمبا چکر
کاٹ کر چاروں سائیڈوں پر آجائیں گے۔ اس کے بعد ان پر چاروں
طرف سے جب فائر کھولا جائے گا تو ان کے بچ نکلنے کا سکوپ نہیں
رہے گا"...... نعمانی نے کہا۔

" لیکن اس دوران کہیں یہ میٹنگ ختم کر کے نکل نہ جائیں۔ اس
طرح تو ہوٹل میں موجود عمران صاحب اور مس جولیا دونوں شدید
خطرے کی زد میں آجائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ ہارڈی ان کا خاص آدمی ہے۔ جب تک وہ
نہیں پہنچے گا میٹنگ ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ ہمارے بارے میں
تفصیلی رپورٹ تو اسی نے آکر کرسٹوفر اور اس کے ساتھیوں کو دینی

ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے لیکن تم تینوں اپنے اپنے مقا
کر کیسے مجھے اشارہ دو گے"...... صدیقی نے کہا۔

"میں پتھر اٹھا کر پھینکوں گا اور میرا پتھر دیکھ کر چوہان ا
بھی اپنی اپنی طرف سے پتھر پھینکے گے۔ اس طرح سب سپاٹ
جائیں گے۔ سربراہ چونکہ تم ہو اس لئے اس کے بعد کارروائی
تم نے کرنا ہے۔ ہم تو تمہارے فائر کرنے کے بعد ہی فائر
گے"...... نعمانی نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم تو واقعی بہترین کمانڈر ہو"......
نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا
کر تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں چوہان اور خاور کی طرف بڑ
گیا جبکہ صدیقی وہیں رک گیا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بع
احاطے کی دوسری طرف کھلے میدان کے بعد جھاڑیوں اور د
کے جھنڈ سے ایک بڑا پتھر اڑ کر احاطے کی طرف آتا ہوا دکھا
اسی لمحے اسے احاطے کی عقبی سمت اور پھر سامنے کی طرف
اڑتے دکھائی دیئے تو وہ سمجھ گیا کہ اس کے سب ساتھی اپنی ا
پر پہنچ چکے ہے۔ کاروں کے پاس موجود دونوں مسلح افراد بھی
کے گرنے کی آوازیں سن کر بے اختیار اچھل پڑے لیکن اب
نے ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ احاطہ مشین گنوں کی
تھا اس لئے اس نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے

ی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل
کر کاروں کی سائیڈ میں گرے۔ اسی لمحے صدیقی نے ایک بار پھر ٹریگر
دبا دیا اور اس بار دونوں کاروں کا ایک ایک ٹائر برسٹ ہو گیا۔
صدیقی نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی تو احاطے سے دوڑ کر باہر آتے ہوئے
لوگ دکھائی دیئے۔ ان کی تعداد چار تھی اور جیسے ہی وہ باہر آئے
صدیقی نے ایک بار پھر فائر کھول دیا لیکن اس میں سے دو آدمی بجلی کی
ی تیزی سے کاروں کے پیچھے دبک گئے جبکہ باقی دو صدیقی کی فائرنگ
ے ہٹ ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی سائیڈ کی طرف سے فائرنگ
ہوئی اور دو چیخیں کاروں کے عقب سے سنائی دیں۔ اب کرسٹوفر کے
ساتھ ساتھ اندر چار افراد رہ گئے تھے۔ صدیقی مشین گن پکڑے
اطمینان سے کھڑا تھا کہ اچانک اس کی نظریں احاطے کی چھت پر
پڑیں۔ اسے وہاں اوپر بنی ہوئی چاردیواری کے پیچھے حرکت کا احساس
ہوا تھا۔ صدیقی نے یکلخت دوڑتے ہوئے فائر کھولا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے تیزی سے اچھل کر سائیڈ پر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے
جس جگہ صدیقی موجود تھا وہاں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اچانک
میزائل فائرنگ ہوئی تھی۔ اگر صدیقی جمپ نہ لگا چکا ہوتا تو اس کے
جسم کے پرخچے اڑ جاتے لیکن اسی لمحے اس نے عقبی طرف سے خاور کو
دوڑ کر احاطے کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کھلے میدان میں دوڑ رہا تھا لیکن
کمانڈو کے انداز میں۔ اسی لمحے اوپر چاردیواری کی طرف سے فائرنگ
ہوئی اور چاردیواری کے اندر سے ایک بار پھر میزائل فائر ہوا لیکن

اس دوران خاور احاطے کے خاصا قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے کوئی چیز اڑتی ہوئی چاردیواری کے گری اور انتہائی خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی چاردیواری کا حصہ اڑتا ہوا دور دور تک بکھر گیا۔ صدیقی بھی احاطے کی ط بڑا۔ اسی لمحے سامنے کے رخ پر فائرنگ شروع ہو گئی اور اس ہی انسانی چیخیں سنائی دیں۔ صدیقی اس دوران احاطے قریب پہنچ چکا تھا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو ایک کار دبے ہوئے دیکھا اور وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوتا چلا گیا تاکہ اس پر فائر نہ کھولا جا سکے۔ چند لمحوں بعد اس کے باقی سا دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"اندر چیک کرو"...... صدیقی نے کہا تو خاور اور نعمانی اندر داخل ہوئے جبکہ چوہان صدیقی کے ساتھ وہیں موجود تھا

"ایک آدمی چھت کے ملبے کے نیچے آ کر ہلاک ہوا ہے لاشیں ملبے کے اوپر پڑی ہوئی ہیں اور کوئی آدمی نہیں ہے" نے باہر آ کر کہا۔

"کرسٹوفر کار کے نیچے سے باہر آؤ ورنہ میں بم مار دوں گا نے چیخ کر کہا تو اس کے ساتھی اس کی بات سن کر بے اخ پڑے اور دوسرے لمحے ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات انہوں نے واقعی کرسٹوفر کو کار کے نیچے سے باہر آتے ہو اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ ستا ہوا تھا۔

"تم۔ تم لوگ کون ہو"...... کرسٹوفر نے باہر آتے ہی کہا۔

"تم چاروں طرف سے مشین گنوں کی زد میں ہو کرسٹوفر۔ اس لئے کوئی حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا"...... صدیقی نے کہا۔

"تم ہو کون۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... کرسٹوفر نے کہا لیکن اس دوران صدیقی قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہم کون ہیں"...... صدیقی نے سپاٹ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کرسٹوفر مشین گن کے دستے کی ضرب کھا کر چیختا ہوا سائیڈ پر موجود کار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ صدیقی کی لات گھومی اور کرسٹوفر کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے یکلخت ایک جھٹکے سے ساکت کر دیا۔

"اس کی پہلے تلاشی لو اور پھر اسے اٹھا کر ادھر ملبے کی اوٹ میں لے آؤ"...... صدیقی نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"تم نے اسے کیسے پہچان لیا اور کیسے ہم سے کہا کہ یہ کار کے نیچے موجود ہے جبکہ ہم تو اسے چیک نہیں کر سکے تھے اور اگر تم اسے چیک نہ کرتے تو یہ ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا تھا"...... خاور نے کہا۔

"میں نے اسے کار کے نیچے کھسکتے ہوئے دیکھ لیا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ کیا عمران صاحب کو اطلاع دے
صدیقی نے کہا۔ وہ اسے اٹھا کر سائیڈ میں درختوں کی طرف بڑھ
جا رہے تھے۔

"جیسے تم کہو"...... صدیقی نے کہا تو اس کے ساتھی اس کی
سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اطلاع نہیں دینا چاہتے"...... خاو
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے ہم براہ راست
مکمل کریں کیونکہ یہ ضروری تو نہیں کہ مشن عمران صاحب
ہاتھوں ہی مکمل ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ تفصیلات تو ہم نے بھی سن لی ہیں باقی ا
معلوم ہو جائیں گی"...... چوہان نے کہا اور پھر باری باری سب
صدیقی کی بات کی تائید کر دی۔

عمران ہوٹل امپیریل کے کمرے میں بیٹھا ایک رسالے کے
طالعہ میں مصروف تھا۔ یہ رسالہ اس نے ہوٹل کے بکسٹال سے
ریدا تھا۔ رسالہ سلاکیہ کے اس علاقے کی قدیم تاریخ اور تفصیلی
الات کے متعلق تھا کہ دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔

"ارے کیا ہوا۔ خیریت۔ تمہارے چہرے پر نصیب دشمناں
شویش کے تاثرات کیوں نظر آ رہے ہیں۔ کہیں تنویر تو یاد نہیں آ
یا"...... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹا کر کمرے میں داخل ہوتی
وئی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صدیقی اور اس کے ساتھی غائب ہیں"...... جولیا نے قریب آ کر
شویش بھرے لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے
واقعی تشویش کے تاثرات موجود تھے۔

"غائب ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا انہیں سلیمانی ٹوپیاں مل گئی

ہیں"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں پریشان ہوں عمران۔ صدیقی اور اس کے ساتھی تقریباً تم
گھنٹوں سے کمروں میں نہیں ہیں۔ وہ ہوٹل کے باہر گئے تھے اور
ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا"...... جولیا نے اسی طرح پریشا
سے لہجے میں کہا۔
"تم نے کہاں کہاں پتہ کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔
"میں نے پورے ہوٹل کا چکر لگایا ہے۔ باہر موجود چوکیدارو
سے پوچھا ہے لیکن کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ ایک چوکیدا
نے بتایا ہے کہ اس نے انہیں مین روڈ کی طرف جاتے ہوئے دیکھ
تھا۔ چنانچہ میں مین روڈ تک کا چکر لگا آئی ہوں لیکن صدیقی اور اس
کے ساتھی کہیں بھی نہیں ہیں"...... جولیا نے کہا۔
"تم نے اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی
اعلانات کرائے ہیں یا نہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے
میں کہا۔
"تم کیسے آدمی ہو۔ تمہیں اپنے ساتھیوں کی فکر تک نہیں ہے
نانسنس"...... جولیا نے انتہائی بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"دیکھو جولیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بچے نہیں ہیں بلکہ
سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سے
مختلف ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جولیا نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔
"صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل۔ تم اور صالحہ صرف اس وقت
ت میں آتے ہو جب کوئی ٹارگٹ سامنے ہوتا ہے یا کوئی پلاننگ
تی ہے لیکن ان لوگوں کا تعلق فورسٹارز سے ہے اور یہ اپنے طور پر
م کرنے کے عادی ہیں اس لئے یہ یقیناً کام کر رہے ہوں گے۔ یہ
ل میری ہدایات کے پابند نہیں رہ سکتے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن کیا کام کر رہے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ انہیں کرسٹوفر کا کوئی نہ کوئی کلیو مل گیا ہو گا
ر وہ وہاں گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔
"کرسٹوفر تو کانسگ میں ہے جبکہ کانسگ یہاں سے کافی فاصلے پر
، اور اگر یہ اتنی دور جاتے تو لامحالہ تمہیں یا مجھے بتا کر جاتے"۔
لیا نے کہا۔
"ہاں۔ اصولاً تو بتا کر جانا چاہئے تھا لیکن اب میں کیا کہہ سکتا
ں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
لیا کوئی بات کرتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
ران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"جولی بول رہی ہوں مائیکل۔ تم اور تمہاری ساتھی عورت
ونوں اس وقت شدید خطرے میں ہو اس لئے جس قدر جلد ہو سکے

ہوٹل چھوڑ دو ورنہ"...... دوسری طرف سے جولی کی انتہائی تش
بھری آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا زلزلہ آنے والا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے دیگر ساتھی سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں او
خطرہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے۔ نکل جاؤ ورنہ"...... دوسری ط
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ یکلخت ختم ہو گیا تو عمران
چہرے پر حیرت اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا۔ کس کا فون تھا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جولی کا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کی بات دوہرا دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ صدیقی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو
ہیں۔ اوہ گاڈ۔ اس لئے میرا دل انتہائی پریشان ہو رہا تھا۔ یہ کیسے
سکتا ہے"...... جولیا کی حالت تیزی سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"تم ڈپٹی چیف ہو کر ایسی باتیں کر رہی ہو جولیا۔ کیا
معلوم نہیں ہے کہ صدیقی اور اس کے ساتھی کیسے لوگ ہیں۔
آؤ میرے ساتھ۔ اس جولی کو اب کھل کر بتانا ہو گا"...... عمران
کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی
کر اس کے پیچھے چل پڑی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے کے قر
پہنچتے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی
آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم

جانے کتنی تعداد میں گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں۔ اس کے ذہن
میں جولیا کی کربناک چیخ گونجی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن
یکلخت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گھرے بادلوں میں بجلی
اچانک نمودار ہوتی ہے اسی طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں
پھیلیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ
ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ کسی
ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر پڑا ہوا ہے۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ
کا کمبل تھا۔ صرف چہرہ اس کمبل سے باہر تھا جبکہ اس کا جسم بالکل
بے حس و حرکت تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر
کسی فلمی سین کی طرح گھوم گیا جب وہ ہوٹل امپیریل کے کمرے میں
موجود تھے کہ جولی کا فون آیا اور عمران اور جولیا اٹھ کر دروازے کی
طرف جا ہی رہے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی
تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم میں نجانے کتنی گرم
سلاخیں اترتی چلی گئی تھیں اور پھر اس کے ذہن میں جولیا کی انتہائی
کربناک چیخ بھی موجود تھی۔ اس نے جلدی سے گردن گھمائی تو اس
کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ ساتھ والے
بیڈ پر جولیا موجود تھی اور اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کا کمبل تھا
لیکن اس کا چہرہ کمبل سے باہر تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن
چہرہ اس قدر پر سکون تھا جیسے وہ گہری نیند سو رہی ہو۔ اسی لمحے دروازہ

کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع کرتی ہوں"۔ نرس نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑنے لگی۔

"ایک منٹ سسٹر"...... عمران نے کہا تو نرس رک گئی۔

"ہم کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہسپتال میں"...... نرس نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا کہ کس شہر کے ہسپتال میں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے نیشنل ہسپتال میں"۔ نرس نے جواب دیا۔

"ہمارے اور ساتھی بھی تھے۔ ان کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"اور ساتھی۔ وہ کون ہیں۔ آپ دونوں کو ویسٹ فیلڈ سے انتہائی ایمرجنسی میں یہاں پہنچایا گیا ہے۔ آپ کے جسم میں چھ گولیاں تھیں اور آپ کی ساتھی کے جسم میں دو گولیاں۔ آپ دونوں کی حالت بے حد خراب تھی لیکن اس کے باوجود آپ دونوں بچ گئے کیونکہ آپ دونوں کی قوت مدافعت عام لوگوں سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے"...... نرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے واپس چلی گئی۔

"یہ کیا ہوا۔ کس نے فائرنگ کی اور کس نے ہمیں یہاں پہنچایا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی نرس تھی۔

"آپ کو ہوش آگیا۔ گڈ مسٹر۔ آپ اور آپ کی ساتھی خاتون واقعی خوش قسمت ہیں ورنہ جس حالت میں آپ دونوں یہاں پہنچے تھے ہمیں آپ کے بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی"۔ ڈاکٹر نے قریب آکر کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر۔ لیکن میرا جسم حرکت نہیں کر رہا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے جسم کو ہم نے بیڈ کے ساتھ کلپ کر دیا تھا تاکہ آپ کے زخم خراب نہ ہوں۔ آپ کی ساتھی عورت کو آپ سے پہلے ہوش آگیا تھا لیکن میں نے انہیں آرام کرنے کی غرض سے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے اور اب آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا تاکہ آپ مکمل طور پر ٹھیک ہو سکیں اور آپ کے زخم بھی مندمل ہو سکیں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی ضرورت نہیں ڈاکٹر۔ آپ یہ بتائیں کہ ہمیں یہاں کس نے بھجوایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہوٹل امپیریل کی مالکہ مس جولی نے"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کیا مس جولی سے میری بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں نرس کو کہہ دیتا ہوں وہ آپ کی فون پر کرا دے گی"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"شکریہ۔ آپ میرے جسم کے کلپ ہٹا دیں۔ مجھے بے حد ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سسٹر کلپ ہٹا دو اور مائیکل صاحب کی بات مس جولی سے دو"...... ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا جولی آپ کی دوست ہے"...... نرس کمبل ہٹا کر کلپ کھولتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا جولی میرے لئے پریشان رہی ہے"...... عمران نرس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہ

"ہاں۔ ایک بار آپ کو وہ دیکھنے آئی تھی اور دو تین بار اس فون بھی کیا ہے"...... نرس نے جواب دیا۔

"ہمیں یہاں آئے ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے"...... عمران چونک کر پوچھا۔

"دو روز ہو گئے ہیں"...... نرس نے جواب دیا اور پھر وہ و دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش تو اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں لیکن وہ ہو بھینچے کوشش کرتا رہا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ ا بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور نرس داخل ہوئی اور وہ عمران کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر اچھل پڑی۔

"ارے۔ ارے۔ زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جائیں گے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں"...... نرس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ میرے جسم میں موجود ٹانکے بھی میرے طرح ڈھیٹ ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا تو نرس بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ جیسا دلیر اور بہادر مریض میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ لیجئے فون پیس اور یہ نمبر بھی۔ آپ کی دوست جولی نے لکھ کر دیا تھا آپ کے لئے"...... نرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون پیس اور ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کاغذ لے کر اس نے نمبر دیکھے اور پھر فون پیس آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے نرس اس دوران خاموشی سے واپس چلی گئی تھی۔

"امپیریل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جولی سے بات کرائیں۔ میں سراگ کے نیشنل ہسپتال سے مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولی کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ پہلے تو میں تمہارا خصوصی طور پر شکریہ

ادا کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے ہمیں یہاں ہسپتال بھجوایا
علاج کرایا ورنہ شاید ہم دونوں زندہ نہ رہتے "...... عمران
" اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے مائیکل۔ یہ میرا فر
دوسری طرف سے جولی نے کہا۔
" تم نے فون کیا تھا اور اس کے بعد فوراً ہی ہم پر حم
اس کا مطلب ہے کہ حملہ کرسٹوفر کی طرف سے کیا گیا
کرسٹوفر نے تمہیں اس بات کی کیسے اجازت دے دی
ہمیں ہسپتال بھجوادیا"...... عمران نے کہا۔
" یہ حملہ کرسٹوفر کی طرف سے نہیں ہوا تھا بلکہ لیبا
سیکورٹی ایجنٹ رابنسن کی طرف سے ہوا تھا۔ اس کے حک
میں موجود اس کے دو آدمیوں نے حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد
گئے تھے جس پر میں نے فوری طور پر تمہیں بچانے کے لئے
پر ہسپتال بھجوا دیا اور رابنسن کو کہہ دیا کہ تم ہلاک ہو چکے
پر رابنسن مطمئن ہو گیا اور بات بن گئی"...... جولی نے کہا
" تم نے ہمارے ساتھیوں کے بارے میں کہا تھا کہ انہیں
کر دیا گیا ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا
" مجھے رابنسن نے فون کیا تھا کہ تمہارے ساتھیوں
کے آدمیوں کو زیرو پوائنٹ پر ہلاک کر دیا ہے۔ اس
خصوصی مشین کے ذریعے یہ سب کچھ مارک کیا تھا اور اس
کہ اس نے کسی خصوصی ریز کے ذریعے تمہارے ساتھیو

ہلاک کر دیا ہے اور ان کی وجہ سے اس نے تمہاری ہلاکت کا بھی حکم دے دیا تھا۔ اس کے دو آدمی ہوٹل میں موجود تھے۔ انہوں نے فوری طور پر تم پر حملہ کر دیا۔ میں نے تمہیں فون کر کے بچ نکلنے کے لئے کہا اور تم شاید میری بات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان لوگوں نے حملہ کر دیا اور چونکہ تم مکمل طور پر ہٹ ہو گئے تھے اس لئے وہ لوگ یہ سمجھ کر چلے گئے کہ تم ہلاک ہو گئے ہو لیکن جب میں وہاں پہنچی تو تم ابھی زندہ تھے۔ ہوٹل میں ایمرجنسی کے لئے ایک ایمبولینس موجود تھی۔ اس پر میں نے تمہیں اپنے خاص آدمیوں کے ذریعے کانسگ پہنچایا اور وہاں سے ایک خصوصی ادارے کی ایئر ایمبولینس کے ذریعے تمہیں سراگ پہنچایا گیا کیونکہ تمہاری حالت ایسی تھی کہ کانسگ میں تمہارا علاج ہو ہی نہ سکتا تھا۔ بہر حال تمہیں نئی زندگی ملی ہے اور اب میری درخواست ہے کہ تم سراگ سے واپس چلے جاؤ"...... جولی نے کہا۔

" میرے ساتھیوں کی لاشیں تو تلاش کراؤ۔ وہ بھی تو ہم نے لے جانی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

" میں نے تلاش کرائی تھیں لیکن وہاں احاطے سے صرف کرسٹوفر کے ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں۔ تمہارے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ملیں۔ میرا خیال ہے کہ رابنسن نے انہیں اٹھوا لیا ہو گا اور پھر انہیں جلا دیا ہو گا"...... جولی نے کہا۔

" کرسٹوفر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بھی نظر نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ رابنسن کے
لیبارٹری میں ہی چلا گیا ہو"...... جولی نے جواب دیا۔
"اوکے۔ ایک بار پھر شکریہ"...... عمران نے کہا اور ا
ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ گو جولی نے جو کچھ بتایا تھا
کے ساتھیوں کی طرف سے اب تک کوئی رد عمل بھی ظاہر نہ
تھا اس لئے جولی کی بات درست بھی ہو سکتی تھی لیکن نتیجہ
بات تھی کہ عمران کا دل مطمئن تھا۔ وہ اب بیڈ پر لیٹ کر
تھا کہ ڈاکٹر کو کہہ کر وہ یہاں سے چھٹی کرے اور پھر سیدھا
فیلڈ پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو تلاش کرے اور پھر لیبارٹری کا
کر دے۔ اس لئے اب اسے ڈاکٹر یا نرس کا انتظار تھا۔

صدیقی اپنے ساتھیوں سمیت سراگ کی ایک رہائشی کوٹھی میں
موجود تھا۔ انہیں ویسٹ فیلڈ سے یہاں آئے ہوئے دو روز گزر گئے
تھے۔ انہوں نے کرسٹوفر سے جبراً لیبارٹری کے حفاظتی نظام اور اس
میں نصب خصوصی آلات کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی
تھی۔ چونکہ کرسٹوفر اس تشدد سے آخرکار ہلاک ہو گیا تھا اس لئے
انہوں نے عمران اور جولیا کو بتائے بغیر فوری طور پر سراگ پہنچ کر
وہاں سے خصوصی اسلحہ حاصل کر کے واپس آکر اس لیبارٹری پر حملہ
کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ کرسٹوفر نے بتایا تھا کہ لیبارٹری کے
اندر سے بھی امپیریل ہوٹل کے تمام حصوں کی نگرانی اور چیکنگ کی
جا سکتی ہے اور کرسٹوفر نے ویسٹ فیلڈ سے زیرو پوائنٹ پر آنے سے
پہلے لیبارٹری سیکورٹی انچارج رابنسن کو عمران اور اس کے ساتھیوں
کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی تھی اس لئے انہوں نے واپس
ہوٹل نہ جانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ اس طرح رابنسن انہیں چیک

کر سکتا تھا اور وہ انہیں وہاں کسی بھی طریقے سے ختم کر سکت لیئے ان سب نے یہی سوچا تھا کہ سراگ سے خصوصی اسلحہ واپس آئیں اور ایک سپیشل راستے سے وہ لیبارٹری میں داخ وہاں اپنا مشن مکمل کریں۔اس کے بعد وہ اطمینان سے ہو داخل ہو کر عمران اور جولیا سے ملیں گے۔اس طرح ان کے قسم کا خطرہ بھی ختم ہو جائے گا اور ان کا مشن بھی مکمل ہو ج چنانچہ وہ وہاں سے مین روڈ پر آئے اور پھر ایک بس میں سوار کانسگ اور کانسگ سے ہوائی جہاز کے ذریعے وہ سراگ پ یہاں انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے رہائشی کوٹھی حاصل جس قسم کا اسلحہ وہ ساتھ لے جانا چاہتے تھے اسے وہ ہوٹل م سکتے تھے اور نہ ہی اسے جہاز میں لے جایا جا سکتا تھا اس نے فیصلہ کیا تھا کہ کوٹھی کے ساتھ ساتھ وہ کاریں اس حاصل کریں گے اور پھر ان کی واپسی کار میں ہی ہو گی۔اس آسانی سے مطلوبہ اسلحہ وہاں تک بغیر کسی رکاوٹ کے لے گے لیکن اس مخصوص اسلحہ کے حصول کے لئے انہیں ا تگ و دو کرنا پڑی تھی اور بڑی مشکل سے دو روز کی مسلسل دوڑ کے بعد آخر کار وہ اپنا مطلوبہ اسلحہ حاصل کرنے میں کا گئے تھے۔

" صدیقی ۔ہم سے انتہائی بھیانک غلطی ہوئی ہے"...... نعمانی نے کہا تو صدیقی سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک

" کیسی غلطی "...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

" دو روز گزر گئے ہیں اور ہم نے نہ ہی عمران صاحب سے رابطہ کیا ہے اور نہ اپنے بارے میں کسی کو اطلاع دی ہے۔ ظاہر ہے وہ ہمارے بارے میں سخت پریشان ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب نے ہمارے بارے میں چیف کو بھی رپورٹ دے دی ہو۔ ایسی صورت میں تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا کیا حشر ہو گا"۔ نعمانی نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن عمران صاحب تو نہیں البتہ مس جولیا زیادہ پریشان ہوں گی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ عمران صاحب کیوں پریشان نہیں ہوں گے"۔ نعمانی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" پریشانی کا لفظ ان کی لغت میں ہی نہیں ہے۔ ویسے بھی انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پر جس قدر بھروسہ ہے وہ شاید ایکسٹو کو بھی نہ ہو اس لئے وہ یہ تو سوچ سکتے ہیں کہ ہم انہیں اطلاع دیئے بغیر چلے گئے ہیں لیکن اتنی بات وہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں مشن کے لئے ہی کر رہے ہیں اور تم نے دیکھا کہ یہاں ہم دن رات کس قدر مصروف رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر ہم وہاں فون کر کے اطلاع دیتے تو ہو سکتا تھا کہ یہ اطلاع رابنسن تک پہنچ جاتی۔ البتہ اب ان سے رابطہ کیا جا سکتا ہے کسی بھی فرضی نام سے"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

اٹھایا اور انکوائری سے اس نے ویسٹ فیلڈ کا رابطہ نمبر معلوم کیا پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر د اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" امپیریل ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آ سنائی دی۔

" یہاں مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ رہائش پذیر ہیں۔ ان بات کرنی ہے۔ میں سراگ سے بول رہا ہوں"...... صدیقی نے کہ

" سوری جناب۔ اب آپ کی بات ان سے نہیں ہو سکتی دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیوں"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

" کیونکہ دو روز پہلے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوس طرف سے کہا گیا تو صدیقی اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے

" ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ ایسا کیسے ہو ہے"...... صدیقی نے تیز اور انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" ایسا ہو سکتا ہے جناب۔ اچانک ان پر فائر کھول دیا گیا اور ہلاک ہو گئے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی نے بھی رسیور رکھ دیا۔

" یہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا عورت کون ہے اور کیوں اس نے ایسی بات کی ہے"...... صد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جولی سے بات کرو صدیقی"...... نعمانی نے قدرے چیختے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران اور جولیا کی موت کی خبر نے ان کے اعصاب پر انتہائی برا اثر ڈالا تھا اور صدیقی نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" امپیریل ہوٹل "...... وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" مادام جولی سے بات کرائیں۔ میرا نام مارشل ہے اور میں کانسگ سے بول رہا ہوں"...... صدیقی نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولی کی آواز سنائی دی۔

" مادام جولی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ آپ کے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میرے ان سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ کیا آپ ان سے میری بات کرا سکتی ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

" آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کانسگ سے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

" مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ دونوں اس وقت سراگ کے نیشنل ہسپتال کے کمرہ نمبر بارہ میں موجود ہیں۔ وہ یہاں ایک جھگڑے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ میں نے انہیں وہاں بھجوا دیا ہے

"اور اب وہ ٹھیک ہیں۔ آپ وہاں جا کر ان سے مل لیں"...... دو
طرف سے جولی نے کہا تو صدیقی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر ر
رکھ دیا۔

"عمران صاحب اور مس جولیا یہاں سراگ کے ہسپتال
ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"پہلے اس عورت نے کہا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور اب یہ
انہیں ہسپتال میں بتا رہی ہے۔ عجیب چکر چل گیا ہے ہما
پیچھے"۔ صدیقی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہسپتال کال کر کے معلوم کر لو"...... چوہان نے کہا تو صد
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے
نے انکوائری آپریٹر سے نیشنل ہسپتال کا نمبر معلوم کیا اور پھر کر
دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نیشنل ہسپتال کے نمبر پریس
دیئے۔

"نیشنل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
سنائی دی۔

"یہاں روم نمبر بارہ میں مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ م
ہیں۔ ان سے میں فون پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا نام چیف ا
مارشل ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"روم نمبر بارہ۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف
کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف
ے آواز سنائی دی۔

"یس"...... صدیقی نے کہا۔

"سر آپ پانچ منٹ بعد دوبارہ اس نمبر پر فون کیجئے۔ اس نمبر پر
پ کی بات مسٹر مائیکل سے ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے
ہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولی نے درست بتایا ہے"...... نعمانی
نے کہا۔

"دیکھو ابھی بات ہو گی تو پتہ چل جائے گا"...... صدیقی نے کہا۔
یے صدیقی سمیت سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ پھر پانچ منٹ
د صدیقی نے رسیور اٹھایا اور بتائے گئے نمبر پریس کرنے شروع کر
یئے۔

"ہیلو"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر مائیکل سے بات کرائیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اب دوسری دنیا میں بھی فون لائن پہنچ گئی
ہے"...... اچانک عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو صدیقی تو
صدیقی باقی ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"عمران صاحب۔ میں صدیقی بول رہا ہوں"...... صدیقی نے
اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ کیا فون لائن اب دوسری د
بھی پہنچ چکی ہے کیونکہ تمہارے بارے میں تو مجھے یہی اطلاع م
اور مسلسل مل رہی ہے کہ تم لوگ دوسری دنیا میں پہنچا دیے
ہو"...... عمران نے کہا۔

"جبکہ ہمیں آپ کے بارے میں یہی اطلاع ملی تھی۔ بہر حا
رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رکھ دیا۔

"آؤ چلیں۔ وہاں ساری باتیں کھل کر ہو جائیں گی"......
نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے
گئے۔

"خاور۔ تم یہیں رکو۔ یہاں انتہائی حساس اسلحہ موجود ہے
عمران صاحب سے مل کر واپس آ رہے ہیں"...... صدیقی نے
خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی، چوہا
نعمانی تینوں کار میں سوار نیشنل ہسپتال کی طرف اڑے چلے جا
تھے اور پھر نیشنل ہسپتال میں انہیں کمرہ نمبر بارہ تک پہنچا دیا گ
وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے بیڈ پر پڑا ہوا عمران بے ا
اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ اتنی جلدی ویسٹ فیلڈ سے یہاں سراغ
گئے ہو تم۔ حیرت ہے۔ یہ دنیا آخر کس قدر تیز رفتار ہوتی جا
ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی بے اختیار

ہے۔

"مس جولیا کو کیا ہوا ہے۔ کیا یہ بے ہوش ہیں"...... صدیقی نے ساتھ والے بیڈ پر آنکھیں بند کئے پڑی ہوئی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ محترمہ طویل بے ہوشی کا انجکشن لگائے سہانے خواب دیکھ رہی ہیں اور اسی کی وجہ سے تو میں یہاں بندھا بیٹھا ہوں ورنہ شاید اب تک میں ویسٹ فیلڈ پہنچ چکا ہوتا۔ بیٹھو"...... عمران نے کہا اور وہ تینوں وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے اور پھر عمران کے پوچھنے پر صدیقی نے ایک آدمی کو پراسرار انداز میں فون کالیں کرنے، زیرو پوائنٹ پر کرسٹوفر اور اس کے ساتھیوں پر حملے سے لے کر کرسٹوفر سے تمام تفصیلات معلوم کر کے ان کا سراغ آنا اور اسلحہ وغیرہ حاصل کر کے واپس امپیریل ہوٹل فون کرنے اور وہاں سے پہلے ان کی ہلاکت کی خبر اور پھر مادام جولی کو کال کرنے اور اس نے ان کے بارے میں بتانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"لیکن تمہیں فون کر کے مجھے اطلاع تو دینی چاہئے تھی۔ اگر ہم زخمی ہو کر یہاں نہ پہنچ جاتے تو واقعی تم سب کی اس طرح گمشدگی ہمارے لئے مسئلہ بن جاتی۔ جولیا پہلے ہی تمہارے غائب ہونے پر پریشان تھی اور اسی پریشانی کے چکر میں ہم پر اچانک حملہ ہوا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے حملے میں زخمی ہونے سے لے کر یہاں آنکھ کھلنے اور پھر جولی سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے

دوہرا دی۔

" جولی نے واقعی قابل قدر کام کیا ہے عمران صاحب ورنہ جس طرح آپ زخمی ہوئے تھے بڑا مسئلہ بن جاتا"...... صدیقی نے کہا

"ہاں۔ جولی نے ہم پر احسان کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا

"اب آپ کا کیا پلان ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"وہی جو تمہارا تھا یعنی مشن مکمل کرنے کا۔ لیکن بشرطیکہ اجازت دو تو"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ لیڈر تو آپ ہیں اور آپ اجازت ہم سے رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"دوسری ٹیم کا لیڈر میں ہی ہوتا تھا لیکن اب جب چیف نے لوگوں کو بھیجا ہے تو میں لیڈر تو ایک طرف عضو معطل بن گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اصل میں خود کام کرنے کی عادت پڑ گئی ہمیں۔ بہرحال آئندہ کوتاہی نہیں ہو گی۔ اس بار معاف دیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ تم نے جس انداز میں ساری کار کی ہے اس سے مجھے واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے کہ تم لوگوں ازخود بے حد کام کر لیا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور ا ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

تھامسن اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ ے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی اور مسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"باس۔ آپ اس طرح بے چین ہیں"...... آنے والی لڑکی جس ے جینز کی پینٹ اور لیڈر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی دروازے میں ہی ل کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ جینی۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... تھامسن نے ایک طویل انس لیتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر آفس ٹیبل کے پیچھے اپنی کرسی پر ھ گیا۔ لڑکی جس کا نام جینی تھا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ ئی۔

"تمہیں نائف کے بارے میں اطلاع ملی ہے"...... تھامسن نے

"نائف کے بارے میں۔ نہیں۔ کیسی اطلاع۔ کیا
اسے"...... جینی نے چونک کر پوچھا۔

"نائف اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے"......
نے کہا تو جینی کا چہرہ یکلخت پتھر میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔

"نائف کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"......
نے رک رک کر کہا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے الفاظ خود بخود اس
سے باہر نکل رہے ہوں۔

"یہ درست ہے۔ نائف کی لاش بھی واپس آ چکی ہے"۔
نے کہا۔

"باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نائف جیسا ایجنٹ کیسے
سکتا ہے"...... جینی نے کہا۔

"نائف اپنی حماقت سے مارا گیا ہے جینی"...... تھامسن

"حماقت سے۔ کیا مطلب باس"...... جینی نے کہا۔ اس
اب قدرے نارمل ہو گیا تھا جیسے وہ حیرت کے پہلے جھٹکے
گئی ہو لیکن اس کے چہرے پر موجود پتھریلی سنجیدگی ابھی تک
تھی۔

"اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو بے ہوش
اور وہ احمق انہیں عام سے ایجنٹ سمجھ رہا تھا اور انہیں فوری
ہلاک کرنے کی بجائے سٹیشن ویگن میں ڈال کر کانسگ
فیلڈ لے گیا اور وہاں سے انہیں ایک زرعی فارم لے گیا جہا

نہیں ہوش میں لایا گیا۔ نتیجہ یہ کہ انہوں نے سچوئیشن بدل دی۔
ئف اور اس کے ساتھی مارے گئے اور وہ لوگ بچ کر نکل گئے"۔
امسن نے کہا۔

"ویسٹ فیلڈ۔ اتنی دور کیوں۔ وہاں جانے کی نائف کو کیا
رورت تھی"...... جینی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو تفصیل معلوم کی ہے اور اس تفصیل سے جو نتائج
ذ کئے ہیں اس کے مطابق ہوا یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں
نے رسالڈن کلب میں گھس کر رسالڈن کو اغوا کیا اور اپنی رہائش گاہ
لے گئے۔ رسالڈن یہاں اسرائیلی ایجنٹ تھا اور اسے میزائل
بارٹری کے بارے میں علم تھا بلکہ ایک لحاظ سے وہی اس لیبارٹری
انچارج تھا جبکہ سلاکیہ حکومت حتیٰ کہ مجھے بھی اس لیبارٹری کے
ے میں کچھ نہ بتایا گیا تھا۔ لیبارٹری دراصل اسرائیل کی تھی اور
اید اسے ہمارے آدمیوں پر بھروسہ نہ تھا لیکن نائف کے رسالڈن
ے انتہائی گہرے تعلقات تھے اس لئے اسے معلوم تھا کہ رسالڈن کو
ا لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہے لیکن رسالڈن نے اسے محل
ع بتانے سے انکار کر دیا کیونکہ بقول اس کے اس نے اس سلسلے
ا مقدس حلف اٹھایا ہوا ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی اس
ارٹری کے محل وقوع کی تلاش تھی اس لئے وہ رسالڈن کو اغوا کر
لے گئے تھے۔ نائف نے جلد ہی رسالڈن کا سراغ لگا لیا اور پھر اپنے
ھیوں سمیت وہاں ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا اور وہاں اس نے

باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر لیا لیکن اس دوران پاکیشیائی ایجنٹ رسالڈن سے کچھ کر کے اسے ہلاک کر چکے تھے اس لئے نائف نے سمجھا کہ انہوں نے رسالڈن سے لامحالہ لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہو گا اس لئے وہ اب ان سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ رسالڈن کے اغوا کا علم کلب کے آدمیوں کو ہو چکا ہے اس لئے وہ بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح مداخلت ہو سکتی ہے اس لئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کانسگ سے نکال کر ویسٹ فیلڈ لے گیا اور پھر وہاں مارا گیا"...... تھامسن نے تفصیل بتاتے کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ نائف نے واقعی حماقت کی۔ ایسے دشمنوں کو ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں ملنی چاہئے تھی۔ لیکن اب یہ دشمن کہاں ہیں"...... جینی نے کہا۔

"آخری اطلاع کے مطابق ویسٹ فیلڈ کے امپیریل ہوٹل میں دیکھے گئے ہیں لیکن پھر اچانک وہ غائب ہو گئے۔ اب نجانے کہاں ہوں گے"...... تھامسن نے کہا۔

"وہ لیبارٹری کہاں ہے"...... جینی نے پوچھا۔

"اس بارے میں مجھے کیا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ صرف پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کو علم ہے اور ان سے ہم پوچھ نہیں سکتے"...... تھامسن نے کہا۔

"تو پھر اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے"...... جینی نے کہا۔

"کیا تم اس مشن پر کام کرنا چاہتی ہو"...... تھامسن نے کہا۔

"بالکل کروں گی باس۔ نائف میرا گہرا دوست تھا۔ میں نے اس کا انتقام بھی لینا ہے اور ان دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ بھی کرنا ہے"...... جینی نے کہا۔

"تم میں واقعی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ تم یہ کام کر سکتی ہو تو اس سلسلے میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں کہ امپیریل ہوٹل کی مالکہ جولی اس لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے کیونکہ وہ ڈبل ایجنٹ ہے۔ سلاکیہ کی بھی اور اسرائیل کی بھی اس لئے اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ یہ لوگ کہاں ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اس سے میں خود معلوم کر لوں گی۔ وہ میرے بارے میں بہت اچھی طرح جانتی ہے اور وہ میری گرل گرینڈ بھی ہے۔ البتہ یہ بات مجھے پہلی بار معلوم ہوئی ہے کہ وہ اسرائیلی ایجنٹ بھی ہے"...... جینی نے کہا۔

"ایک بات غور سے سن لو جینی۔ تم نائف کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ کس قدر باصلاحیت ایجنٹ تھا لیکن وہ ان لوگوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے تو تم نے بھی اگر معمولی سی غفلت کا مظاہرہ کیا تو تمہارا بھی یہی انجام ہو سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کے بہترین ایجنٹ اس طرح ہلاک ہو جائیں۔ اس لئے تم نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے اور جیسے ہی تم ان

لوگوں سے ٹکراؤ تم نے انہیں فوری ہلاک کر دینا ہے۔ ان ک
لمحے کی بھی مہلت دینا حماقت ہو گی"...... تھامسن نے کہا۔

" یس باس۔ میں سمجھتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ می
سیکشن سمیت آج ہی ویسٹ فیلڈ پہنچوں گی اور پھر میں ان کا
لوں گی چاہے یہ پاتال میں کیوں نہ چھپ جائیں"...... جینی
اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

" وش یو گڈ لک"...... تھامسن نے کہا تو جینی نے اس کا
ادا کیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ تھوڑی دیر
اپنے آفس میں موجود تھی۔ اس نے وہاں کرسی پر بیٹھتے ہی
رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے انکوائر
ویسٹ فیلڈ کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر ویسٹ فیلڈ فون کر کے
انکوائری سے اس نے امپیریل ہوٹل کا نمبر معلوم کر کے وہاں
کر دیا۔

" امپیریل ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوا
سنائی دی۔

" سراگ سے جینی بول رہی ہوں۔ جولی سے بات کراؤ"
نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور
آواز سنائی دی۔

" جینی بول رہی ہوں جولی۔ سراگ سے"...... جینی نے کہا۔

" اوہ جینی تم۔ کیسے یہاں فون کیا ہے"...... جولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں تو معلوم ہو گا کہ نائف کے ساتھ کیا ہوا ہے اور نائف کا میرے ساتھ کیا تعلق تھا۔ اس لئے اب نائف کی جگہ یہ کیس چیف نے میرے سیکشن کو دے دیا ہے اور میں نے اس کیس کو نہ صرف مکمل کرنا ہے بلکہ نائف کی موت کا انتقام بھی لینا ہے"...... جینی نے بڑے جذباتی سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں"...... جولی نے کہا۔

" سنو جولی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے لئے بھی کام کرتی ہو اور نائف بھی ان ایجنٹوں کو لے کر تمہارے پاس پہنچا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ نائف تمہارے پاس کئی کئی روز رہتا تھا اور تم رسالڈن کی بھی دوست رہی ہو اس لئے تم ہی اس سارے کھیل کا مرکزی کردار ہو اس لئے تمہیں لازماً معلوم ہو گا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اب کہاں ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں بہرحال میرے ساتھ تعاون کرنا ہو گا"...... جینی نے کہا تو دوسری طرف سے جولی بے اختیار ہنس پڑی۔

" مجھے خود نائف کی موت کا بے حد افسوس ہے جینی اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے رسالڈن کو بھی ہلاک کر دیا ہے لیکن تمہیں

اب زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم سے پہلے
ان ایجنٹوں کا خاتمہ کیا جا چکا ہے"...... جولی نے کہا۔
"کیا کہہ رہی ہو۔ خاتمہ کیا جا چکا ہے۔ کیسے۔ کب"......
نے کرسی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
"یہ گروپ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل تھا اور م
ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ رسالڈن کا نائب کرسٹوفر ان کے
حرکت میں آگیا تھا۔ اس گروپ کے چار افراد نے اسے اور اس
آٹھ ساتھیوں سمیت ویسٹ فیلڈ کے ایک علاقے میں گھیر لیا۔
کہ کرسٹوفر اور اس کے آٹھ ساتھی ہلاک کر دیئے گئے۔ کرسٹو
اسسٹنٹ رابنسن کو جب اطلاع ملی تو اس نے ان چاروں کا خا
دیا اور ان کی لاشیں بھی بقول اس کے اس نے جلا کر راکھ کر
اس کے ساتھ ہی اس کے آدمیوں نے میرے ہوٹل میں ان
کے باقی دو افراد جن میں ایک عورت تھی اور ایک مرد، پر حملہ
اور ان پر فائرنگ کھول دی گئی جس کے نتیجے میں یہ دونوں
زخمی ہو گئے۔ چونکہ یہ واردات میرے ہوٹل میں ہوئی تھی ا
اپنے ہوٹل کی ساکھ بچانے کے لئے مجھے ان دونوں کو ہسپتال
پڑا۔ وہاں سے ان کی مخدوش حالت کے پیش نظر انہیں سرا
نیشنل ہسپتال بھجوایا گیا اور آخری اطلاع تک وہ نیشنل ہسپ
کمرہ نمبر بارہ میں موجود تھے اور ان کی حالت اب خطرے
تھی۔ ان میں مرد کا نام مائیکل اور عورت کا نام مارگریٹ ہے

اس گروپ میں سے یہی دو باقی بچے ہیں لیکن وہ بھی شدید زخمی
ہیں"...... جولی نے کہا۔
"اوہ۔ یہاں سراگ میں۔ ویری گڈ۔ اب میں ان سے خود ہی
نمٹ لوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ایک بات میں بتا دوں جینی۔ گو مجھے معلوم ہے کہ تم بہت
باصلاحیت ایجنٹ ہو لیکن یہ مائیکل دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ
ہے۔ اس کا اصل نام علی عمران ہے اس لئے جو کچھ کرنا سوچ سمجھ کر
کرنا"...... جولی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"تم فکر مت کرو۔ گڈ بائی"...... جینی نے کہا اور اس نے
کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے نیشنل
ہسپتال کے نمبر معلوم کئے اور پھر نیشنل ہسپتال کے نمبر پریس کر
دیئے۔
"نیشنل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔
"روم نمبر بارہ میں مائیکل اور مارگریٹ دو مریض ہیں ان کے
بارے میں معلوم کرنا تھا"...... جینی نے کہا۔
"وہ دونوں آج صبح ہی ڈسچارج ہو چکے ہیں"...... دوسری طرف
سے کہا گیا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔
"اوہ۔ کہاں گئے ہیں وہ"...... جینی نے چونک کر پوچھا۔
"یہ تو مجھے معلوم نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری بیڈ۔ اب ان کا باقاعدہ کھوج لگانا پڑے گا"...... جینی نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی

"جینی بول رہی ہوں"...... جینی نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم۔ میں جیمز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جیمز۔ دو پاکیشیائی ایجنٹ ایکریمین میک اپ میں ہسپتال کے کمرہ نمبر بارہ میں زیر علاج رہے ہیں اور آج ڈسچارج ہوئے ہیں۔ تم پورے سیکشن سمیت انہیں تلاش کرو کا کھوج لگاؤ۔ مجھے جلد از جلد ان کا پتہ چاہئے"...... جینی نے کہا

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی نے کریڈل پر رکھ دیا۔ اسے امید تھی کہ جیمز جلد ہی ان دونوں کا لے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سراگ کی اس رہائش گاہ میں موجود تھا جو اس کے ساتھیوں نے ویسٹ فیلڈ سے واپس آکر حاصل کی تھی اور پھر جہاں سے وہ نیشنل ہسپتال گئے تھے۔ ان کے وہاں پہنچنے پر جولیا جسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا تھا ہوش میں آ گئی تھی اور پھر عمران کے کہنے پر صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بھاگ دوڑ کر کے ڈاکٹر سے ان دونوں کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دینے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس طرح وہ سب ہسپتال سے اس کوٹھی میں پہنچ گئے عمران کی حالت ایسی تھی کہ ابھی وہ تیز چل نہ سکتا تھا جبکہ جولیا چل تو سکتی تھی لیکن اس کے زخم بے حد گہرے تھے اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اسے شدید کمزوری لاحق ہو گئی تھی۔ عمران اور جولیا دونوں اس وقت کرسیوں پر نیم دراز حالت میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صدیقی اور اس کے ساتھی ان کے ساتھ کرسیوں پر موجود تھے۔ صدیقی

نے کرسٹوفر سے لیبارٹری کے بارے میں جو معلومات حاصل کی اور پھر اپنے طور پر لیبارٹری پر حملہ کرنے کے لئے انہوں نے جو خریدا تھا اس کی تفصیل وہ عمران کو بتا چکا تھا۔ اس نے عمران لیبارٹری پر حملہ کرنے کی پلاننگ بھی بتا دی تھی لیکن عمران خاموش تھا۔ اس نے صدیقی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"عمران صاحب۔ کیا میری پلاننگ غلط ہے"...... صدیقی کہا۔

"نہیں۔ پلاننگ تو درست ہے لیکن تم نے جوش میں ا باتیں نظرانداز کر دی ہیں جن کا عملی طور پر اس مشن پر بے حد پڑے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ کون سی باتیں"...... صدیقی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مثلاً سب سے اہم بات اس مشن میں میری اور جولیا کی موجودگی ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی اختیار ہنس پڑے۔

"آپ تو ہمارے ساتھ شامل ہیں اور مس جولیا بھی"...... صد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ میں اور جولیا تو اس قابل ہی نہیں کہ مشن میں شا

ہو سکیں۔ ہماری حالت تو اب یہ ہے کہ ہم بوڑھوں کی طرح بس اب صرف دعائیں مانگنے کی حد تک رہ گئے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ دونوں کی زندگی ہی اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے ورنہ جس طرح آپ پر اچانک ٹارگٹ فائرنگ کی گئی اور جس طرح آپ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود ویسٹ فیلڈ سے سراگ پہنچ گئے اور جس طرح جولی نے آپ کو وہاں پہنچایا کیا یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم نہیں ہے اور پھر ہمارا یہاں آنا اور آپ کے بارے میں جولی سے معلوم کرنا اور اب ہمارا یوں اکٹھا ہونا کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کرم نہیں ہے"...... صدیقی نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"میں تو مشن کی بات کر رہا ہوں۔ تم زندگی کی باتیں لے بیٹھے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زندگی ہے تو مشن میں بھی آپ شامل ہو رہے ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اور مس جولیا یہاں آرام کریں اور ہمیں اجازت دیں۔ ہم جا کر مشن مکمل کر آتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم ہم دونوں سے اب چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"...... خاور نے قدرے

ناراض ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہیں معلوم ہے کہ ہم تیز حرکت نہیں کر سکتے۔ کسی
نہیں سکتے اس کے باوجود تم ہمیں دشمنوں کے رحم و کرم پر چھ
جانے کی بات کر رہے ہو۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ
دونوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔
"یہاں اب کون سے دشمن ہیں"...... صدیقی نے حیرت بھ
لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"اب میں کیا کہوں۔ کم از کم کیپٹن شکیل ساتھ ہوتا تو مے
بات کرنے سے پہلے ہی سمجھ جاتا جبکہ تم بات کر دینے کے باوجو
نہیں رہے"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل صاحب آپ کے ساتھ بہت
ہیں اس لئے وہ آپ کی بات سمجھ جاتے ہیں۔ ہم تو ابھی ان جیسا
حاصل نہیں کر سکتے"...... صدیقی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہ
"جولیا بھی کوئی جواب نہیں دے رہی۔ یہ تو سب سے ز
تجربہ کار ہے"...... عمران نے کہا۔
"انہیں تنویر کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھ نہیں آ رہی
گی"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"میرے بارے میں کیا کہہ رہے ہو تم"...... اچانک جولیا
اس طرح سیدھے ہو کر کہا جیسے وہ نیند سے جاگی ہو۔

"تمہارے بارے میں اب کچھ کہنے کے لئے کیا رہ گیا ہے"۔
ان نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... جولیا نے چونک کر
ت بھرے لہجے میں کہا۔
"ابھی ہوا تو کچھ نہیں۔ اسی لئے تو سب انتظار میں بیٹھے
"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"عمران صاحب پلیز"...... صدیقی نے کہا۔
"سنو صدیقی۔ میری بات کا مطلب یہ تھا کہ ہم لوگوں نے
ایکیہ سیکرٹ سروس کو یکسر بھلا دیا ہے۔ کیا نائف کی موت کے
ھ ہی سلاکیہ سیکرٹ سروس بھی ختم ہو گئی ہے اور سیکرٹ
اس یہاں سراگ میں بھی ہے اور ہم بھی مہمان ہیں۔ تم لوگوں
ویسٹ فیلڈ جانے کے بعد اگر وہ لوگ ہمارا سراغ لگاتے ہوئے
ل آ گئے تو ظاہر ہے ہم دونوں اس حالت میں ان کا مقابلہ تو نہیں
سکتے اور نتیجہ یہی ہو گا کہ تمہیں ہم دونوں سے چھٹکارہ مل جائے
...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب۔ ہمارے تو ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی۔ ویسے
آپ اتنے روز ہسپتال میں رہے ہیں اگر سلاکیہ سیکرٹ سروس
کچھ کرنا ہوتا تو لامحالہ وہ آسانی سے کر گزرتی"...... صدیقی نے
ا۔
"تم فورسٹارز کے چیف ہو صدیقی اور شاید فورسٹارز کے باقی

تینوں سٹارز تمہارا لحاظ کرتے ہیں ورنہ جس انداز کی باتیں تم
رہے ہو ایسی باتیں اگر فور سٹارز کے کیس کے دوران کرتے
تک تمہارا چیف سٹار کسی کنوئیں میں چمکتا ہوا نظر آ رہا
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدیقی کے چہرے پ
شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے جبکہ باقی ساتھی مسکرا دیئے۔

" اوہ۔ سوری عمران صاحب۔ آپ کی ذہانت کا تو مق
نہیں کر سکتا"...... صدیقی نے کہا۔

" مقابلے کی بات چھوڑو۔ ذہانت کا مقابلہ ہمیشہ وہی جیتے
ذہین نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ مقابلے کے بارے میں نہ
آگے بڑھ جاتے ہیں اور ذہین آدمی پیچھے رہ جاتا ہے۔ چونکہ
وہیں ویسٹ فیلڈ میں تھے اس لئے سلاکیہ سیکرٹ سروس کی
توجہ وہیں ہو سکتی ہے۔ وہ یہاں کیسے ہسپتال کی طرف
سکتے تھے لیکن اب تم نے جولی سے بات کی ہے اور انہیں
گیا ہو گا کہ تم سراگ میں ہو تو لامحالہ اب وہ ساری کارروائی
میں ہی کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک کر بھی چکے
عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ہم سے حماقت ہوئی ہے کہ ہم نے
خیال ہی نہیں رکھا"...... صدیقی نے کہا۔

" ہم جاتے ہیں۔ تم عمران صاحب کے پاس رکو"......
چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے بیرونی

ے باہر چلے گئے۔

" دیکھو صدیقی۔ صورت حال بے حد پیچیدہ ہے جبکہ تم اسے
ے سادہ سے انداز میں لے رہے ہو۔ کرسٹوفر احمق تھا جو سب کے
اتمے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کرتا رہا لیکن لیبارٹری کا سیکورٹی
چارج رابنسن احمق نہیں ہے۔ وہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے اور
ں نے مجھے اور جولیا کو جس انداز میں جھٹکا دیا ہے اس سے یہی
لوم ہوتا ہے کہ وہ سوچنے سمجھنے کے چکروں میں نہیں پڑتا۔ عمران
ے کہا۔

" لیکن اس سے ہمارے مشن میں کیا رکاوٹ آئے گی۔ ہمیں
پیشل راستے کا علم ہے۔ ہم اس سپیشل راستے سے اندر داخل ہوں
ے اور سب کا خاتمہ کر کے اس لیبارٹری کو تباہ کر کے واپس آ جائیں
ے۔ ہم ہوٹل میں جائیں گے ہی نہیں۔ پھر"...... صدیقی نے کہا۔

" کرسٹوفر کی لاش تو مل چکی ہو گی"...... عمران نے کہا تو صدیقی
اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اور تم نے لازماً اس پر جس انداز میں تشدد کر کے اس سے
میلات معلوم کی ہوں گی اس بارے میں بھی انہیں اندازہ ہو گیا
گا"...... عمران نے کہا۔

" ظاہر ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" اور یہ بھی وہ لوگ جانتے ہیں کہ کرسٹوفر لیبارٹری کے سپیشل
تے اور اندورنی حفاظتی نظام کے بارے میں سب کچھ جانتا

تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... صدیقی نے کہا۔

"اور اس کے باوجود تم اپنے ساتھیوں سمیت اس طرح و
رہے تھے جیسے تفریح کرنے جا رہے ہو۔ کیا وہ سپیشل راستے
باجوں اور پھولوں سے تمہارے استقبال کے لئے کھڑے
گے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ واقعی اس پہلو کے بارے
میں نے سوچا ہی نہ تھا"...... صدیقی نے شرمندہ سے لہجے میں ک

"اس کے باوجود ان فورسٹارز نے تمہیں چیف بنا رکھا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے ہوتے ہوئے اور کسی کا چراغ
جل سکتا مگر مجھے معلوم ہے کہ صدیقی بہترین چیف ہے"۔ نعما
کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ واقعی ہم سے غلطی ہو رہی تھی لیکن بہر
نے مشن تو مکمل کرنا ہے۔ پھر ایسا ہے کہ ہم اس امپیریل ہو
ہی بموں سے اڑا دیں۔ اس طرح لیبارٹری تک پہنچنے کا کوئی
راستہ تو بہرحال مل ہی جائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"جب تک تم راستہ تلاش کرو گے پولیس وہاں پہنچ جائے
لیبارٹری کا حفاظتی نظام اندر ہوتا ہے بیرونی طرف نہیں اس
بھی قائم رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ ہی بتائیں۔ آپ نے تو واقعی سارے راستے بند کر
دیئے ہیں"...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے نہیں۔ تم نے بند کر رکھے ہیں حالانکہ راستہ تو بالکل
صاف اور سیدھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"جولی وہاں شروع سے موجود ہے۔ اسے لیبارٹری کے بارے میں
ر بات کا علم ہو گا اور اسے یقیناً ایسے راستے کا بھی علم ہو گا جس کا علم
اہنسن یا کرسٹوفر کو بھی نہیں ہو گا اور جہاں تک میں سمجھا ہوں
لی کو اس لیبارٹری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ورنہ وہ مجھے اور جولیا کو
بھی یہاں ہسپتال نہ بھجواتی اور تمہیں ہمارے بارے میں نہ بتاتی
ں لئے اس سے آسانی سے ایسا راستہ پوچھا جا سکتا ہے جس سے
شن مکمل کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ سلاکیہ سیکرٹ سروس کا کیا ہو گا"۔
دیقی نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ براہ راست وہاں مت جاؤ"۔ عمران
نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

رابنسن لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی تھا۔ وہ لیبارٹری سکورٹی انچارج تھا۔ وہ اس وقت ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی نظریں سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر چار خانے بنے ہوئے تھے اور چاروں خانوں میں لیبارٹری کے اندرونی مناظر نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن قدرے پھیلے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا تو رابنسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ مشین کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ آنے والا اس کا اسسٹنٹ بروک تھا۔

"باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہونے سے بچ گئے ہیں"...... بروک نے کہا تو رابنسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے کے عضلات یکلخت کھنچ سے گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ مارٹی اور ڈیوڈ دونوں نے بتایا ہے کہ ان کے

جسموں میں بے شمار گولیاں اتار دی گئی ہیں۔ پھر وہ کیسے بچ سکتے ہیں"...... رابنسن نے کہا۔

"جولی نے انہیں زندہ دیکھ کر یہاں سے اپنی سپیشل ایمبولینس میں کانسگ بھجوایا۔ جہاں سے ایئر ایمبولینس کے ذریعے وہ سراگ کے نیشنل ہسپتال میں شفٹ کر دیئے گئے اور اب ان کی حالت نہ صرف خطرے سے باہر ہے بلکہ وہ وہاں سے ڈسچارج بھی ہو چکے ہیں"...... بروک نے کہا تو رابنسن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں تو سمجھا تھا کہ پولیس سے بچنے کے لئے جولی نے یہ کارروائی کی ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن اگر وہ بچ گئے ہیں تو پھر تو معاملہ زیادہ سیریئس ہے لیکن تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہوا"...... رابنسن نے کہا۔

"سلاکیہ سیکرٹ سروس کی ایجنٹ جینی نے جولی کو فون کیا اور اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیل مانگی تو اس نے بتایا کہ مائیکل اور مارگریٹ نامی دونوں ایجنٹ نیشنل ہسپتال کے کمرہ نمبر بارہ میں ہیں اور ان کی حالت اب قدرے بہتر ہے جبکہ باقی چار ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بھی جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں"...... بروک نے کہا۔

"تو اس طرح تمہیں معلوم ہوا کہ یہ دونوں ایجنٹ ابھی زندہ ہیں"...... رابنسن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن باس وہ چاروں افراد جنہیں ہلاک کیا گیا تھ
لاشیں تو جولی نے ہمیں نہیں دکھائیں"...... بروک نے کہا۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ اس نے جینی کو بتایا ہے کہ
لاشیں جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں اور تمہیں معلوم تو ہے کہ ج
معاملات میں بے حد تیز ہے لیکن اب مسئلہ ان دو ایجنٹوں
ان کا فوری خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد ہی ہم اطمینان
سکیں گے"...... رابنسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کی جینی ان کا خ
دے گی"...... بروک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ ہلاک ہوئے ہیں یا ن
رابنسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جولی کو کہا جائے کہ وہ اس جینی سے
کرے"...... بروک نے کہا تو رابنسن نے اثبات میں سر ہلا
سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔

"امپیریل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوا
سنائی دی۔

"رابنسن بول رہا ہوں ریڈ کلب سے۔ جولی سے بات کر
رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جولی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی
آواز سنائی دی۔

"رابنسن بول رہا ہوں جولی۔ تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے دونوں ایجنٹ جن پر میں نے حملہ کرایا تھا بچ گئے
ہیں"...... رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"بتانے کی ضرورت اس لئے میں نے نہیں سمجھی کہ وہ شدید زخمی
تھے اس لئے وہ تو حرکت کرنے سے بھی معذور تھے"...... جولی نے
کہا۔

"بہرحال زندہ تو تھے۔ تمہیں بتانا چاہئے تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ
پارٹی اسرائیل کے لئے کیا اہمیت رکھتی ہے"...... رابنسن نے تلخ
لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ اپنا لہجہ ٹھیک رکھا کرو رابنسن۔ رسالڈن کی بات
اور تھی لیکن تمہاری میری نظروں میں وہ حیثیت نہیں ہے اور
یہاں اسرائیل کے مفادات کی نگران بھی ہوں"۔ جولی نے
انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم مجھے یہ کہہ رہی ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ اگر میں
اعلیٰ حکام کو تمہارے بارے میں یہ اطلاع دے دوں کہ تم نے
پاکیشیائی ایجنٹوں کو بچایا ہے تو جانتی ہو تم کہ تمہارا کیا حشر ہو
...... رابنسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بے شک اطلاع دے دو۔ میں نے ہوٹل کی ساکھ بھی بچانی ہے

ورنہ پولیس کو بھی معلوم ہو جاتا کہ لیبارٹری ہوٹل کے نیچے پھر صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی نہیں تمام سپر پاورز کے بھی یہاں چڑھ دوڑتے"...... جولی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جولی۔ ہمیں آپس میں جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ نے سلاکیہ سیکرٹ سروس کی جینی کو ان ایجنٹوں کے بار بتایا ہے۔ اس سے پوچھو کہ کیا اس نے انہیں ہلاک کر دیا نہیں"...... رابنسن نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتی ہوں۔ تم مجھے دس منٹ کرنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی را ہو گیا تو رابنسن نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کا چہرہ بدستور تھا۔

"باس۔ اس جولی کو سبق دینا چاہئے"...... بروک نے کہا

"وہ اسرائیلی ایجنٹ بھی ہے بروک اس لئے کیا گیا ہے"...... رابنسن نے کہا۔

"ہوتی رہے۔ اسرائیل کے پاس ایجنٹوں کی کمی نہیں کی بجائے کوئی اور آجائے گا"...... بروک نے کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے پھر کچھ سوچیں رابنسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس جولی سے رابطہ کیا۔

"رابنسن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... رابنسن

"وہ دونوں ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئے ہیں اور جینی اور اس کے سیکشن کے آدمی انہیں سراگ میں تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ ملے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... جولی نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہی تھی کہ وہ شدید زخمی ہیں۔ پھر انہیں ڈسچارج کیوں کر دیا گیا اور وہ کہاں گئے ہوں گے"...... رابنسن نے کہا۔

"ویسے عجیب اور حیرت انگیز خبر ملی ہے کہ وہاں ہسپتال میں چار افراد پہنچے اور وہ ان دونوں سے ملے اور پھر انہوں نے ڈاکٹر کو کہہ کر انہیں ڈسچارج کرایا اور اپنے ساتھ لے گئے حالانکہ ان کے چاروں ساتھیوں کو تم نے ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں تک جل کر راکھ ہو چکی تھیں"...... جولی نے کہا۔

"ہاں۔ زیرو پوائنٹ پر میں نے ایسا کیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اور لوگ ہوں"...... رابنسن نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے"...... جولی نے کہا۔

"تو اب مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ یہ دونوں ایجنٹ یا ان کے چاروں ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"...... رابنسن نے کہا۔

"جینی کو میں نے کہہ دیا ہے۔ جیسے ہی وہ انہیں ہلاک کرے گی مجھے اطلاع کر دے گی اور میں تمہیں اطلاع دے دوں گی"...... جولی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... رابنسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ معاملات گڑبڑ ہیں"...... اچانک بروک نے کہا تو

رابنسن بے اختیار چونک پڑا۔

"گڑبڑ۔ کیسی گڑبڑ"...... رابنسن نے حیرت بھرے لہجے کہا۔

"باس۔ یہ چاروں آدمی وہی ہیں جو بقول آپ کے ہلاک ہو ہیں ورنہ اور لوگ یہاں سلاکیہ میں اتنی جلدی نہیں آسکتے"۔ برو نے کہا۔

"لیکن وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ پھر"...... رابنسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ ایسا نہیں ہوا۔ آپ نے زیرو پوائنٹ بلاسٹنگ رینج فائر کیا تھا اور اس طرح آپ کا خیال ہے کہ وہ لوگ جل کر راکھ ہو گئے ہیں"...... بروک نے کہا۔

"ہاں۔ تم جانتے ہو کہ بلاسٹنگ رینج کس قدر وسیع اور طاق ریز ہوتی ہے اور زیرو پوائنٹ پر رسالڈن نے خصوصی طور پر نص کرائی تھی تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں اس سے فائدہ اٹھ جاسکے"...... رابنسن نے کہا۔

"لیکن باس۔ کرسٹوفر کے آدمیوں کی وہاں سے جو لاشیں ملی ہ وہ تو جلی ہوئی نہیں ہیں"...... بروک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... رابنسن نے کہ

"آپ جولی سے پوچھ لیں۔ اس نے خود انہیں دیکھا تھا"۔ برو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بلاسٹنگ رینج فائر نہیں ہوا

کیوں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ لیکن یہاں مشین پر تو اس کے بلاسٹ ہونے کا سگنل آگیا تھا"...... رابنسن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کسی نہ کسی وجہ سے بلاسٹ نہیں ہوا ورنہ کرسٹوفر کے آدمیوں کی لاشیں بھی جل کر راکھ ہو جاتیں"...... بروک نے کہا۔

"تم نے پہلے تو یہ بات نہیں بتائی تھی"...... رابنسن نے کہا۔

"مجھے پہلے اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا۔ یہ تو جینی کی بات سن کر خیال آیا ہے کہ ہسپتال میں چار افراد پہنچے تھے"...... بروک نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بے حد محتاط رہنا پڑے گا۔ یہ لوگ کسی بھی لمحے یہاں حملہ کر سکتے ہیں"...... رابنسن نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے پہلے ہی سپیشل دے سیلڈ کر دیا ہے اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے لیبارٹری میں آنے کا اور اسے تباہ کرنے کا"...... بروک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں ہوشیار رہنا پڑے گا"۔ رابنسن نے کہا تو بروک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جینی ایک کار میں سوار تیزی سے ویسٹ فیلڈ کی طرف بڑھی چلی رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا عقبی سیٹ پر جینی موجود تھی جبکہ کار کے پیچھے ایک بڑی جیپ جس میں اس کے سیکشن کے چھ افراد موجود تھے۔ جینی نے ہسپ سے ڈسچارج ہونے والے دونوں زخمیوں کو پورے سراگ میں تل کرایا تھا لیکن ان کا کہیں پتہ نہ چل سکا تھا اس لئے اب اس نے تھا کہ وہ جولی سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حا کرے کیونکہ اسے یقین تھا کہ جولی کو لازماً لیبارٹری کا علم ہوگا کی وہ سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی ایجنٹ ہے اور پھر وہ لیبارٹری کے گرد خفیہ محاصرہ کرے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سرو دوسرا گروپ جیسے ہی وہاں پہنچے گا وہ ان کا خاتمہ کر دے گی سراگ جیسے بڑے شہر میں وہ انہیں تلاش نہ کر سکتی تھی۔

"مادام۔ کیا براہ راست امپیریل ہوٹل جانا ہے یا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کیا مطلب"...... جینی نے چونک کر پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ کار پہلے روک دی جائے اور آپ پیدل جائیں گی"...... ڈرائیور نے کہا۔

"نہیں۔ سیدھے ہوٹل چلو"...... جینی نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار سائیڈ روڈ پر مڑتی چلی گئی اور پھر ڈرائیور نے امپیریل ہوٹل کی عمارت کے سامنے لے جا کر کار روک دی۔ جیپ بھی کار کے پیچھے رک گئی۔

"تم لوگ ہوٹل کے ہال میں جا کر کچھ کھاؤ پیو مجھے کچھ دیر لگ جائے گی"...... جینی نے عقبی جیپ سے اترنے والے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی عمارت میں داخل ہو گئی۔ وہ چونکہ پہلی بار یہاں آئی تھی اس لئے اس نے اندر داخل ہوتے ہی ایک گارڈ سے جولی کے آفس کے بارے میں معلوم کیا تو اسے آفس کے بارے میں بتا دیا گیا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیدھی آفس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفس کا دروازہ بند تھا اور باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ جینی کو دیکھ کر اس مسلح آدمی نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا اور جینی اندر داخل ہوئی تو سامنے میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر جولی موجود تھی۔ وہ فون کا رسیور کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی اور جینی کو دیکھ کر وہ بے

اختیار چونک پڑی۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جینی تم اور یہاں"...... جولی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم سے کام پڑ گیا ہے"...... جینی نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مجھے فون کر دیتا تھا"...... جولی نے کہا۔

"فون پر یہ کام نہیں ہو سکتا تھا"...... جینی نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ جولی بھی میز کے پیچھے موجود کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئی۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گی"...... جولی نے کہا۔

"جو مرضی آئے پلا دو"...... جینی نے کہا تو جولی اٹھی اور سامنے موجود ریک میں سے اس نے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور سے نچلے ریک میں موجود گلاسوں میں سے اس نے دو گلاس اٹھائے اور پھر انہیں لا کر سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے شراب کی بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور پھر ایک گلاس اس نے جینی کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... جینی نے گلاس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا کام ہے جس کے لئے تمہیں خود یہاں آنا ہے"...... جولی نے دوسرا گلاس خود اٹھاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ سراگ میں باوجود کوشش کے دستیاب نہ

ہو سکے اور لامحالہ اب وہ لیبارٹری پر حملہ کریں گے جبکہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے تاکہ میں وہاں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر سکوں"...... جینی نے کہا۔

"تو اس سلسلے میں تمہاری میں کیا مدد کر سکتی ہوں"...... جولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی ایجنٹ ہو اس لئے تمہیں لامحالہ معلوم ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... جینی نے کہا تو جولی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا جینی تو پھر میں نائف کو نہ بتا دیتی۔ وہ بے چارہ اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنے کے چکر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے"...... جولی نے کہا۔

"دیکھو جولی۔ نائف مرد تھا اور مرد جب تم جیسی عورت کو دیکھے تو پھر اسے بھلا کس بات کا ہوش رہتا ہو گا اور تم نے اسے بھی لازماً یہی بات کہی ہو گی اور اس نے تم پر اعتبار کر لیا لیکن میں عورت ہوں اس لئے میں نے تو بہرحال معلوم کرنا ہے۔ تم میری دوست بھی ہو۔ پھر سلاکیہ اور اسرائیل دونوں کے مفادات میں یہ بات شامل ہے کہ لیبارٹری کی حفاظت ہو سکے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو سکے۔ اس صورت میں تمہیں کوئی بات نہیں چھپانی چاہئے"...... جینی نے کہا تو جولی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم تقریر اچھی کر لیتی ہو جینی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے اس

بارے میں معلوم نہیں ہے"...... جولی نے جواب دیتے ہوئے

"اوکے ۔ میں نے تمہاری بات مان لی ۔ اب میں ہوٹل میں ہوں تو کیا تم مجھے کوئی کمرہ نہیں دے سکتی جہاں میں کچھ دیر آرا لوں"...... جینی نے کہا۔

"اوہ ۔ پورا ہوٹل تمہارے لئے حاضر ہے"...... جولی نے کہا

"تو پھر آؤ اور ہوٹل کا سب سے اچھا کمرہ مجھے دکھا دو"...... نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"کیا میرا جانا ضروری ہے ۔ میں سپروائزر کو بلا کر تمہارے بھیج دیتی ہوں"...... جولی نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ میں اس میں کچھ ایسی تبدیلیاں کراؤں گی جن میں دوسروں سے نہیں کرنا چاہتی"...... جینی نے کہا۔

"اچھا چلو"...... جولی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دو آفس سے نکلیں اور ایک راہداری میں گھوم کر وہ ایک کمرے دروازے تک پہنچ گئیں ۔ آگے جولی تھی جبکہ جینی اس کے پیچھے جولی نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی ۔ جینی بھی کے پیچھے اندر داخل ہوئی ۔

"دیکھو ۔ کیسا کمرہ ہے"...... جولی نے کہا۔

"اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف اس لئے باہر کا شور کمرے میں سنائی نہیں دیتا"...... جینی نے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"اب بتاؤ کیا کیا تبدیلی کی ضرورت ہے"...... جولی نے کہا لیکن سرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر نیچے قالین پر جا گری ۔ نیچے گر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ جینی کی لات حرکت میں اور کنپٹی پر ضرب کھا کر اٹھتی ہوئی جولی ایک بار پھر چیختی ہوئی یچے گری اور ساکت ہو گئی۔

"تم مجھ سے زیادہ اونچا اڑنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ اب یکھوں گی کہ تم کیسے زبان نہیں کھولتی"...... جینی نے بڑبڑاتے وئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر جولی کو اٹھایا اور یک کرسی پر بٹھا دیا ۔ اس کے بعد اس نے ایک پردہ اتارا اور اس کی ی بنا کر اس نے جولی کو اس رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا ۔ وسرے لمحے اس نے جولی کے گالوں پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے ۔ وتھے یا پانچویں زوردار تھپڑ پر جولی چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی تو جینی یچھے ہٹی اور سامنے پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"...... جولی نے ہوش یں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"میں تو یہ چاہتی تھی کہ تم شرافت سے مجھے بتا دو گی لیکن تم نے جھے احمق بنانے کی کوشش کی ۔ اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ تم حمق ہو یا میں"...... جینی نے جیکٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاگل ہو گئی ہو ۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں کون

ہوں۔ یہاں میری کیا حیثیت ہے"...... جولی نے منہ بنات
کہا لیکن دوسرے لمحے جینی اٹھی اور خنجر ہاتھ میں پکڑے وہ
کرسی کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

"آخری بار کہہ رہی ہوں کہ بتا دو۔ ورنہ"...... جینی نے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم"...... جولی نے کہ
دوسرے لمحے اس کے منہ سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکل
کیونکہ جینی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور جولی کے گال
کی نوک نے ایک لمبا نشان ڈال دیا تھا۔

"میں تمہارا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ دوں گی۔ جلدی بتاؤ"
نے چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ مت مارو۔ بتاتی ہو
جولی نے کہا۔

"سچ بتاؤ سچ"...... جینی نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری اسی ہوٹل کے نیچے ہے"...... جولی نے کہا تو جینی
اختیار اچھل پڑی۔

"تم پھر جھوٹ بول رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جینی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں"...... جولی نے کہا۔

"کیا تم اسے کنفرم کرا سکتی ہو"...... جینی نے ہونٹ چ

نے کہا۔

"ہاں"...... جولی نے جواب دیا۔

"کراؤ"...... جینی نے کہا۔

"فون کا رسیور اٹھاؤ۔ میں نمبر بتاتی ہوں وہ نمبر ڈائل کرو۔ تمہارا
لیبارٹری سے ہو جائے گا۔ سیکورٹی انچارج رابنسن ہے۔ تم
اپنا تعارف کراؤ۔ وہ تمہیں کنفرم کر دے گا"...... جولی نے
ب دیا اور ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیئے۔ جینی نے ساتھ ہی میز پر
ے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
یئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں سلاکیہ سیکرٹ سروس کی چیف ایجنٹ جینی بول رہی
ہ آپ کون بول رہے ہیں"...... جینی نے کہا۔

"آپ کو یہ نمبر کس نے دیا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا

جولی نے"...... جینی نے جواب دیا۔

جولی سے میری بات کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جینی
سیور جولی کے کان سے لگا دیا۔

جولی بول رہی ہوں۔ یہ تم سے واقعی جینی بات کر رہی ہے جو
سیکرٹ سروس کی رکن ہے"...... جولی نے کہا۔

لیکن یہ کیا بات کرنا چاہتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"یہ کنفرم کرنا چاہتی ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"......
کہا۔

"ہیلو۔ آپ کون بول رہے ہیں"...... جینی نے رسیور
سے لگاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام رابنسن ہے اور میں سکیورٹی انچارج ہوں"
نے کہا۔

"یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... جینی نے پوچھا۔

"ہوٹل امپیریل کے نیچے۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا
جو ہسپتال میں تھے آپ نے ٹریس کر لئے ہیں یا نہیں"......
طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... جینی نے چونک کر

"مجھے جولی نے بتایا تھا"...... رابنسن نے کہا۔

"نہیں۔ وہ وہاں نہیں مل سکے اس لئے میں نے سو
لیبارٹری کے گرد نگرانی کروں۔ وہ لوگ بہرحال
گے"...... جینی نے کہا۔

"آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے مس جینی۔ لیبارٹری
نظام ایسا ہے کہ وہ لوگ کسی صورت بھی اسے تسخیر نہیں
رابنسن نے کہا۔

"بہرحال یہ میری ڈیوٹی ہے اور یہ کام میں نے کرنا

نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی اور اس نے جولی کی رسیاں کھول دیں۔

"آئی ایم سوری جولی۔ لیکن اگر تم پہلے ہی بتا دیتی تو یہاں تک نوبت نہ آتی"...... جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس عمارت کے باہر پہنچ گئی جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ شاید اندر ہال میں گئے ہی نہ تھے۔

"لیبارٹری اسی ہوٹل کے نیچے ہے اور اس کا علم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی ہو چکا ہے اس لئے وہ لازماً یہاں ریڈ کریں گے اس لئے اب ہم نے اس ہوٹل اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی بھرپور نگرانی کرنی ہے اور جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تم نے اسے گولی سے اڑا دینا ہے۔ سب نے دو شفٹوں میں کام کرنا ہے تاکہ چوبیس گھنٹے نگرانی ہو سکے۔ اپنا سامان اور اسلحہ نکال لو۔ اب ہم نے آپریشن مکمل ہونے تک اسی ہوٹل میں رہنا ہے"...... جینی نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے کار اور جیپ سے سامان کے بیگ نکالنے شروع کر دیئے۔

"مادام۔ آپ اپنے کمرے میں باقاعدہ آفس قائم کر لیں۔ ہم آپ کو باقاعدگی سے رپورٹیں دیتے رہیں گے"...... اس کے اسسٹنٹ مارک نے کہا تو جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی جولی کی مدد سے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ جینی نے ایک

کمرے کو اپنے آفس کے طور پر تیار کرا لیا تھا اور باقاعدہ ساتھیو
رپورٹیں لینے کے لئے خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی منگوا لیا ت
"تمہیں ویسے تکلیف کرنے کی ضرورت تو نہیں کیونکہ یہ
ویسے ہی ناقابل تسخیر ہے"...... جولی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہو گی۔ لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ بھی تو کرنا پڑے
جینی نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال اور کوئی کام میرے ذمے ہو
دو"...... جولی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے۔ البتہ ایک کام کرنا۔ اگر تمہارا رابط
پاکیشیائی ایجنٹوں سے کسی بھی سطح پر ہو جائے تو مجھے ضرور ا
دینا"...... جینی نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں سلاکیہ کی وفادار ہوں۔ پاکیشیا
کوئی تعلق نہیں ہے"...... جولی نے جواب دیا تو جینی نے مسک
ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور جولیا ایک کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کار
ی ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی اور اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر خاور
یٹھا ہوا تھا اور دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ چوہان کے پاس تھی
بکہ نعمانی سائیڈ سیٹ پر موجود تھا اور عقبی سیٹ کے نیچے اسلحے سے
ھرے ہوئے دو تھیلے پڑے ہوئے تھے جن پر کمبل ڈال دیا گیا تھا۔
ونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے سراگ سے باہر جانے والے
ستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔
"کہیں کوئی پبلک فون بوتھ نظر آئے تو کار روک دینا"۔ اچانک
ران نے کہا تو صدیقی اور خاور دونوں چونک پڑے۔
"کیوں"...... صدیقی نے بے اختیار ہو کر کہا۔
"اس لئے کہ میں نے فون کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا تو خاور اور جولیا دونوں بے اختیار ہنس پڑے جبکہ صدیقی

کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میرا مطلب تھا کہ یہ اچانک آپ کو کیسے خیال آ گیا" نے کہا۔

" خیال آتا ہی اچانک ہے۔پہلے اخبار میں اشتہار تو نہیں کہ فلاں وقت فلاں خیال آئے گا"...... عمران نے جواب قہقہوں سے گونج اٹھی۔

" ٹھیک ہے عمران صاحب۔میں کار روک دوں گا"...... نے ہنستے ہوئے کہا۔

" نیکی کا کام کرو گے"...... عمران نے جواب دیا۔

" صدیقی ٹھیک ہی تو پوچھ رہا ہے۔ تم نے کیسے ف ہے"...... جولیا نے صدیقی کے چہرے پر ابھر آنے والے شرم تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایک خاتون ہے جس کی آواز بے حد شیریں اور لہجہ مترنم ہے۔اس سے بات کرو تو باقی سارا دن طبیعت خوشگوار رہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس بے چاری کو تمہارے بارے میں معلوم نہیں ؛ تمہاری آواز سنتے ہی وہ تمہیں کاٹ کھانے کو دوڑتی"۔جولیا بناتے ہوئے کہا تو صدیقی اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑ

" اسے معلوم ہے کہ میں ابھی تک کنوارہ ہوں اور یہ ال ہے جس پر سینکڑوں خاندان مجھے جاب دینے کے لئے د

ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جاب۔کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا درست طور پر مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

" شادی بھی ایک جاب ہی ہے لیکن ساری عمر کرنا پڑتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ایک فون بوتھ آ رہا ہے"...... اچانک صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک فون بوتھ کے قریب روک دی تو عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا جبکہ اس کے ساتھی کار میں ہی بیٹھے رہے تھے۔دوسری کار بھی ان کے پیچھے رک گئی تھی۔عمران نے جیب سے سکے نکالے اور فون بوتھ میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" امپیریل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مائیکل بول رہا ہوں۔سراگ سے۔جولی سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔جولی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولی کی آواز سنائی دی۔

"جولی۔میں مائیکل بول رہا ہوں۔تم نے مجھے اور میری ساتھی کو

جس طرح سراگ کے ہسپتال پہنچایا ہے اور ہماری جانیں بچانے
لئے جو کوشش کی ہے اس کے لئے میں تمہارا دلی طور پر مش
ہوں۔ میں نے فون تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لئے کیا ہے"۔ عم
نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہاری زندگی تھی کہ تم بچ گئے۔
مشورہ ہے کہ اب تم واپس چلے جاؤ ورنہ ضروری نہیں کہ دوسری
بھی تمہیں چانس مل سکے"...... جولی نے کہا۔

" میں تمہارے احسان کے بدلے میں اتنا کر سکتا ہوں کہ تم
ہوٹل چھوڑ کر کسی دوسری جگہ شفٹ ہو جاؤ کیونکہ لیبارٹری تباہ
گی تو لامحالہ ہوٹل بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گا"...... عمران نے
تو دوسری طرف سے جولی کے طنزیہ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنا تو میں نے بہت
ہے لیکن آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سرو
مسخروں کا ٹولہ ہے۔ تم اور تمہاری ساتھی عورت شدید زخمی ہو
تمہارے چاروں ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور تم کہہ رہے ہو
لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی۔ ویسے لیبارٹری کا حفاظتی نظام علی
ہے اور اسے کسی طرح بھی بریک نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری بات
کہ اب تو سلاکیہ سیکرٹ سروس کی ایجنٹ جینی اپنے سیکشن سم
یہاں پہنچ چکی ہے اس لئے تم دونوں اگر ہوٹل تو کیا ہوٹل کے
گرد بھی کہیں نظر آئے تو دوسرا سانس نہیں لے سکو گے۔ اسی لئے

کہہ رہی ہوں کہ واپس چلے جاؤ اور اپنی زندگی بچ جانے کا شکر ادا
کرو"...... جولی نے کہا۔

" اوہ۔ اس قدر انتظامات۔ پھر تو واقعی واپس جانا پڑے گا۔ اوکے
شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آیا
اور واپس آکر کار میں بیٹھ گیا۔

" کس سے بات ہوئی ہے آپ کی"...... صدیقی نے پوچھا۔

" جولی سے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کرنا تھا کہ اس کی وجہ سے
میری اور جولیا دونوں کو نئی زندگیاں ملی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی جولی نے ہمیں سراگ کے بڑے ہسپتال پہنچا کر
احسان کیا ہے۔ میری طرف سے بھی شکریہ ادا کر دینا تھا"...... جولیا
نے کہا۔

" کر دیا ہے۔ اس نے ایک مشورہ بھی دے دیا ہے"۔ عمران نے
کہا۔

" کیا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" اس نے مشورہ دیا ہے کہ ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں۔ میرے
پوچھنے پر کہ اس نے یہ مشورہ کیوں دیا ہے تو اس نے بتایا کہ
سلاکیہ سیکرٹ سروس کی ایجنٹ جینی اپنے سیکشن سمیت ہوٹل پہنچ
گئی ہے اور ہوٹل اور اس کے گرد و نواح کے علاقے میں ان کی
نگرانی جاری ہے اس لئے جیسے ہی ہم وہاں پہنچے وہ ہمیں گولیوں سے
اڑا دیں گے اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کا حفاظتی نظام علیحدہ ہے

جو ناقابل تسخیر ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو نئی ایجنٹ وہاں پہنچ چکی ہے۔ ٹھیک ہے"۔ صدیقی نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

" کیا ٹھیک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ساتھ ہی اس سے بھی نمٹ لیا جائے گا"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں خواتین سے نمٹنے کے طریقے آتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے تو نہیں آتے لیکن مس جولیا سے پوچھ لیں گے"۔ صدیقی نے کہا۔

" عمران نے جو کچھ کہا ہے اس پر غور کرو صدیقی اور مجھے معلوم ہے کہ عمران نے فون اس لئے کیا ہے کہ تازہ ترین حالات کے بارے میں معلوم کر سکے اور اس نے معلوم کر لیا ہے کہ جینی اور اس کا سیکشن وہاں پہنچ چکا ہے اس لئے اگر ہم احمقوں کی طرح وہاں پہنچے تو چاروں طرف سے گھیر کر مار دیئے جائیں گے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

" آپ کی بات درست ہے مس جولیا۔ لیکن مشن تو بہرحال مکمل کرنا ہے"...... صدیقی نے کہا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" یہ سوچنا عمران کا کام ہے تمہارا نہیں"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ صدیقی بھی چیف ہے۔ چاہے فور سٹارز کا ہی ہی۔ بہرحال چیف تو ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے محسوس کیا ہے عمران کہ صدیقی اور اس کے ساتھی اس شن میں اس انداز میں کام کر رہے ہیں جیسے یہ مشن صرف ان کی مہ داری ہو اور ان کی وجہ سے ہی ہم دونوں پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ ر یہ ہمیں بتا دیتے کہ وہ زیرو پوائنٹ پر کرسٹوفر اور اس کے اتھیوں کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں تو کم از کم ہم حفاظتی نظامات ہی کر لیتے اور اب بھی جبکہ تم نے جولی کی بتائی ہوئی بات نہیں بتا دی ہے اس کے باوجود صدیقی کو سمجھ نہیں آ رہی کہ حالات کس نہج پر پہنچ چکے ہیں"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں ہا۔

" آئی ایم سوری مس جولیا۔ ٹھیک ہے جیسے آپ اور عمران احب کہیں گے ہم ویسے ہی کام کریں گے۔ اصل میں فور سٹارز کے ئے کام کرتے ہوئے ہمیں عادت سی پڑ گئی ہے اس انداز میں کام رنے کی"...... صدیقی نے فوراً ہی اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے کہا ونکہ یہ بات واقعی اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ ان کے کرسٹوفر کے لاف ایکشن کی وجہ سے عمران اور جولیا پر حملہ ہوا اور وہ ایک لحاظ ے یقینی موت سے بچ نکلے تھے۔

" تم نے تو صدیقی کو جھاڑ دیا۔ اب یہ تمہاری اس ٹیم جیسے تو یں ہیں کہ جو بیٹھے میرا منہ تکتے رہتے تھے کہ میں اب کیا کرتا

ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سرخ ہو گیا تھا۔

" تم خود ہی بنا دو اور سیکرٹ سروس کو ایک دوسرے کے لڑانے کی شیطانی کوششیں نہ کیا کرو۔ صدیقی اور فور سٹارز کے بھی ہمارے ہی ساتھی ہیں جیسے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ہیں صرف اس لئے تمہاری شکل دیکھتے رہتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے اگر انہوں نے تمہاری پلاننگ کے بغیر کچھ کیا تو نتیجہ تمہارے خلا بھی نکل سکتا ہے جیسے اب صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی وجہ نکلا ہے لیکن صدیقی کو معلوم ہی نہیں تھا کہ تم جیسا شیطانی ذ رکھنے والا مشنز پر کس انداز میں کام کرتا ہے اس لئے انہیں ضروری تھا"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا۔ آپ کی مہربانی۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہمار درمیان کوئی تفریق نہیں ہے اور ہم سب کا مقصد صرف پاکیشیا مفادات کا تحفظ ہے۔ بہرحال عمران صاحب اب ہم ویسٹ فیلڈ تھوڑے فاصلے پر رہ گئے ہیں اس لئے آپ بتائیں کہ ہم نے کیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ تم بھی جولیا کی باتوں میں آ گئے ہو۔ وہی جو تم نے سوچ رکھا ہے۔ ہمارا کیا ہے۔ ہم بہرحال تمہارے حق دعا کرتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ واقعی آپ کے ذہن سے ہمارا کوئی مق

نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ارے واہ۔ اگر تم لکھ کر یہ سرٹیفکیٹ دے دو تو میں اسے فریم کرا کر اپنے گلے میں لٹکا لوں گا لیکن اگر تم نے واقعی اس مشن پر کام کرنا ہے تو پھر کار کا رخ زیرو پوائنٹ کی طرف موڑ دینا تاکہ وہاں بیٹھ کر ہم اطمینان سے کوئی پلاننگ سوچ سکیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اس نے صدیقی سے درست کہا ہے۔ عمران کے ذہن میں لازماً کوئی منفرد نوعیت کی پلاننگ ہو گی اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ہی صدیقی نے کار کا رخ سائیڈ روڈ پر موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس احاطے کے سامنے پہنچ کر رک گئی جسے زیرو پوائنٹ کہا جاتا تھا اور جہاں کرسٹوفر کے خلاف انہوں نے آپریشن مکمل کیا تھا۔

" تمہارے ساتھی باہر رہیں گے تاکہ اچانک ہم بے چاروں پر کوئی آفت حملہ آور نہ ہو سکے۔ صرف تم ساتھ آؤ گے"...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے صدیقی سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران، جولیا سمیت اس احاطے میں داخل ہوا تو وہاں دو بڑے بڑے کمرے تھے جن میں سے ایک کی چھت ٹوٹی ہوئی تھی اور کمرے میں ملبہ گرا ہوا تھا جبکہ دوسرا کمرہ درست حالت میں تھا۔ کمرے میں ایک بڑی میز اور چند کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف ایک لکڑی کی الماری تھی جس کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے اور الماری کے تمام خانے خالی تھے۔ عمران اور جولیا کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے صدیقی

اندر داخل ہوا۔
" میں نے خاور، نعمانی اور چوہان کو نگرانی کے لئے باہر چھوڑ دیا
ہے"...... صدیقی نے کہا۔
" تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ تھی۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یہی کہ جولی کو ہوٹل سے اغوا کر کے لایا جائے اور پھر اس سے
لیبارٹری کا خفیہ راستہ معلوم کر کے اس راستے کے ذریعے لیبارٹری
میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا حاصل کر لیا جائے اور لیبارٹری کو
تباہ کر دیا جائے"...... صدیقی نے جواب دیا۔
" اب جبکہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہوٹل کے اندر اور
باہر نگرانی کر رہے ہیں تو تم نے کیا سوچا ہے"...... عمران نے کہا۔
"آخر وہ ہوٹل ہے عمران صاحب۔ وہاں لوگ تو آتے جاتے ہوں
گے۔ ہم بھی مسافروں کے روپ میں وہاں جائیں گے۔ البتہ اب یہ
ہو گا کہ جولی سے ہوٹل کے کسی کمرے میں ہی پوچھ گچھ کر لی جائے
گی"...... صدیقی نے کہا۔
"جولیا۔ اب تم بتاؤ کہ بطور ڈپٹی چیف تمہارے ذہن میں مشن
کی کیا پلاننگ ہے"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو
جولیا بے اختیار چونک پڑی۔
" تم لیڈر ہو اور تمہاری موجودگی میں مجھے کیا ضرورت ہے
پلاننگ کرنے کی"...... جولیا نے کہا۔

" صدیقی نے جو کچھ کہا ہے اس بارے میں تمہاری کیا رائے
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" سلاکیہ سیکرٹ سروس تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے اور لازماً
ب وہاں مسافروں کی انتہائی کڑی نگرانی ہو رہی ہو گی اس لئے یہ
لننگ مناسب نہیں ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔
" چلو تم فرض کر لو کہ میں اس مشن میں تمہارے ساتھ نہیں آیا
ر تم لیڈر ہو۔ پھر ان حالات میں جبکہ سلاکیہ سیکرٹ سروس بھی
ں موجود ہے، جولی بھی بطور چیف ایجنٹ اور لیبارٹری کا اپنا
اظتی نظام بھی موجود ہو تو تم کیسے مشن مکمل کرو گی"...... عمران
ے کہا۔
" تم آخر مجھ سے پوچھنے کے لئے کیوں بضد ہو رہے ہو۔ کیا تمہارا
ذہن ماؤف ہو چکا ہے"...... جولیا نے کہا۔
" ابھی ہوا تو نہیں لیکن صفدر نے اگر خطبہ نکاح یاد کر لیا تو
حال ہو جائے گا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو
دیقی بے اختیار ہنس پڑا۔
" تم پھر بکواس پر اتر آئے ہو۔ اس لئے میں بتا دیتی ہوں ورنہ
ہاری اس بکواس کا چرخہ نجانے کب تک چلتا رہے۔ مجھے یقین ہے
سلاکیہ سیکرٹ سروس کے لوگ تو باہر موجود ہوں گے لیکن جینی
ٹل کے اندر موجود ہو گی اس لئے جینی کو کور کر کے اس سے اس
ے آدمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اور جس

ٹرانسمیٹر پر اس نے رابطہ رکھا ہوگا اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے جیپی کی ہدایات پر اس کے آدمیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد جولی پر ہاتھ ڈالا جائے اور مشن مکمل کر جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ کیا شاندار پلاننگ ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے صدیقی۔ جو تمہارا جی چاہے کرو۔ میں جانوں اور چیف۔ میں اسے خود رپورٹ دے دوں گی کہ عمران کا ذہن زنگ آلود ہونے کی وجہ سے ماؤف ہو گیا تھا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ذہن میرا ماؤف ہو گیا اور شاندار پلاننگ تم نے بنا لی۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری ترکیب ایسی ہے جیسے بگلا پکڑنے کی مشہور ترکیب ہے کہ جہاں بگلا بیٹھا ہو اس کے عقب میں جا کر اس کے سر پر موم کی ٹکیہ رکھ دی جائے۔ گرمی کی وجہ سے جب موم پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑے گا تو بگلا اندھا ہو جائے گا تو اسے پکڑ لیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے ایسی تو کوئی پلاننگ نہیں بتائی جیسی بکواس تم کر رہے ہو"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہی ترکیب تو ہے۔ پہلے جیپی کو پکڑا جائے پھر جیپی کے ٹرانسمیٹر پر اس کے ساتھیوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے اور پھر انہیں ہلاک کر

دیا جائے۔ وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے ہوشیار اور ذہین نہ سہی بہرحال ہیں تو سیکرٹ سروس کے رکن"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے بڑے بے بسی کے انداز میں ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے کبھی نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

"عمران صاحب۔ میری اور مس جولیا کی پلاننگ آپ کو پسند نہیں آئی تو اب آپ اپنی پلاننگ بتا دیں"...... صدیقی نے کہا۔

"میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو چکا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"مس جولیا آپ کہاں جا رہی ہیں"...... صدیقی نے بھی اٹھتے ہوئے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سرے سے آدمی ہی نہیں ہے۔ دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنا اس کی پسندیدہ ہابی ہے۔ میں اس کے ساتھ اب ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتی۔ میں باہر کار میں بیٹھوں گی"...... جولیا نے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ عمران اطمینان سے بیٹھا رہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مس جولیا کو واقعی ناراض کر دیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"روٹھنے اور منانے کا علیحدہ لطف ہوتا ہے جناب چیف آف سٹارز صاحب"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار

ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ اب آپ بتا ہی دیں کہ ہم نے کیا کر ایسا نہ ہو کہ جینی کے آدمی یہاں پہنچ جائیں اور ہم بیٹھے پلا سوچتے رہ جائیں "...... صدیقی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ تم چیف ہو۔ تم کیوں منت کر ر چیف تو حکم دیا کرتے ہیں "...... عمران نے کہا تو صدیقی کے انداز میں ہنس پڑا۔

" صدیقی ۔ صورت حال بے حد پیچیدہ ہے ۔ جینی اور اس انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اب انہیں عام اند ٹریٹ کرنے کا نقصان ہمیں اٹھانا پڑے گا۔ میں اور جولیا دو حرکت نہیں کر سکتے اس لئے اس مشن میں ہم براہ راست شر نہیں کر سکتے۔ یہ مشن اب تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کرنا ہو گا "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم تیار ہیں عمران صاحب ۔ لیکن "...... صدیقی نے کہا۔

" کرسٹوفر نے جو تمہیں سپیشل راستہ بتایا تھا اس کا تعل پوائنٹ سے ہی تھا "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے بتایا تھا کہ اس ساتھ والے کمرے میں ج ملبہ پڑا ہوا ہے، کونے میں سے راستہ نکلتا ہے لیکن ا لیبارٹری سے جاتا ہے اور کرسٹوفر کے بارے میں اطلاع انہ چکی تھی اس لئے لامحالہ اب یہ راستہ انہوں نے سیلڈ کر دیا

صدیقی نے کہا۔

" اگر ایسا ہوتا تو اب تک یہاں بہت کچھ ہو چکا ہوتا۔ میں نے تمہیں یہاں اس لئے آنے کا کہا تھا اور اب تک وقت بھی اس لئے گزارا ہے تاکہ جو رد عمل ہو وہ سامنے آجائے ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تم نے کرسٹوفر سے راستے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں "...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن اب یہ راستہ کیسے کھولا جائے ۔ اگر یہاں ڈائنامنٹ استعمال کیا گیا تو دھماکہ ہوٹل تک سنائی دے گا اور سلاکیہ سیکرٹ سروس فوراً یہاں پہنچ جائے گی "...... صدیقی نے کہا۔

" اگر میں تمہیں راستہ کھول دوں تو باقی کام تو کر لو گے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ کیسے عمران صاحب۔ کیسے کھلے گا راستہ "...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اپنے ساتھیوں کو بلاؤ اور انہیں مشن کی تیاری کا حکم دے دو تاکہ جیسے ہی میں راستہ کھولوں تم فوراً آگے بڑھ سکو "...... عمران نے کہا تو صدیقی ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد نہ صرف خاور، نعمانی، چوہان اور صدیقی کمرے میں داخل ہوئے بلکہ ان کے ساتھ جولیا بھی تھی۔ شاید صدیقی نے اسے

ساری بات بتادی تھی۔

" جولیا۔ تم کار میں بیٹھو۔ تم نے اور میں نے ہوٹل
ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"مگر کیوں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" اس لئے کہ مشن مکمل ہو جانے کے باوجود ہمیں سا
سیکرٹ سروس کے اس سیکشن کا خاتمہ کرنا پڑے گا ورنہ ہماری وا
مشکل ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" انہیں کیسے پتہ چلے گا عمران صاحب جبکہ لیبارٹری اور ہو
کے درمیان کوئی رابطہ ہی نہیں ہے اور ہم نے نیچے ڈائنامیٹ
بلاسٹ نہیں کرنا۔ ہم نے صرف وہاں کی مشینری تباہ کرنی ہے
سائنس دانوں کو ختم کرنا ہے اور فارمولا واپس لے آنا ہے"۔ صد
نے کہا۔

" اوکے۔ اگر تمہارا پروگرام یہ ہے تو پھر ہمیں واقعی وہاں جانے
ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہیں رہ کر تمہاری واپسی کا انتظار کر
ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس کم
سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں پہنچ گیا۔ عمران کے سارے سا
عمران کی طرف اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبدہ
کو دیکھتے ہیں کہ نجانے وہ اب کون سا شعبدہ دکھائے گا جبکہ عم
کی آنکھیں اس کے حلقوں میں سرچ لائٹس کے انداز میں گھوم
تھیں۔

" تمہارے پاس زیرو نی سی ہے"...... عمران نے صدیقی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہے"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سفید رنگ کی پتی سی نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے پتی کے نچلے کنارے کے دونوں کونے جوڑے اور پتی کو دیوار کی جڑ میں رکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ یہ سائلنٹ بم تھا۔ اس میں سے آواز نہ نکلتی تھی جبکہ اس کی طاقت کسی بم سے کم نہ تھی۔ چند لمحوں بعد اچانک سٹک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر کمرے کے اس حصے کی زمین کسی تختے کے انداز میں اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا"...... صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" حیرت اور وضاحت بعد میں۔ پہلے جا کر مشن مکمل کرو"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صدیقی نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے اس تختے کے نیچے جاتی ہوئی سرنگ میں اترتا چلا گیا۔

" آؤ جولیا۔ اب تم اور میں مل کر آہ و زاریاں کریں"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے جولیا سے کہا۔

"کیا۔ کیا کریں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" وہ ایک مشہور شاعر نے بلبل سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ جس طرح تمہارا محبوب گلاب تمہیں لفٹ نہیں کراتا اسی طرح میرا محبوب

بھی مجھے لفٹ نہیں کرتا اس لئے آؤ دونوں مل کر آہ و زاریاں کر
تم ہائے گل پکارو اور میں ہائے دل"...... عمران نے کمرے سے نکلتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ ہمارے سا
اس وقت موت کے دہانے میں ہیں اور تمہیں یہ بکواس سوجھ
ہے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ مل کر آہ و زاریاں کریں"۔ عم
نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا صدیقی اور دوسرے ساتھی رسک
ہیں"...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سو فیصد رسک میں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے انہیں کیوں بھیجا ہے"...... جولیا نے اور ز
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سونا کٹھالی میں پڑنے کے بعد ہی کندن بنتا ہے۔ صفدر اور
کے ساتھی تو بہت عرصہ سے کندن بن چکے ہیں۔ اب ان کی بار
ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے ان کے پیچھے جانا چاہئے"...... جو
نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ زیادہ خطرے میں گھر جائیں گے۔
میرے ساتھ۔ ہم نے ہوٹل جانا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا۔

"مگر وہاں تو وہ سلاکیہ سیکرٹ سروس"...... جولیا نے کہا۔

"ہم دونوں نئے میک اپ میں ہیں اور ہمارے پاس کار بھی موجود ہے اور مسافر بہرحال وہاں آتے جاتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"لیکن ہمارے ساتھی تو ادھر سے ہی واپس آئیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"جلدی کرو۔ جتنا وقت ضائع ہو گا اتنی ہی آہ و زاریاں کا سکوپ بڑھتا جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور عمران نے ایک جھٹکے سے کار کو آگے بڑھا دیا اور پھر وہ اسے موڑ کر خاصی تیز رفتاری سے سڑک کی طرف دوڑاتا چلا گیا۔

جینی اپنے کمرے میں موجود تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور جولی اندر داخل ہوئی۔

"اوہ تم۔ آؤ"...... جینی نے چونک کر کہا تو جولی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کا فون آیا تھا۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں"...... جولی نے کہا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔

"فون۔ کب۔ کیا کہہ رہا تھا وہ"...... جینی نے چونک کر پوچھا۔

"وہ سراگ سے بات کر رہا تھا اور میرا شکریہ ادا کر رہا تھا کہ میری وجہ سے اس کی اور اس کی ساتھی عورت کی جانیں بچ گئی ہیں"...... جولی نے کہا۔

"پھر تم نے کیا کہا"...... جینی نے پوچھا۔

"میں نے اسے بتایا کہ میں نے ان پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اپنے ہوٹل کی ساکھ بچانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اب یہ ان کی قسمت کہ وہ بچ گئے"...... جولی نے کہا۔

"کاش تم ایسا نہ کرتی تو پھر یہ خطرناک لوگ ختم ہو جاتے"۔ جینی نے کہا۔

"اگر میں ایسا نہ کرتی تو ساری دنیا کو پتہ چل جاتا کہ لیبارٹری اس ہوٹل کے نیچے ہے"...... جولی نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا مطلب"...... جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اس جیسے ایجنٹ کی یہاں موت سب کو بتا دیتی۔ ایسے ایجنٹ عام حالات میں نہیں مارے جاتے"...... جولی نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ بہرحال اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا لیکن تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ اب کیا کریں گے"۔ جینی نے کہا۔

"یہ لوگ اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کوشش کے دوران ہلاک ہو جائیں گے"...... جولی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود مخصوص ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جینی چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مارک کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ جینی بول رہی ہوں ۔ اوور"...... جینی نے کہا۔

" مادام ۔ ابھی ایک کار ہوٹل پہنچی ہے جس میں ایکریمین جوڑا ہے لیکن مجھے یہ جوڑا مشکوک محسوس ہو رہا ہے ۔ اوور"...... مارک نے کہا۔

" تمہیں کیسے شک ہوا ۔ اوور"...... جینی نے کہا۔

" مادام ۔ یہ دونوں بظاہر بالکل ٹھیک اور صحت مند لگتے ہیں لیکن کار سے باہر آنے اور ہوٹل کے آفس تک جاتے ہوئے وہ ایسی اداکاری کر رہے تھے جیسے وہ شدید زخمی ہوں یا بیمار ہوں ۔ اوور"...... مارک نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کہاں ہیں وہ دونوں اس وقت ۔ اوور"...... جینی نے چونک کر کہا۔

" انہوں نے ہوٹل کے کمرہ نمبر گیارہ اور بارہ بک کرائے ہیں ۔ البتہ وہ دونوں اس وقت کمرہ نمبر گیارہ میں ہی موجود ہیں ۔ اوور"۔ مارک نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ نگرانی جاری رکھو ۔ اوور اینڈ آل"...... جینی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ کیا بات ہوئی جینی"...... جولی نے کہا۔

" مارک بے حد تیز آدمی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں وہی ہیں جنہیں تم نے ہسپتال بھجوایا تھا"...... جینی نے کہا۔

" اوہ ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ علی عمران اور اس کی ساتھی

عورت"...... جولی نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ ابھی فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر یہ دونوں وہی ہیں تو یہ خود چل کر موت کے دہانے میں آ گئے ہیں"...... جینی نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولی بھی ہونٹ بھینچ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کمرہ نمبر گیارہ کے دروازے کے سامنے موجود تھیں۔ جینی نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک عورت موجود تھی جو انہیں دیکھ کر ایک طرف ہٹ گئی۔

" کیا ہم اندر آ سکتے ہیں"...... جینی نے کہا۔

" آؤ"...... اس عورت نے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو اسی لمحے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اسے دیکھ کر جولی کے ہونٹ مزید بھنچ گئے کیونکہ ان دونوں کا قد و قامت واقعی وہی تھا۔ عمران اور اس کی ساتھی عورت جیسا۔

" کیا ہوا۔ کیا آپ کو کوئی کمرہ نہیں مل سکا"...... آنے والے نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام جینی ہے اور میں سلاکیہ سیکرٹ سروس کی رکن ہوں اور یہ ہوٹل کی مینجر جولی ہے"...... جینی نے اپنا اور جولی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان دونوں کے چہروں پر اس کا تعارف سن کر معمولی سی تبدیلی بھی

نظر نہ آئی تھی۔

" اوہ۔ تو ایسے ہوتے ہیں سیکرٹ سروس کے رکن۔ واہ۔ پھر سیکرٹ سروس کو مقابلہ حسن میں حصہ لینا چاہئے۔ تشریف رکھیں میرا نام مارشل ہے اور یہ میری ساتھی ہے ماریا۔ ہم دونوں کا تعلق ایکریمیا کی نیشنل یونیورسٹی سے ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" تو تم ہو علی عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے خطرناک رکن"...... جینی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" یہ کیا کر رہی ہو جینی۔ یہ ہوٹل کے معزز مہمان ہیں"۔ جولی نے کہا۔

" باہر جاؤ اور جا کر میرے ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو"۔ جینی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ کیا مطلب"...... جولی نے چونک کر کہا۔

" میں نے انہیں پہچان لیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں اور یہ دونوں میک اپ میں ہیں۔ جلدی کرو ورنہ"...... جینی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو جولی تیزی سے مڑنے لگی۔

" ایک منٹ مس جولی"...... اچانک مارشل نے کہا تو جولی جیسے ہی مڑی اچانک اس کے ساتھ کھڑی ہوئی عورت کا بازو حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے جینی بے اختیار اچھل کر چیختی ہوئی پیچھے ہٹی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جینی اچھل کر نیچے

گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔ جولی کا چہرہ سرسوں کے پھول کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا"...... جولی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" جولی تم نے دیکھا کہ میری ساتھی عورت کسی کا لحاظ نہیں کرتی اور مجھے معلوم ہے کہ اس کمرہ نمبر گیارہ سے لیبارٹری کو ایک خفیہ راستہ جاتا ہے اس لئے اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو وہ راستہ بتا دو"...... مارشل نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا تم واقعی علی عمران ہو"...... جولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے ساتھی لیبارٹری میں داخل بھی ہو چکے ہیں اس لئے اب تم اس راستے کو مزید چھپا کر کوئی فائدہ نہ حاصل کر سکو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے ساتھی کیسے لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں"...... جولی نے چونک کر کہا۔

" زیرو پوائنٹ والے راستے سے۔ کرسٹوفر نے زبان کھول دی تھی"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو تمہارے ساتھی اب تک ہلاک بھی ہو چکے ہوں گے"...... جولی نے اس اعتماد بھرے لہجے میں کہا کہ جولیا

بے اختیار اچھل پڑی۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے جانے کا راستہ بتا دو"
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری عمران۔ میں سلاکیہ اور اسرائیل سے غداری نہیں کر
سکتی۔ تم بے شک مجھے گولی سے اڑا دو"...... جولی نے کہا۔

"چلو اتنا بتا دو کہ کیا واقعی یہ راستہ اس کمرہ نمبر گیارہ سے ہی جاتا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہیں سے جاتا ہے۔ نجانے تم نے کیسے معلوم کر لیا"
جولی نے کہا۔

"اس کمرے کی مخصوص ساخت کی وجہ سے"...... عمران نے
کہا۔

"بہرحال میں نہیں بتا سکتی"...... جولی نے کہا۔

"بتاؤ ورنہ"...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جولیا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ
گھمایا تو جولی کنپٹی پر انگلی کی مخصوص ہک کی ضرب کھا کر چیختی ہوئی
اچھلی اور نیچے فرش پر گر کر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش
کی ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی
دوسری ضرب کی وجہ سے وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔

"کیا واقعی اس کمرے سے راستہ جاتا ہے"...... جولی کے جانے

ہوش ہوتے ہی جولیا نے کہا۔

"ہاں آؤ۔ جب ہم پہلے یہاں موجود تھے تو میں نے پورے ہوٹل
کا جائزہ لیا تھا اور اس وقت مجھے اس کمرے کی خصوصی ساخت کی وجہ
سے اس پر شک پڑا تھا اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ کمرہ خالی
تھا۔ شاید صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو ہماری ضرورت ہو"۔
عمران نے کہا۔

"لیکن ان دونوں کا کیا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"چھوڑو انہیں۔ یہ دونوں پڑی رہیں۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور
تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے دروازہ اندر سے لاک
کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بھی باتھ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

صدیقی اور اس کے ساتھی سرنگ میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سرنگ کچھ گہرائی میں جانے کے بعد اب آگے سیدھی ہو گئی تھی۔ سرنگ سنسان اور خالی پڑی ہوئی تھی اور اس میں باقاعدہ تازہ ہوا اور روشنی کے راستے بنائے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی انہیں نہ گھٹن محسوس ہو رہی تھی اور نہ ہی یہاں گھپ اندھیرا تھا۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

"یہ سرنگ ہے یا شیطان کی آنت"...... خاور نے کہا۔

"زیرو پوائنٹ سے ہوٹل تک جتنا فاصلہ ہے اتنی طویل سرنگ تو بہرحال ہو گی"...... صدیقی نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر طویل سرنگ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہوٹل سے باہر قریب ہی اس کا دہانہ بنایا جا سکتا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"یہی تو اصل ڈاج ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب نے جس طرح اس سرنگ کا دہانہ کھولا ہے وہ حیرت انگیز ہے"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"عمران صاحب ایسے ہی حیران کن کام کرتے ہیں۔ وہ زخمی ہونے کی وجہ سے ساتھ نہیں آئے"...... صدیقی نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرنگ اب اوپر کو اٹھنا شروع ہو گئی تھی اور پھر اچانک انہیں دور سے ایک ٹھوس دیوار نظر آنے لگ گئی۔

"اوہ۔ اس کا راستہ تو بند ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ راستہ کھلا ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک ہماری آوازیں وہاں پہنچ چکی ہوتیں"...... خاور نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دیوار کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

"میگا بم نکالو۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا تو چوہان نے جیب سے ایک چوکور ڈبیہ سی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے اسے دیوار کی جڑ میں رکھ کر اس کے درمیان میں ابھری ہوئی ایک کیل کو انگوٹھے سے مخصوص انداز میں تین بار دبایا اور پھر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور سرنگ میں گرد و غبار سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب غبار چھٹا تو سامنے کی دیوار

آدھی سے زیادہ ٹوٹ چکی تھی۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس میں ایک میز اور دو کرسیاں موجود تھیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ صدیقی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کمرے کی مقابل دیوار میں موجود دروازے کو کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو دوسری طرف ایک مختصر سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"آؤ" ...... صدیقی نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اسی راہداری میں پہنچ اور پھر ابھی وہ اس موڑ تک نہ پہنچے تھے کہ اچانک راہداری کی چھت سے سرخ رنگ کی روشنی نکلی اور اس کے ساتھ ہی صدیقی کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے ذہن پر اچانک سیاہ چادر ڈال دی ہو اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی کی کرنیں داخل ہوتی ہیں اس طرح صدیقی کے ذہن میں بھی روشنی پھیلنے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے چونک کر اپنے آپ کو اس طرح آگے بڑھانا چاہا جیسے وہ سرخ روشنی پڑنے سے پہلے آگے بڑھ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ وہ اب اس راہداری کی بجائے ایک چھوٹے سے کمرے میں فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے۔ اس نے نظریں گھمائیں تو اس کے ساتھ ہی خاور، نعمانی اور چوہان بھی اسی حالت میں موجود تھے۔ ان کے دونوں پیروں کو بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا اور اس کے ساتھی بھی ہوش میں آنے لگے

مراحل سے گزر رہے تھے۔ کمرے میں نہ کوئی فرنیچر تھا اور نہ ہی کوئی آدمی البتہ ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ...... خاور کی آواز سنائی دی۔

"شکر کرو زندہ ہیں" ...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جو درمیانے قد لیکن قدرے پھیلے ہوئے جسم کا مالک تھا۔ اس دوسرے نوجوان کے ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ پہلے اندر آنے والا نوجوان خالی ہاتھ تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا" ...... خالی ہاتھ والے نوجوان نے کہا۔

"تم کون ہو۔ پہلے تعارف تو کراؤ" ...... صدیقی نے کہا۔

"میرا نام رابنسن ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے بروک اور سنو۔ ہم نے تمہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ تم لوگ جس راستے سے لیبارٹری میں داخل ہوئے ہو اس راستے کے بارے میں تمہیں کس نے بتایا ہے اور دوسری بات یہ کہ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے" ...... رابنسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے" ...... صدیقی نے کہا۔

"تم باندھنے کی بات کر رہے ہو۔ اگر تم نے فوری طور پر مجھے مطمئن نہ کیا تو تمہیں گولی مار دی جائے گی" ...... رابنسن نے تیز

لہجے میں کہا۔

" ہمارا تعلق اسرائیل سے ہے"...... صدیقی نے کہا تو رابن بے اختیار اچھل پڑا۔

" اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے" رابنسن نے کہا۔

" پاکیشیا سے۔ وہ کیسے "...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

" یہ ٹھیک ہے کہ تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے او بھی ٹھیک ہے کہ پہلے چاروں پاکیشیائی ایجنٹوں کو جلا کر راکھ بنا گیا تھا۔ گو میرا اسسٹنٹ اس بات کو تسلیم نہ کرتا تھا لیکن معلوم ہے کہ بلاسٹنگ ریز چارج ہوئی تھیں لیکن اب تم نے طرح اسرائیل کا نام لیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میر اسسٹنٹ بروک کی بات درست ہے۔ اسرائیلی ایجنٹ کبھی ا آپ کو ظاہر نہیں کرتے "...... رابنسن نے کہا۔

" جب یہ لیبارٹری ہی اسرائیل کی ہے تو پھر ہم کیوں نہ اپنے کو ظاہر کریں۔ یہ تو تم نے حماقت کی ہے کہ ہمیں اس طرح با کر رکھا ہوا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" بس۔ بہت ہو چکی۔ بروک ان سب کو گولیوں سے اڑا رابنسن نے یکلخت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... بروک نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرتا صدیقی کا جسم یکلخت ہوا میں

لیکن دوسرے لمحے سر کی آواز کے ساتھ ہی وہ ایک شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے آگرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ رابنسن کے قہقہے سے گونج اٹھا۔ صدیقی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک عقب میں بندھے ہوئے تھے اور دونوں پیر بھی لیکن چونکہ رابنسن نے مشین گن کے فائر کا آرڈر دے دیا تھا اس لئے اس نے اسی حالت میں حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے تاکہ وہ بھی حرکت میں آسکیں لیکن صدیقی کو اس طرح دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے دیکھ کر وہ بے اختیار رک گئے تھے۔ اس دوران صدیقی ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" تمہارا کیا خیال تھا کہ تمہاری موت اس قدر آسان ہو گی۔ نہیں۔ یہ تو صرف کنفرمیشن کے لئے تھا۔ اگر تم حرکت میں نہ آتے تو مجھے بھی تمہارے بارے میں سوچنا پڑتا لیکن تم نے حرکت میں آکر معاملات کو کنفرم کر دیا ہے۔ اب تمہاری موت عبرتناک ہو گی"...... رابنسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے اس کا اسسٹنٹ بروک بھی مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازے سے باہر جا چکے تھے۔

" عجیب سسٹم ہے یہاں "...... خاور نے کہا۔

" جلدی کرو۔ اپنی پشت میری طرف کرو"...... صدیقی نے مینڈک کی طرح اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو خاور نے اچھل کر اپنی

پشت اس کی طرف کی اور پھر دونوں ایک دوسرے کے قریب پہنچ کر رک گئے اور صدیقی کی انگلیوں نے تیزی سے خاور کی کلائیوں پر موجود رسی کی گانٹھ تلاش کرنا شروع کر دی۔ چند ہی لمحوں بعد خاور کی کلائیاں آزاد ہو چکی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے جھکا اور اس نے اپنے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھول دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے صدیقی کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنا شروع کر دی۔ پھر وہ تیزی سے نعمانی کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی نے اپنے ہاتھ آزاد ہوتے ہی اپنے پیروں میں موجود رسی کھولی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے چوہان کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ہی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اب اس شیشے کی دیوار کا کیا کریں"...... خاور نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا"...... صدیقی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ واقعی کچھ کرتے اچانک کمرے کی چھت کے درمیان سٹک کی آواز سے ایک خانہ کھلا اور دوسرے لمحے اس میں سے براؤن رنگ کا غبار سا نکل کر کمرے میں پھیلتا چلا گیا۔ یہ غبار اس حصے میں تھا جس حصے میں صدیقی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"سانس روک لو"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹ کر تیزی سے دیوار سے لگ گیا اور اس نے سانس روک لیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید انہیں بے ہوش کر دینے والی

گیس سے بے ہوش کیا جا رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم آگ میں ڈال دیئے گئے ہوں"...... اچانک نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بے اختیار اپنے لباس نوچنا شروع کر دیئے۔ ان کی حالت یکلخت خراب ہونے لگ گئی تھی۔ غبار تو اب غائب ہو چکا تھا لیکن انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسم آگ میں تبدیل ہو گئے ہوں اور ان کے جسموں سے دھواں نکلنا شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی بے اختیار انہوں نے اپنے لباس اتار کر ایک طرف پھینکنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد وہ سب زیر جاموں میں کھڑے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی حالت بے حد خراب تھی۔ آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی ان کا گوشت گل سڑ کر مائع بن کر بہنا شروع ہو جائے گا۔ دماغ پھٹنے کے قریب پہنچ گئے تھے کہ اچانک شرر کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں زرد رنگ کا غبار پھیلنا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے اچانک انہیں کسی نے برف کے بلاک میں دفن کر دیا ہو اور وہ سب پاگلوں کی طرح فرش پر پڑے ہوئے اپنے لباسوں کی طرف جھپٹے اور پھر جس تیزی سے اور پھرتی سے انہوں نے لباس پہنے تھے اس تیزی اور پھرتی کا صرف تصور ہی کیا جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود سردی اس قدر زیادہ تھی کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا

تھا جیسے چند لمحوں بعد ان کے جسموں میں دوڑتا ہوا خون منجمد ہو ک برف کے ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ ان کے جسم اس بری طرح کانپنے لگ گئے تھے جیسے انہیں جاڑے کا انتہائی تیز بخار چڑھ گیا ہ لیکن پھر جیسے یکلخت حالات نارمل ہونا شروع ہو گئے اور شدید سردی خاتمہ ہونا شروع ہو گیا۔ گو اس کے باوجود ان کے جسم ابھی تک کانپ رہے تھے لیکن پھر بھی اس خوفناک سردی کا احساس اب ختم ہو گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس شدید گرمی اور شدید سردی نے مل کر ان کے جسموں میں موجود ہ قسم کی توانائی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ وہ سردی سے بچنے کے لئے کمرے کے کونے میں سمٹ گئے تھے اور ابھی تک اس کونے میں ہی موجود تھ اور حالات نارمل ہوتے ہی ان کے جسم اس طرح بے جان ہو ک فرش پر گرتے چلے گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے زمی کی طرف ڈھلکتے ہیں۔

"یہ سب کیا ہے"...... صدیقی کے منہ سے کانپتی ہوئی آہستہ س آواز نکلی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے اعصاب کو آزمایا جا ر ہے"...... خاور نے آہستہ سے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد کمرے دروازہ کھلا اور رابنسن اور بروک اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے چہروں پر مسرت اور فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"دیکھا تم نے بروک۔ کیا حالت ہے ان کی"...... رابنسن ک

آواز ان کے کانوں میں پڑی۔

"وہ تو ٹھیک ہے باس۔ لیکن یہ ہلاک تو بہر حال نہیں ہوئے"۔ بروک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہلاک کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے بروک۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں اور میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے کہ یہ لوگ مافوق الفطرت قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ سینکڑوں گولیاں کھا کر بھی بچ جاتے ہیں اور بڑے سے بڑا تشدد بھی انہیں نہیں توڑ سکتا اس لئے میں ان کے ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس بات کو آزمانا چاہتا تھا اور لیبارٹری میں ایسے انتظامات میں نے پہلے ہی کر رکھے تھے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ فارمولا چونکہ پاکیشیا سے حاصل کیا جانا ہے اس لئے لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے آئے گی"۔ رابنسن نے کسی ریسرچ سکالر کے انداز میں جواب دیا۔

"باس۔ میں تو ایک بات جانتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی لاش میں تبدیل نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ خطرناک رہتا ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی انہیں لاشوں میں تبدیل کر دیتا ہوں"...... بروک نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ان خوفناک تجربات کے باوجود یہ ابھی لاشوں میں تبدیل نہیں ہوئے"...... رابنسن نے کہا۔

"باس۔ یہ زندہ ہیں اور زندہ کو کیسے لاش کہا جا سکتا ہے"۔

بروک نے کہا۔

" یہ لاشوں سے بھی زیادہ بدتر حالت میں ہیں۔ یہ اپنی انگلی بھی حرکت میں نہیں لا سکتے۔ اگر کہو تو تمہیں اس کا تجربہ کراؤں"۔ رابنسن نے کہا۔

" کیسا تجربہ باس"...... بروک نے کہا۔

" تم جا کر الماری سے کوڑا نکال لاؤ۔ میں یہ شیشہ ہٹا دیتا ہوں۔ تم ان پر کوڑے برساؤ۔ پھر دیکھو کہ ان کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔ تم بالکل ایسے محسوس کرو گے جیسے تم لاشوں پر کوڑے برسا رہے ہو"...... رابنسن نے کہا۔

" کیا واقعی باس"...... بروک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ بے شک تجربہ کر لو"...... رابنسن نے کہا۔

" میں کوڑا لے آتا ہوں"...... بروک نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا تم نے میرے تجربات نے تمہیں کس طرح حقیر کینچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پہنچا دیا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ تمہاری قوت ارادی اور تمہاری اعصابی طاقت بے پناہ تھی لیکن شدید ترین گرمی اور پھر اچانک شدید ترین سردی نے تمہاری رگوں کو پھیلا کر جب فوراً سکیڑ دیا تو تمہارے جسموں میں خون کی روانی نہ ہونے کے برابر ہو گئی اس لئے اب تم لاشوں سے بھی بدتر حالت میں ہو۔ زندہ رہتے ہوئے بھی مردوں کی طرح۔ ہا۔ ہا ہا"...... رابنسن نے ہذیانی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے

وہ انہیں اس حالت میں پہنچا کر واقعی انتہائی محظوظ ہو رہا ہو۔

" یہ شیشہ ہٹائے تو ہمیں حرکت میں آنا ہو گا۔ ہر قیمت پر اور ہر صورت میں"...... صدیقی نے آہستہ سے کہا۔ وہ کوشش کے باوجود اس سے اونچا نہ بول پا رہا تھا۔

" لیکن ہم سے بولا بھی نہیں جا رہا حرکت کیا کریں گے۔ ہم تو واقعی زندہ لاشیں بن چکے ہیں"...... خاور نے جواب دیا۔

" جو کچھ بھی ہو۔ ہم نے حرکت میں آنا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہی سبق دیا گیا ہے کہ جب تک سانس ہے تب تک جدوجہد ضرور کی جائے"...... صدیقی نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور بروک اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوفناک کوڑا تھا جبکہ اس نے مشین گن اب کاندھے سے لٹکا رکھی تھی۔

" اب جا کر جس قدر جی چاہے ان پر کوڑے برساؤ۔ چاہو تو کوڑوں سے ان کی بوٹیاں اڑا دو۔ اب یہ حقیر کینچوؤں سے بھی بدتر ہو چکے ہیں"...... رابنسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جہاں وہ کھڑا تھا اس نے اپنا دایاں پاؤں زور سے زمین پر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی شیشہ زمین میں غائب ہوتا چلا گیا۔ اب بروک کوڑا چٹخاتا ہوا اس کونے کی طرف بڑھنے لگا جہاں صدیقی اور اس کے ساتھی سمٹے ہوئے پڑے تھے۔ چونکہ ان کے لباسوں کی جیبیں پہلے ہی خالی کر دی گئی تھیں اس لئے ان کے پاس کسی قسم کا کوئی ہتھیار ہی نہ تھا۔ قریب پہنچ کر بروک ایک لمحے کے لئے رک گیا جبکہ رابنسن اس جگہ

سے ہٹ کر سائیڈ پر اس طرح کھڑا ہو گیا تھا جیسے اب وہ اس دلچسپ تماشہ سے پوری طرح محظوظ ہونا چاہتا ہو۔ دوسرے لمحے بروک کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خوفناک کوڑے کی ضرب بیک وقت صدیقی، خاور اور چوہان کے جسموں پر پڑی اور ان کا لباس پھٹتا چلا گیا۔

"واقعی باس یہ تو زندہ لاشیں بن چکے ہیں"...... بروک نے مڑ کر رابنسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اچانک چوہان نے ایک زور دار جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ شاید وہ پوری قوت لگا کر اس بروک پر چھلانگ لگانا چاہتا تھا لیکن پوری طرح حرکت نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ درمیان میں ہی ایک دھماکے سے فرش پر گر گیا۔

"ارے۔ تم میں ابھی ہمت ہے"...... رابنسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اسی لمحے بروک کا ہاتھ مشین جیسی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے پے در پے کئی بار سامنے پڑے ہوئے چوہان پر کوڑے برسانا شروع کر دیئے۔ چوہان کا جسم جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ چہرے پر بھی زخم آ گئے۔ اسی لمحے صدیقی نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر بروک سے تو نہ ٹکرا سکا البتہ اس کے پیروں کے قریب ایک دھماکے سے گر گیا اور بروک بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یکلخت چوہان ایک بار پھر اچھلا اور اس بار وہ بروک سے ٹکرا جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن چونکہ یہ ٹکراؤ اس قدر

کمزور تھا کہ بروک کو اس نے مزید دو قدم پیچھے ہٹنے کے اور کوئی نقصان نہ پہنچ سکا اور پھر صدیقی اور چوہان دونوں کے جسموں کے واقعی پرخچے اڑتے نظر آنے لگے کہ یکلخت خاور ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس طرح دوڑتا ہوا بروک کی طرف بڑھا جیسے کوئی وحشی سانڈ پوری قوت سے دشمن کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ ٹانگیں اکڑی ہوئی تھیں اور اس کا اوپر کا جسم بالکل کسی نیزے کی طرح سیدھا نظر آ رہا تھا۔ شاید وہ اپنے جسم کو اپنی بے پناہ قوت ارادی سے اکڑائے ہوئے دوڑ رہا تھا۔ چوہان اور صدیقی پر ہونے والے بے پناہ تشدد کی وجہ سے وہ اس وقت مافوق الفطرت انداز میں دوڑ رہا تھا اور اسے اس انداز میں دوڑتے دیکھ کر نہ صرف بروک کا ہاتھ رک گیا بلکہ اس کے کافی پیچھے کھڑے ہوئے رابنسن نے بھی بے اختیار جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن اس سے پہلے کہ خاور بروک تک پہنچتا اچانک انتہائی بری طرح زخمی صدیقی کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے بروک کی ایک ٹانگ کو پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچ لیا اور بروک جو خاور کو حیرت سے اس انداز میں دوڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا یکلخت چیختا ہوا پشت کے بل نیچے گرا جبکہ خاور اسی طرح دوڑتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت کسی ایسے پرندے کی طرح اچھلا جو دوڑ کر اور چھلانگ لگا کر ہوا میں بلند ہوتا ہے اور رابنسن جو جیب سے مشین پسٹل نکال چکا تھا چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر جا گرا اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل

نکل کر دور کمرے کے کونے میں جا گرا جبکہ اسی لمحے بروک نے نیچے گر کر تیزی سے کروٹ بدلی اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ انتہائی زخمی چوہان نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ کھینچ لی اور بروک ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ رابنسن سے ٹکرا کر خاور یکلخت زمین پر اسی اکڑے ہوئے انداز میں کروٹیں بدلتا چلا گیا اور پھر جب تک رابنسن اور بروک اٹھتے خاور بروک کے کاندھے سے نکل کر گرنے والی مشین گن جھپٹ چکا تھا۔

"خبردار"...... اچانک خاور نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا تو رابنسن اور بروک دونوں جو اب اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے یکلخت مجسموں کی طرح ساکت ہو گئے۔ ان کے چہروں پر بے پناہ حیرت تھی۔ یکلخت بروک نے خاور پر چھلانگ لگائی کیونکہ خاور اسی طرح اکڑے ہوئے انداز میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے اکڑے ہوئے ہاتھوں میں مشین گن موجود تھی اس لئے شاید بروک نے یہ سمجھا تھا کہ اس پوزیشن میں خاور اچانک فائر نہ کھول سکے گا اور وہ اس کے ہاتھوں سے مشین گن چھین لینے میں کامیاب ہو جائے گا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی بروک چیختا ہوا پلٹ کر سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی رابنسن نے یکلخت دروازے کی طرف دوڑ لگا دی لیکن خاور کی مشین گن گھومی اور رابنسن بھی پشت پر گولیاں کھا کر چیختا ہوا اچھل کر دروازے کے سامنے ہی جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"صدیقی اور چوہان دونوں بے ہوش ہو چکے ہیں"...... خاور کو انک نعمانی کی آواز سنائی دی تو خاور نے اپنے جسم کو اٹھانے کی شش کی لیکن پھر اچانک وہ نیچے گرا اور اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی یں۔ شاید اپنے جسم کو اکڑائے رکھتے ہوئے وہ جس قدر قوت لگا چکا ا وہ اب اپنی حد سے کراس کر چکی تھی اس لئے اس کا رد عمل یہی ہوا ہ وہ بے ہوش ہو گیا اور نعمانی اٹھنے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر آہستہ ستہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کا جسم اس طرح جھول رہا تھا یے اس نے دس بارہ بوتلیں شراب کی پی لی ہوں۔ صدیقی اور ہان شدید زخمی حالت میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ خاور لے ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔ رابنسن اور بروک دونوں حقیقتاً شوں میں تبدیل ہو چکے تھے اور نعمانی ان کے درمیان کھڑا جھول ا تھا کہ اچانک سائیڈ سے سرر کی آواز سنائی دی۔

"ارے یہ تو نعمانی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا ہے"...... نعمانی ڈوبتے ہوئے ذہن میں عمران کی آواز سنائی دی اور اسے یوں س ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں اطمینان کی لہریں دوڑتی چلی ہوں اور شاید یہ اسی اطمینان کا نتیجہ تھا کہ اس کی وہ بے پناہ ت ارادی جس کی بنا پر وہ اپنے ڈوبتے ہوئے ذہن کو کنٹرول کرنے مصروف تھا یکلخت جیسے ختم ہو گئی اور اس کے ذہن پر تاریک ر سی پھیلتی چلی گئی۔

امپیریل ہوٹل کے کمرہ نمبر گیارہ میں عمران موجود تھا۔ جولی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی کیونکہ وہ بے ہوش تھی۔ عمران نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد جولی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ تم عمران۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... جولی نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھی رہو جولی اور میری بات غور سے سنو اور فوری فیصلہ کرو۔ میرے پاس ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کے لئے نہیں ہے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولی بے اختیار واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"سنو۔ جینی ہلاک ہو چکی ہے اور ہوٹل کے نیچے لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہے لیکن میرے دو ساتھی شدید زخمی ہیں۔ میں نے انہیں فوری طور پر سراگ کے نیشنل ہسپتال پہنچانا ہے لیکن ہوٹل کے اندر اور باہر سلاکیہ سیکرٹ سروس کے آدمی موجود ہیں۔ انہیں ابھی تک جینی کی ہلاکت کا علم نہیں ہو سکا۔ اس لیبارٹری کا ایک خفیہ راستہ زیرو پوائنٹ کی طرف سے بھی نکلتا ہے لیکن وہاں صرف ایک کار موجود ہے اور ایک کار میں میرے ساتھی اور ہم نہ سراگ پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی کانسگ۔ اب اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے بتاؤ کہ کیا تم ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہو یا میں کوئی دوسرا طریقہ اختیار کروں اور یہ طریقہ بھی سن لو۔ میں لیبارٹری کے اندر انتہائی خوفناک اور انتہائی طاقتور وائرلیس بلاسٹر لگا دوں گا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت زیرو پوائنٹ پر پہنچ کر انہیں چارج کر دوں گا جس کے نتیجے میں یہ پورا ہوٹل مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ یہاں موجود ہوٹل کا عملہ اور تمام مسافر اور اندر باہر موجود سلاکیہ سیکرٹ سروس کے لوگ بھی ختم ہو جائیں گے۔ تمہیں تو میں ویسے ہی گولی مار دوں گا اس کے بعد ہم اطمینان سے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کانسگ سے کوئی بڑی گاڑی منگوا لیں گے اور سراگ پہنچ جائیں گے لیکن میں یہ دوسرا طریقہ اس لئے استعمال نہیں کرنا چاہتا کہ ایک تو تم نے ہمارے ساتھ بھلائی کی ہوئی ہے ہمیں ہسپتال پہنچایا تھا اس لئے اس کے جواب میں تمہیں میں ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ دوسرا میں تمہارا یہ

ہوٹل اس لئے تباہ نہیں کرنا چاہتا کہ اس میں خاصی تعداد میں مسافر بھی موجود ہیں اور ہوٹل کا عملہ بھی بے گناہ ہے لیکن میں اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بھی چاہتا ہوں اس لئے فوراً فیصلہ کرو کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ فوراً۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے کسی بھی لمحے کوئی دھوکا دینے کی کوشش کی تو پھر ذمہ داری تمہاری ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے واقعی لیبارٹری تباہ کر دی ہے"...... جولی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سوال مت کرو جواب دو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ تعاون کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مت مارو۔ لیکن میں یہاں ایئر ایمبولینس نہیں منگوا سکتی ورنہ سلاکیہ سیکرٹ سروس کو جو باہر موجود ہے معلوم ہو جائے گا اور پھر مجھے غداری کے الزام میں گولی مار دی جائے گی"...... جولی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ایمبولینس یہاں نہیں منگوا سکتی تو اسے زیرو پوائنٹ پر منگوا لو۔ ہم یہاں سے اس خفیہ راستے سے وہاں پہنچ جائیں گے۔ تم ہمارے ساتھ جاؤ گی۔ سراگ پہنچ کر ہم تمہیں واپس بھجوا دیں گے۔ بولو۔ جلدی بولو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں منگوا لیتی ہوں"...... جولی نے کہا۔

"یہیں اسی کمرے سے فون کرو۔ جلدی"...... عمران نے کہا تو جولی کرسی سے اٹھی اور سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا تاکہ کال ڈائریکٹ ہو سکے اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ایئر ایمبولینس کنٹرول روم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مینجر امپیریل ہوٹل جولی بول رہی ہوں"...... جولی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شدید زخمیوں کو سراگ پہنچانا ہے۔ تم ایئر ایمبولینس ہیلی کاپٹر فوراً ہوٹل سے شمال کی طرف آٹھ سو گز کے فاصلے پر بھجوا دو۔ زخمی وہیں ہیں۔ نیچے سے انہیں ٹارگٹ کاشن دے دیا جائے گا۔ فوراً بھجوائیں۔ اٹ از ویری سیریئس کیس"...... جولی نے کہا۔

"اوکے میڈم۔ ابھی پندرہ منٹ میں ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جولی نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ جلدی کرو"...... عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس باتھ روم کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں جولیا، خاور اور نعمانی کھڑے ہوئے تھے جبکہ صدیقی اور چوہان فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کی بینڈیج کر دی

گئی تھی لیکن ان کی حالت انتہائی خراب تھی۔

"جلدی کرو انہیں اٹھاؤ۔ ہم نے زیرو پوائنٹ پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو خاور اور نعمانی نے آگے بڑھ کر صدیقی اور چوہان کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر وہ سب ان کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

"وہ۔ وہ رابنسن کا کیا ہوا۔ وہ تو انتہائی خطرناک ایجنٹ تھا اور اس نے یہاں انتہائی عجیب و غریب سائنسی سسٹم نصب کر رکھا تھا"۔ جولی نے کہا۔

"وہ سب ختم ہو چکے ہیں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"یہاں میڈیکل باکس تو ہو گا"...... جولی نے کہا۔

"ہاں تھا۔ لیکن اس سے صرف بینڈیج کی جا سکتی ہے اور فوری خطرے کو ٹالا جا سکتا ہے۔ انہیں ہسپتال پہنچانا ضروری ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ سے گزر کر زیرو پوائنٹ کے اس کمرے سے باہر آ گئے جس کمرے کا ملبہ نیچے گرا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ راستہ تمہیں کس نے بتایا ہے"...... جولی نے باہر نکل کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرسٹوفر نے"...... عمران نے کہا تو جولی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں سراگ کی طرف سے ایک ہیلی کاپٹر آتا دکھائی دیا تو عمران نے جولیا کو جولی کا خیال رکھنے کا اشارہ کیا

اور خود تیزی سے جیب سے رومال نکال کر اس نے کھلے میدان میں پہنچ کر زور زور سے رومال ہلانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر چند لمحے اوپر فضا میں ہی معلق رہا اور پھر تیزی سے نیچے اتر گیا۔ ہیلی کاپٹر کافی بڑا تھا اور اس پر ایئر ایمبولینس کے الفاظ بھی درج تھے۔

"آپ میں سے کس نے کال کیا تھا"...... پائلٹ نے نیچے اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں نے۔ میرا نام جولی ہے اور میں امپیریل ہوٹل کی مینجر ہوں"...... جولی نے آگے بڑھ کر کہا۔

"یس میڈم"...... پائلٹ نے کہا جبکہ عمران کے اشارے پر صدیقی اور چوہان کو ہیلی کاپٹر میں موجود مخصوص سٹریچر پر لٹا دیا گیا۔ جولیا، خاور اور نعمانی بھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ جولی۔ اب تم واپس جا سکتی ہو۔ چاہے باہر سے جاؤ اور چاہے اسی راستے سے واپس جاؤ"...... عمران نے جولی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو عمران"...... جولی نے خوش ہو کر کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر احاطے میں داخل ہو گئی جبکہ عمران جلدی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا اور چند لمحوں بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا سراگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"یہ جولی لازماً سیکرٹ سروس کو اطلاع کر دے گی اور وہ لوگ سراگ میں ہمارا استقبال کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اس جولی کا خاتمہ ہونا چاہیے تھا"...... خاور نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس آلے پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے دوسرا بٹن پریس کر دیا تو ایک جھماکے سے زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ آلہ واپس جیب میں ڈال لیا۔

"میں نے اس لئے دیر کی تھی کہ دھماکے کی آواز پائلٹ تک نہ پہنچ سکے ورنہ وہ ٹرانسمیٹر پر کنٹرول ٹاور کو کال کر کے بتا دیتا یا ہیلی کاپٹر موڑ کر وہاں لے جاتا"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ وہ جولی اور وہاں رہنے والے مسافر وہ بھی تو ساتھ ہی ختم ہو چکے ہوں گے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ مجبوری ہے ورنہ جولی لازماً وہاں پہنچتے ہی سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع دے دیتی۔ وہ سلاکیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بھی ایجنٹ تھی اور لیبارٹری کی تباہی وہ کسی صورت بھی برداشت نہ کر سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پہلے تو اس نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"اس وقت لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی تھی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی اب کم ہونا شروع ہو گئی تھی اور وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ سراگ کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ صدیقی اور چوہان کی حالت گو خراب تھی لیکن اب انہیں اللہ تعالیٰ سے پوری امید تھی کہ ہسپتال پہنچ جانے کے بعد ان کی حالت یقیناً سنبھل جائے گی۔

سلاکیہ کے چیف سیکرٹری اپنے آفس میں موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو چیف سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... انہوں نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"سر۔ پاکیشیا سے کسی علی عمران کی کال ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے اور آپ کو کوئی خاص پیغام دینا چاہتا ہے اور اگر یہ پیغام نہ سنا گیا تو سلاکیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو چیف سیکرٹری بے اختیار چونک پڑے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ۔ کراؤ بات"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو سر ہیمفرے۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ آپ کی حکومت نے اسرائیل اور کافرستان سے مل کر پاکیشیا کے خلاف سازش کی اور پاکیشیا سے سٹار میزائلوں کے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے یہاں لائی گئی اور پھر انتہائی خفیہ طور پر یہاں ایک لیبارٹری میں پہنچا دی گئی۔ یہ لیبارٹری بھی تینوں ممالک کی مشترکہ لیبارٹری تھی۔ اس لیبارٹری کی تمام مشینری اسرائیل نے مہیا کی جبکہ یہاں سلاکیہ کے ساتھ ساتھ کافرستان اور اسرائیل کے سائنس دان بھی کام کر رہے تھے اور اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ سوائے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے اور کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا اور سلاکیہ میں یہ لیبارٹری اس لئے بنائی گئی تھی کہ تاکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے محفوظ رکھا جا سکے اور چونکہ کافرستان اور اسرائیل بھی اس میں شامل تھے اس لئے یقیناً سٹار میزائل اور اس کا اینٹی نظام کافرستان اور اسرائیل کو بھی سپلائی کئے جانے تھے جن سے پاکیشیا کو خطرات لاحق ہو سکتے تھے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کارروائی کی اور نتیجے میں وہ لیبارٹری تباہ کر دی گئی اور آپ کو بتا دوں کہ سلاکیہ سیکرٹ سروس نے ہمارا راستہ روکنے کی بے حد کوشش کی۔ اس کا چیف ایجنٹ نائف پہلے سامنے آیا لیکن وہ اپنے سیکشن سمیت ختم ہو گیا۔ اس کے بعد دوسری سیکشن چیف جینی سامنے آئی اور وہ بھی ماری گئی اور ہم نے اس قدر خفیہ لیبارٹری بھی ٹریس کر لی اور اب آپ کو

بتا دوں کہ یہ لیبارٹری کانسگ سے ملحقہ قصبے ویسٹ فیلڈ میں واقع اسپیریل ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں بنائی گئی تھی اور اسرائیل نے اس کا اندرونی حفاظتی نظام ایسا بنا رکھا تھا کہ اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔ لیکن اب آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ ہوٹل، لیبارٹری، اس کی مشینری، اس کے سائنس دانوں سمیت سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ اگر آپ کے ملک نے دوبارہ ایسی سازش کی یا دوبارہ لیبارٹری قائم کرنے کی کوشش کی تو پھر صرف لیبارٹری ہی نہیں آپ کے ملک کی تمام اہم اور بڑی تنصیبات کو بھی تباہ کر دیا جائے گا اور ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو آپ اسرائیلی حکام سے معلوم کر سکتے ہیں۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف سیکرٹری کافی دیر تک حیرت سے بت بنے بیٹھے رہ گئے۔ انہیں واقعی اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے دو تین نمبر پریس کر دیئے۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن سے بات کراؤ“...... چیف سیکرٹری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں اب یاد آ

رہا تھا کہ ایک بار گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے نوجوان علی عمران کی بے حد تعریف کی تھی اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ کے مفادات کو بچانے کے لئے حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ گریٹ لینڈ کے خلاف کوئی مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس یا علی عمران مکمل کرنے نہ آئے۔ اس وقت تو بات ہو گئی اور وہ اسے بھول گئے لیکن اب انہیں ان کی سب باتیں یاد آتی جا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... چیف سیکرٹری نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن صاحب سے بات کیجئے“۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”تھامسن بول رہا ہوں جناب“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کیا آپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہاں کوئی میزائل لیبارٹری تباہ کر دی ہے“...... چیف سیکرٹری نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”آپ نے مجھے اس سلسلے میں بریف کیوں نہیں کیا تھا“۔ چیف سیکرٹری کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

"جناب۔ اس لیبارٹری کے بارے میں مجھے خود علم نہ تھا۔ صرف پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب تک یہ بات محدود تھی"۔ تھامسن نے جواب دیا۔

"آپ کو یہ تو معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں سلاکیہ میں کام کر رہی ہے۔ آپ کے دو اہم ایجنٹ بھی انہوں نے ہلاک کر دیئے تھے اس کے باوجود آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو علم نہیں تھا"...... چیف سیکرٹری نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"...... دوسری طرف سے تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندے علی عمران نے پاکیشیا سے فون کر کے پوری تفصیل بتائی ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ لوگ واپس پاکیشیا بھی پہنچ گئے۔ ویری بیڈ۔ ہم تو انہیں یہاں تلاش کر رہے تھے"...... تھامسن نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"آپ اس بارے میں تفصیلی رپورٹ تیار کریں اور ساری رپورٹ مجھے بھجوا دیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ ہیمفرے بول رہا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"سر۔ اسرائیل اور کافرستان کی امداد سے کیا سلاکیہ میں کوئی میزائل لیبارٹری کام کر رہی تھی"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"آپ کو کیسے اس کا علم ہوا"...... دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا آپ کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ تمام سائنس دان ہلاک ہو چکے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے پرائم منسٹر کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوبارہ اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا واقعی۔ لیکن مجھے تو اس کی اطلاع

نہیں دی گئی"...... پرائم منسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چیف سیکرٹری نے پاکیشیا سے آنے والی کال کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور پھر سیکرٹ سروس کے چیف تھامسن سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"ہونہہ۔ تو حکومت اسرائیل کا خوف درست تھا۔ انہوں نے اسی لئے یہ لیبارٹری نہ کافرستان میں بنائی تھی اور نہ ہی اسرائیل میں بلکہ اس کے لئے سلاکیہ کا انتخاب کیا گیا کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خطرہ تھا اور وہی ہوا۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اب حکومت اسرائیل کو اطلاع دینی ہو گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب جو دھمکی دی گئی ہے اس کا خیال ضرور رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ سلاکیہ کو کوئی ناقابل تلافی نقصان پہنچا دیا جائے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں۔ اب میں بھی اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آئندہ ہماری طرف سے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن سرانجام نہ دیا جائے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف سیکرٹری نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر سلام دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ جولیا نے اس مشن کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے جس بے بسی کی حالت میں جس طرح جدوجہد کی ہے میں تو اسے پڑھ کر حیران رہ گیا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ جب میں اور جولیا وہاں پہنچے تو صورت حال واقعی حیرت انگیز تھی اور بعد میں جب انہوں نے ساری صورت حال تفصیل سے بتائی تو میں خود ان کی ہمت اور حوصلے پر حیران رہ گیا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ شدید گرمی اور پھر یکلخت شدید سردی سے

آدمی اس انداز میں تو بے حس و حرکت نہیں ہو سکتا حالانکہ رپورٹ کے مطابق ایسا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ رابنسن اصل میں تشدد پسند آدمی تھا۔ وہ اس ٹائپ کے تجربے کرتا رہتا ہو گا۔ جو کچھ بتایا گیا ہے کہ پہلے براؤن رنگ کا غبار کمرے میں پھیلا اور انہیں شدید ترین گرمی محسوس ہونے لگی اور پھر زرد رنگ کا غبار پھیلا تو انہیں شدید ترین سردی محسوس ہونے لگی اصل میں یہ دونوں غبار سائنسی گیسوں پر مشتمل تھے اور پھر یہ ان گیسوں کا ٹکراؤ تھا جس کی وجہ سے وہ بے حس و حرکت ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے میں ان کی ہمت اور حوصلے کا قائل ہوا ہوں کیونکہ گیسوں سے بے حس و حرکت ہونے کے بعد اس انداز کی جدوجہد کرنا تقریباً ناممکن ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو بھی اور جولیا کو بھی نئی زندگی ملی ہے اور جولی اگر آپ دونوں کو سراگ نیشنل ہسپتال نہ پہنچاتی تو نجانے کیا ہو جاتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونا کیا تھا۔ ایک چھوٹا سا چیک دینے سے ہمیشہ کے لئے تمہاری جان چھوٹ جاتی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اس بار تو آپ خود ہی چیک کی ڈیمانڈ نہیں کریں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں نہیں کروں گا ڈیمانڈ۔ کیا مجھے

کہیں سے خزانہ مل گیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس بار تو آپ نے کام ہی نہیں کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا جولیا نے رپورٹ میں ڈنڈی ماری ہے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا کو چھوڑیں۔ آپ بتا دیں کہ آپ نے کیا کام کیا ہے۔ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے سارا کام تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ نائف اور کرسٹوفران کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ رابنسن اور بروک ان کے ہاتھوں ختم ہوئے۔ لیبارٹری ان کی ہمت اور حوصلے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ جینی کو جولیا نے ہلاک کیا۔ آپ نے کیا کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"اوہ میرے خدایا"...... عمران نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ آپ کو چیک دیا جائے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ مجھے یاد آگیا۔ میں نے سلاکیہ کے چیف سیکرٹری کو فون کر کے دھمکی دی تھی کہ اگر آئندہ سلاکیہ نے پھر پاکیشیا کے خلاف کام کیا تو سلاکیہ کی اہم تنصیبات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ کیا یہ کم بات ہے"...... عمران نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مستقبل کی بات ہے اس لئے چیک بھی مستقبل میں ملے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ۔ وہ ۔ واقعی سوچنا پڑے گا کہ میں نے کیا کیا ہے"۔ عمران نے مایوسانہ انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ' ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

لاسٹ وارننگ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کافرستان کی نئی ایجنسی سپیشل سروسز عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لائی گئی تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقتاً گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔

وہ لمحہ —— جب سپیشل سروسز کے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی باقاعدہ چیکنگ کی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے آگے بڑھنا ناممکن بنا دیا گیا۔

وہ لمحہ —— جب شاگل نے چھاپہ مار کر سپیشل سروسز کی تحویل سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غائب کر دیا۔ کیوں ——؟ کیا شاگل اپنے ملک کے خلاف کام کر رہا تھا ——؟

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے لاشوں میں تبدیل ہو جانے کے باوجود مشن مکمل کر لیا اور کافرستان کی سپیشل سروسز اور سیکرٹ سروس لاشوں کے مقابل ناکام ہو گئیں۔ کیوں اور کیسے ——؟

انتہائی دلچسپ' ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان